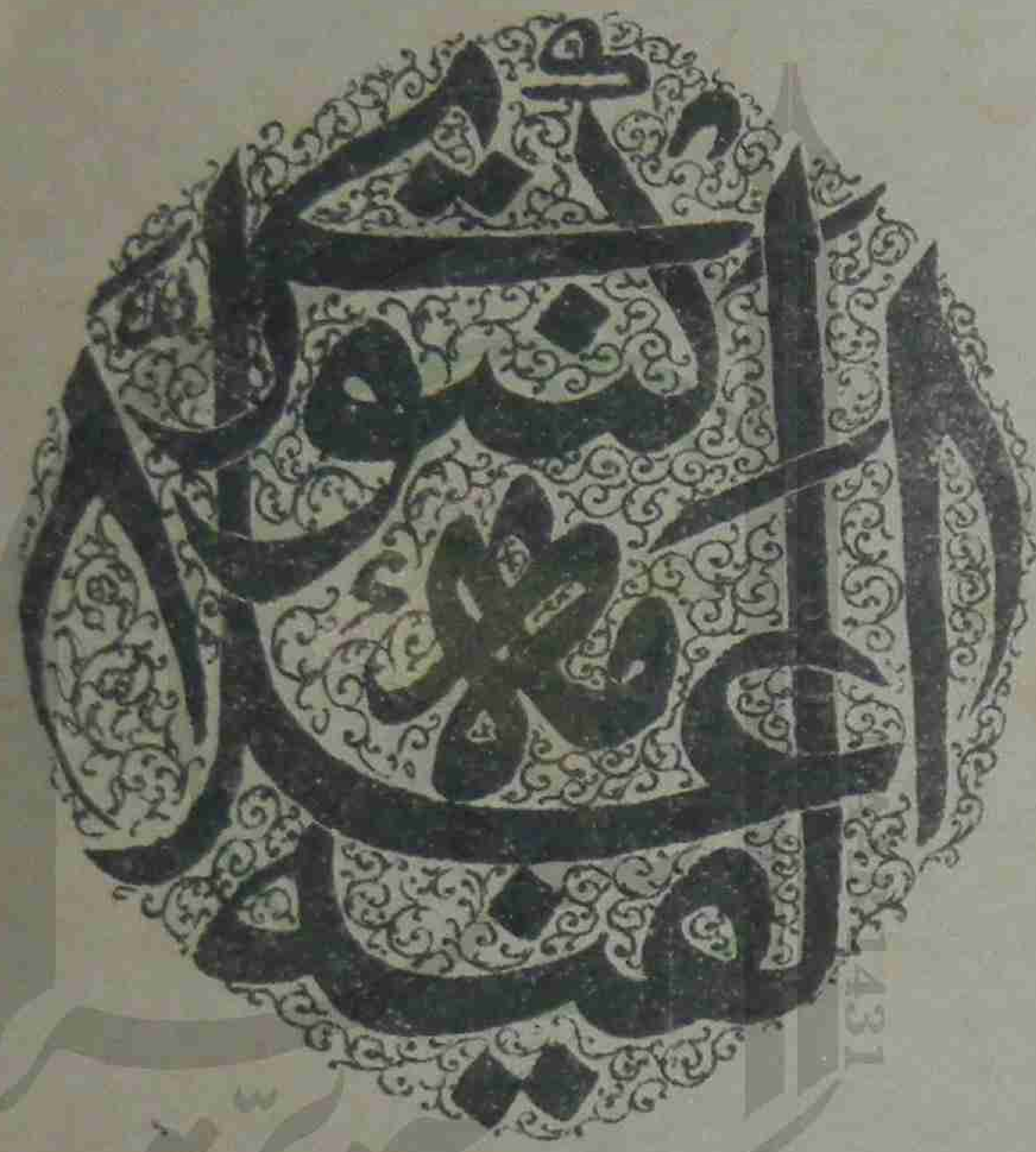
از تالیفات رئیس المصنفین مولانا العلامہ غلام حسنین الکنتوری

الحمد للہ

کہ

حصہ دوم



جسمین ۲۱۶ دلائل آیات قرآنیہ سے عصمت خلیفہ نبی اور امام کے منجملہ ۱۰۳۵ دلیل کے

درج ہین باہتمام طبع و تصحیح فقیر منظور علی موسوی متوطن کڑا

مطبع اثنا عشریہ میرٹھ میں مطبوع ہوا

پہلی دفعہ ۵۰۰ جلد ہدیہ بطور اعانت حصہ سوم مع محصول ڈاک ۱۲ر

یہ کتاب الفقیہ جناب حکیم مولوی غلام حسنین صاحب کنتوری حال میرٹھ نے چھپوائی عباد اللہ ... میرٹھ نے چھاپی

اعلان ضروری

چونکہ حصہ اول مین (۶۰) دلائل اس دعوی کی کہ امت کو اختیار خلیفہ نبی بنانیکا از روے عقل اور شرع کے نہین ہی درج ہوکر شایع ہوچکی اب دوسرا حصہ اسمین دلائل معصوم ہونی خلیفہ نبی کے درج ہوتی ہین مگر وہی دلائل عقلی یا نقلی آیات قرآنیہ سی جو عام فہم ہین اونکو مقدم کرکے یہ دوسرا حصہ طیار کیا ہی۔

(۲) تیسرا حصہ اون دلائل کا ہوگا جو دقیق دلائل عقلیہ اور براہین منطقیہ پر شامل ہی اور وہ اہین مفید خاص ہین لہذا اوسکو بعد اس حصہ کے انشاء اللہ شایع کرونگا۔

(۳) جب خلیفہ کا تقرر از جانب خدا اور اوسکا معصوم ہونا ثابت ہوگیا اب مومنین کو لازم ہی کہ انہین دونون مسئلہ پر مخالفین سی بحث کرین اور دیگر امور پر جنمین مذمت اور برائی اور سخت الفاظ کہنی کی نوبت آتی ہی اوسکو ترک کردین۔

راقم

غلام حسنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والثناء والحمد کلہ للہ والعصمۃ عن الخطاء لمن یھبہ اللہ والصلوۃ علی انبیائہ المصطفین الاخیار سیما علی نبینا محمد سید الابرار وعلی اوصیائہ المعصومین الاطہار

بعد حمد اور صلوۃ کے غلام حسنین کنتوری کہتا ہی کہ پہلا حصہ ترجمہ الفین کا تو الحمد للہ ختم ہو کر شایع بھی ہو گیا جسمین (۶۰) دلائل اسکے ہین کہ آدمی اجماع کر کے خلیفہ نبی نہین بنا سکتا۔

اب یہ دوسرا حصہ ہی جسمین اثبات عصمت امام اور خلیفہ نبی کا ہے اور اس دعوی پر جناب علامہ حلی رحمہ نے ایکہزار ۳۸ دلائل لکھی ہین ان دلائل کی چار قسمین ہین (۱) دلیل عقلی عام فہم (۲) دلیل نقلی یعنی آیات قرآنیہ عام فہم (۳) دلیل عقلی محض یا نقلی محض مگر دقیق اور خاص لوگونکی سمجھنے کے قابل (۴) مرکب دلیل عقلی و نقلی سی اور خاص فہم۔

پھر ان دلائل مین مکررات بھی زیادہ ہین بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تکرار زائد ھے

مگر درصل جناب علامہؒ کا منشا تکثیر دلائل کا ہے مثلاً ایک آیت سے دس دلائل لکھے اور مضمون جدا جدا ہے لھذا یہ تکرار غیر مفید نہین ہے۔

پھر چونکہ ان بات کا سمجھنا کہ تکرار زائد نہین ہے عام ناظرین کا کام نہین ہے اور اکثر مقامات مین جناب علامہؒ نے اوس مصلحت کی تصریح بھی نہین کی۔ لھذا مجھے ضرورت اسکی داعی ہوئی کہ بقدر اپنی فہم کی مکررات کو مع فوائد تکرار کے بھی لکھدون جہانتک میری عقل ناقص کی رسائی ہے اسیوجہ سے مین نے اس حصہ دوم یا باب دوم کی چند حصہ یا چند فصلین کر دین۔ پہلی حصہ مین دلیل عقلی اور نقلی عام فہم خصوصاً وہ دلائل جوآیات قرآنیہ کی ہین اور کسی دقیق مسئلہ کی سمجھنے پر اونکا سمجھنا موقوف نہین ہے ہان اونکی تقریر مین بعضے مقام پر مینے تغیر اور تصرف ضرور کیا ہے تاکہ عام فہم ہو جائے اسلئے کہ زیادہ ضرورت اسکی ہے کہ عام لوگ سمجھکر اپنا عقیدہ پختہ کرلین اور علما دقیق النظر اونکو تو آسان اور دقیق دونو قسم سے پوری واقفیت ہے اونکی تفہیم ور اہتمام کی ایسی ضرورت نہین ہے اور اگر ہے تو سوا اس حصہ اولین کے اور حصوں مین اونکی دلچسپی ہوگی اور اونکو معلوم ہوگا کہ مینے اس ترتیب اور تہذیب مین کسقدر کوشش کی ہے۔ اب مین تمہید کی چند سطور لکھکر اصل ترجمہ کو شروع کرتا ہون والاتمام بید اللہ سبحانہ۔

ناظرین کو معلوم ہو کہ جناب علامہ حلی کی یہ کوشش کہ ایکہزار ۲۵

دلائل فقط ائمہ ؑ کی عصمت پر لکھنا اور آیات قرآنیہ سے ثبوت اپنے دعوی کا کرنا علاوہ
دلائل عقلیہ کے یہ کام ایسا ہے کہ جسکے انجام دینے مین عقل حیران ہوتی ہے
اور بجز تائید الٰہی کے اور کسیطرح اسکا انجام کو پہونچنا سمجھ مین نہین آتا۔
بعض لوگونکو جو یہ خیال ہے کہ اکثر دلائل مین تکرار ہے نہایت برا خیال ہے
اونکو یہ حدیث آئمہ علیہم السلام کی یاد رکھنی چاہیے فرمایا ہے سہ قران ہے
تین حصہ ہماری ہی شان مین یا یہ فرمانا کہ یا ایہا الذین اٰمنوا جہان وارد ہے
مراد اوس سے ہم آئمہ ہین اس حدیث کا ثبوت پورا پورا اسی عالم نے دیا ہے تکرار
اور تاکید سے تو اوس دعوی کا زیادہ ثبوت ہوتا ہے جسکو در پئے اثبات ہم ہین
ان لوگونکو یہ خیال نہین ہے کہ ساری عمر ہماری تلاوت قران مین گذری
کبھی کسیکے خیال مین بھی آیا کہ اسقدر آیات قرآنیہ سے امام کی عصمت ثابت ہے
ہوتی ہے حق یہ ہے کہ یہ کام جناب علامہ رحہ نے ایسا کیا ہے کہ جسقدر فخر و مباہات
کرین بجا ہے بلکہ ہمارا فرقہ بھی جسقدر فخر کرے تھوڑا ہے ایسے کار عظیم کو
اس نظر حقارت سے دیکھنا سچ کہیے کیسی بری بات ہے۔



باب دوسرا دلائل عصمت امام اور خلیفہ نبی کے

(۱) میرے ایک دوست تعلیم یافتہ (جسنے کتاب الکرار سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام کی (لائف) لکھی ہے اور اب چھپکر شایع ہوگی جسطرح بلا تشبیہ الفاروق المامون شایع ہو چکی ہے) نے مجھی لکھا ہے کہ الفیہ کنتوری مین آپ معصوم کے معنی اور اوسکا محال عقلی ہونیکا پہلے ثبوت لکھکر تب انبیا اور آیمہ علیہم السلام کی عصمت پر بحث کیجیگا اور ثبوت بھی ایسا ہو جو زمانہ موجودہ کی طبائع پر اثر ڈالے اور دقیق ہے بیان احتیاط کیجیگا اور فاسق و عادل اور ثقہ اور معصوم کا فرق بھی ظاہر کر دیجیگا لھذا پہلے مجھے معصوم اور عادل اور ثقہ اور فاسق کی معانی بیان کرنا ضرور ہے اور اوسکے بعد فرق ان سب مین جسقدر ہی اوسکے بعد معصوم کا بارہ عقل محال نہونا لکھونگا انشا اللہ۔

(۱) معصوم کے معنی لغت عرب مین بچائے ہوئے ضرر یا گناہ و آشتہ شدہ کی ہین اور وہ ضرر یا تو اسی شخص معصوم کے گفتار اور کردار سی ہوتا ہو یا کسی دوسرکی ضرر رسانی سی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ خدا تمکو ای محمد آدمیونکی (منافقین) ضرر سی بچائیگا پس خدا عاصم ہی اور ہمارے نبی معصوم ہین لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبِّىْ اجکی طوفان مین غرق ہونیسی ای نوح کوئی کسیکا بچانیوالا نہیں ہے ہان جسپر خدا کا رحم ہوگا وہی بچ جایگا ہمارے افعال مین ہمکو ضرر سی خدا کا بچانا وہ طرحسی ہماری سمجھ مین آتا ہی یا تو اوس فعل قبیح کی قوت ہمسی سلب کرلے

جیسے اندھے مین نگاہ بد ڈالنے کی قوت یا نامرد مین زنا کی حرام کی قوت نہ ہی یا گونگے بہرے مین اون گناہونکی قوت نہ ہی جو سننے اور بولنے سے تعلق رکھتے ہین اُسکو شریعت معصوم نہین کہتی ہے اور نہ اور شرائط کی مفقود ہونے سے اگر کوئی گناہ سے بچے اوسکو معصوم کہتے ہین بلکہ معصوم وہی ہے صاحب اختیار جامع الشرائط ہو وقوع معصیت کا جو بخوف خدا گناہ کرنے سے باز رہے مجبور اور بے اختیار نہو پھر ایسے شخص کو جو ہم کہتے ہین کہ خدا نے اوسکو بچایا اوسکے معنے یہ ہین کہ خدا کی ہدایت نے اوسکو بچایا اور وہ ہدایت وہی ہے اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا راہ نجات بتلا دی مجبور اوسکو نیکو کاری یا بدکرداری پر نہین کیا ہے۔

(۲) معصوم کا عالم ہونا جمیع احکام الٰہی کا ضروری ہے شریعت اسلامیہ معصوم اوسکو کہتی ہے جو عمداً اور سہواً گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے اپنے کو بچاتا ہو اور البتہ بہت سے گناہ جہالت سے بھی ہوا کرتے ہین ظاہر ہے کہ جبتک کسی چیز کا علم نہوگا اوسکی برائی یا نکمے آدمی کیونکر بچ سکتا ہے علم ہونیکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ ہر وقت ہر چیز کا علم ہمکو ہو یہ صفت تو مخصوص خدا کی ہے صادق آل محمد صلعم نے ایک زندیق کے جواب مین جنہون نے کیڑے مکوڑے حشرات الارض کی خلقت کے مصالح بیان فرما کر یہ ارشاد کیا اے شخص اگر ہر چیز کا علم ہمکو ہوتا تو ساوینا اللہ فی علمہ ہم خدا کے برابر علم مین ہو جاتے ہین
دوسرا طریقہ علم کا یہ ہے کہ جب کسی چیز کے جاننے کی حاجت ہو اوسکا علم معصوم کو ہو جائے الائمۃ اذا شاءوا ان یعلموا علموا یہ فقرہ جزائی شرط دو طرح سے پڑھا گیا ہے ثلاثی مجرد کا ماضی معروف اور قرات پر ترجمہ حدیث یہ ہے کہ آئمہ جب چاہتے تھے کسی چیز کا جاننا اونکو علم ہو جاتا تھا اور دوسری قرات عُلِّمُوا باب تفعیل کا

ما ضیحول اب اسکی معنے یہ ہین کہ ائمہ جب کسی خبر کا جاننا چاہتے اونکو تعلیم دیجاتی تھی دونو قراءت سے یہی نکلتا ہے
کہ خدا کی برابر اونکو علم تھا۔
اب رہا طریق علم ائمہ اسمین ہمسکو زیادہ بحث کرنی مناسب نہین ہے اور اس مقام سے اوسکو کچھ تعلق ہے
مطلب تو حاصل ہوگیا کہ معصوم وہی ہی جو عالم جمیع احکام الٰہی کا ہو کسی طریق سے کیونکہ نادان کو علم ہو اور سوچ
ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہی الحجۃ من لا یقول لا ادری حجت یعنی نبی اور امام کسی سوال کے جواب مین یہ نکہیگا
کہ مین نہین جانتا۔ اچھا اب دیکھنا چاہیے کہ ایسا شخص جسکو جمیع احکام الٰہی کا علم ہو طریق مذکور سے
محال ہی یا ممکن ہے محال ہونیکی تو کوئی دلیل بجز استبعاد کی نہین ہے یعنی ہماری سمجھہ مین ہو ایسا نہین آتا
اور ضرورت ہدایت اور حفظ نظام عالم ایسی شخص کے وجود کو واجب کرتی ہی اور نہین دلائل سے نبی کو تو ضرور اب
عالم ہم تسلیم کرلیے ہین ورنہ کار نبوت جہالت مین کیونکر چل سکے ہان یہ بات ضرور ہی چونکہ نبی پر
نزول احکام رفتہ رفتہ زمانہ دراز مین ہوتا ہے آخر وقت حیات یا اوس سے کچھہ پہلے اوسکا عالم جمیع
شرایع ہونا واجب ہے۔
خلیفہ نبی اور امام چونکہ تعلیم نبی سے اوسکو علم ہوتا ہے اسکو بر وقت وفات نبی اور ابتدای زمانہ خلافت اور
امامت مین جملہ شرایع کا علم تفصیلی خواہ اجمالی ہونا ضروری ہے اسلئے کہ اوسکا معلم دنیا سے جارہا ہے
اب اسکو کون تعلیم دیگا وحی اسپر نازل نہین ہوتی شریعت اسلامیہ پوری نازل ہوچکی لھذا امام کی
ابتدا اور انتہا علم مین برابر ہے۔

مین امام کو نبی پر فضیلت نہین دیتا معاذ اللہ اگر مین اصلی کیفیت کو بیان کرتا ہون سلیئے کہ امام کو جو کچھہ معلوم ہوتا ہے نبی کی تعلیم اور شاگردی سے ہوتا ہے اوستاد اور شاگرد بہلا کب برابر ہو سکتا ہے چہ جائیکہ شاگرد اوستاد سے بڑہ جائے ۔

(۳) عادل اور ثقہ اوسکو کہتے ہین کہ عمداً گناہ کبیرہ نکرے اور نہ گناہ صغیرہ پر اصرار کرے اور سہو ونسیان سے اگر کوئی گناہ کرے قادح عدالت نہوگا ۔

اسی بیان سے معلوم ہوا کہ معصوم نبی ہو یا امام اوس سے خطای اجتہادی کا بھی سرزد ہونا نچاہیے حسنات الابرار سیئات المقربین ابرار کے بعضے نیک کام مقربین کیلیے گناہ مین داخل ہین ۔
اجتہادی خطا سے مجتہد کو اگر ایک اجر ملتا ہے نبی اور امام کو درجہ نبوت اور امامت سے گرا دیتا ہے یہی عقیدہ عقل صحیح کے مطابق ہے

وجود معصوم دہر ہونیکا شبہہ

گناہ سے بچنا صغیرہ ہو یا کبیرہ جب ہی ممکن ہی کہ ہر ایک گناہ کا علم کسیکو ہو ۔ اور نبی یا امام کو جملہ اقسام گناہ کا رفتہ رفتہ بر سویمنین علم ہوتا ہے ۔ پہر جن گناہ ہونکا علم ابھی نبی کو یا امام کو نہین ہوا ہے اوس سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے اوس گناہ کی کہ نہین نبی اور امام اور تمام خلائق برابر ہے اب یا تو یہ اقرار کرو کہ نبی کو ابتدای نبوت سے علم جمیع گناہونکا ہونا ہے اسکا تو کوئی قائل نہین اور جب رفتہ رفتہ ہوتا ہے تو زمانہ جہالت مین نبی یا امام گناہ سے کیونکر بچ سکتا ہے ۔

جواب

علم کی دو قسمین ہین اجمالی اور تفصیلی اجمالی علم نبی کو ہونا اوسکی یہ صورت ہے کہ یہ لوگ ابتدائے خلقت سے برگزیدہ خدا ہوتے ہین انکی عقل بھی ہماری معمولی عقل سے جدا ہوتی ہے اور یہی مراد خدا کی اس آیت سے ہے اَللّٰہُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ خدا ہی جانتا ہے کس گھر مین عہدہ رسالت (نبوت) قائم کریگا۔

ہر ایک نبی کی سوانح عمری اور اسیطرح خلیفۂ نبی اور امام کی سوانح عمری سے ہمکو اطلاع ملتی ہے کہ نبی یا امام کا برتاو ابتدائی عمر سے کیا تھا ۔ سالیکہ نکوست از بہارش پیداست - لڑکپن ہمارے نبی کا ذرا اوسکی کیفیت تاریخ مین پڑھیے بت پرستونمین پیدا ہوا اور کبھی کسی بت کو سجدہ نکیا جاہل خونخوار بدکردار خائن جھوٹے بدمعاش کی صحبت اور ہمیشہ نیکوکار اور امین راست گو۔

یہ سب امور اسوجہ سے تھے کہ نبی اور امام کی خلقت ہی جدا ہوتی ہے - حضرت عیسیٰؑ کو یحییٰؑ وَآتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا گھوارہ مین نبی ہو گئے تھے ۔

خلاصہ یہ کہ علم تفصیلی شرایع اور احکام کا ضرور نبی کو رفتہ رفتہ بر وقت ضرورت امت ہوتا تھا اور علم اجمالی چونکہ اونکی عقل کامل بدو فطرت سے تھی جسنے بد اور قبیح افعال کو ضرور پہچانا تھا وہی عقل کامل اونکو گناہ کرنیسے ہمیشہ روکتی تھی۔

اب گناہون کے اقسام کو دیکھیے - گناہ یعنی افعال بد اور اشیای قبیحہ کچھ ایسی ہین جنکی برائی ہر صاحب عقل پر

ظاہری پابند شریعت کا ہو یا نہو اور یہ قسم ایسی ہی کہ تبدل شریعت انبیا یا تبدل زمانہ یا اختلاف شہر
اور ملک کو اسمین دخل نہیں بلکہ ہر طرحسے اوسکی برائی ظاہر ہے اسکے ترک کرنیپر تو نزول وحی اور
الہام کی ضرورت نہیں ہے جسکو ذراسی بھی عقل ہی اوسکو براجانتا ہے اگرچہ کری یا کرے۔ یہ دوسری بات
ہے ایسی امور قبیحہ کا ترک ایسے گروہ کے جنکی عقل براہ فطرت اعلیٰ درجہ کی ہے کیون ضروری نہوگا
دوسری قسم گناہ کی یعنی امر قبیح کی عام طور سے قبیح نہیں ہے بلکہ بنظر کرنیوالیکے وہ امر قبیح ہے
ایسی گناہ کو بھی صاحب عقل کامل اور ذہن وقاد ضرور سمجھ سکتا ہی اور نہیں کر سکتا ہے اسلئے کہ حسن
وقبح اشیا کا عقلی ہے ان دونون قسم کے گناہ کو گناہ یا قبیح سمجھتے ہیں کبیرہ ہون یا صغیرہ نبی اور امام
کو نزول وحی یا الہام کی ضرورت نہیں۔ تیسری قسم کی گناہ کی جو شریعت خاص مین بنظر مصالح
وقت یا مصالح ملک کے ناجائز ہوئی ہون انکی برائی اصلی نہیں ہے بلکہ اضافی ہے۔
اور یہ گناہ جب ہی گناہ تسلیم کیجاتی ہین جب خدا بذریعہ وحی کے نبی کو انکے کرنیسے روکی خواہ عام امت کو
اور قبل از صدور حکم امتناعی وہ امور گناہ مین داخل نہیں ہین اگر گناہ ہوسکتی ہے نبی قبل ازانکہ وہ بسبب حکم
خدا کے گناہ قرار پائین نبی کو یا امام کو ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ اونکا گناہ ہونا بعد نزول حکم کی ہے۔ اب تینون
قسم کے گناہ سے معصوم کا بچنا براہ عقل ممکن ثابت ہوگیا اور شبہہ دہری باطل ہوگیا۔
یہانتک تو ہمنے محض عقلی اصول سے جواب دیا ہی اور جواب بھی کسی ایسے امر کی تسلیم کرنے پر موقوف نہیں ہے
بلکہ عموماً ہر ایک صاحب عقل اسکو تسلیم کر سکتا ہے۔ اور دہری و زندیق کو پہلے ایسا ہی جواب دینا

چاہیئے ہان اسکا اثبات ہمکو ضرور ہی کہ نبی اور امام کی عقل کامل جملہ افراد انسانی سی ہوتی ہے اسکو ہم عقل اور نقل دونون طرح سے بخوبی ثابت کر سکتے ہین عقلی دلیل تو یہی ہے کہ تمام دنیا مین لاکھون کرورون آدمیون مین سے ایک فرد واحد یا چند افراد کو عہدہ نبوت عطا کرنا ایسی حکیم مطلق اور علام الغیوب کا جو اپنی مخلوقات کی تمامی جزئیات پر رحمت کی نظر رکھتا ہے بدون اسکی کہ وہ شخص خاص کل کی افسری کے لائق ہو اور کبھی کوئی امر خلاف رفاہ خلائق اوس سے سرزد نہو کبھی نہین ہو سکتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی ریاستون مین ہمارا قاعدہ ہے اوسیکو رئیس منتخب کرتے ہین جسکو ہر طرح سے قابل بجا آوری امور ریاست سمجھہ لیتے ہین گو ہماری تجویز مین براہ بشریت کبھی خطا بھی ہو جائے۔ پھر خدای دانا علام الغیوب اتنا بڑا عہدہ نبوت بدون اسکی کہ نبی کی عقل سب اشخاص امت سے زائد ہو کیونکر اوسکو نبی مقرر کر سکتا ہے۔

رہی نقلی دلیل سو وہ ہر چند منکرین نبوت اوسی کب تسلیم کرینگے ورنہ ایسی ایسی واقعات ہم نقل کر سکتے ہین جن سی پورا ثبوت ہمارے دعوی کا ہوتا ہے۔

دوسرا شبہہ

معصوم کو یا تو قدرت گناہ کرنیکی نہین ہے اور خدا نے اوسکو مجبور کر دیا ہے تو کوئی استحقاق ثواب کا اوسکو ترک معاصی پر نہین ہے اور نہ اوسکو کوئی فضیلت گناہ سی بچنے مین ہی اور اگر مجبور نہین ہے بلکہ قادر گناہ کرنی اور نکرنے پر ہے جیسا غیر معصوم پھر وہ بھی تو جائز الخطا ہے تمہاری رای مین قابل نبوت و امامت کے نہین ہے۔

جواب

معصوم ضرور قادر گناہ کرنیپر ہی مجبور نہین ہے جیسے اندھا نگاہ بد و اسمی یا نامرد زنا حرام کرنیسی مگر معصوم کی عقل کامل اوسکو ہمیشہ امور قبیحہ کو کرنیسے روکتی ہے اور یہی فضیلت ہے مسئلے تقریر کی ہم اس جواب کو دقیق کرنا پسند نہین کرتے۔

معصوم کی ضرورت

انتظام عالم جیساکہ چاہئیے بدون ایسی منتظم کے دشوار ہی جوکہ جمیع امور انتظامی کو جانتا ہو اور جانے والا ہو کوئی امر اوس سے جو بدنظمی کا باعث ہو عمدا اور سہوا صادر نہو ورنہ ایسا عالم اور یابند امور انتظامیہ کا (معصوم) اوسکا قدرت کی نظر سے پیدا کرنا ممکن ہے محال نہین ہے اور خواہش قادر برحق کی یہی ہے کہ عالم کائنات مین امور انتظام لھذا واجب ہے کہ منتظم (نبی یا امام) کو مدبر حکیم (خدای علیم) پیدا کرتا ہے پہر بعد مقرر کرنی ایسی منتظم کے جو بدنظمی اور فساد عالم مین ہوگا اوس حاکم کی نافرمانی اور خدا کی احکام کی مخالفت سے ہوگا اسکا الزام مخلوقات پر ہی خالق عالم کی حجت تمام ہوجائیگی۔

زندیق کا سوال

جناب صادق علیہ السلام سے ایک زندیق نے سوال کیا کہ تمہاری خدا کو یہ قدرت نہی کہ تمام مخلوق کو مطیع اور فرمانبردار اپنے احکام کا پیدا کرتا کہ پہر کسی قسم کا فساد عالم مین ہو ہی نہ پاتا۔

جواب امام - خدا کو ضرور اسکی قدرت ہی مگر اطاعت پر مجبور نہین کرتا ہے اسلئی کہ مجبور مستحق ثواب

اور عقاب کا نہین ہے فخلقھم قادرین مختارین انشاء واالطاعوا وان شاء والم یطیعوا
اس حکمت سے خلائق کو قادر اور مختار پیدا کیا اگر چاہین اطاعت کرین (ثواب اونکو ملے) اور اگر چاہین اطاعت
نکرین (عذاب مین گرفتار ہون) ۔

آغاز مدعا

جب ہم معصوم کے معنی اور اوسکے ہونیکا امکان اور رفع شبہات منکرین اور وجود معصوم کو سلیس عبارات
سے لکھہ چکے اب امام کے معصوم ہونیکی دلائل عقلیہ اور نقلیہ کا لکھنا شروع کرتے ہین اور پہلے وہی دلائل
لکھینگے جنکی سمجھنے مین ہماری کتاب کے پڑہنے والونکو دقیق مسائل منطقیہ جاننے کی ضرورت نہو انشاء اللہ ۔

واضح ہو

کہ امامت فرع نبوت کی ہے اور امام نائب اور خلیفہ نبی کہلاتا ہے یہ اصطلاح جدید اہل اسلام کی ہے جیسا کہ حصہ
اول مین بیان ہو چکا ۔

ظاہر ہے کہ نائب وہی کام کرتا ہے جو منیب کا خاص کام ہے اور نبی کا خاص کام ہدایت ہے اور ہدایت
احکام الٰہی کی پہنچانے سے ہوتی ہے جسکو تبلیغ کہتے ہین اس تبلیغ مین کا صاف خطا اور نسیان سے نہونا شرط ضروری ہے ورنہ بجائے
ہدایت کے ضلالت ہوگی لھذا نبی کا خطا سے معصوم ہونا ضروری ہے یہی دلیل امام کی معصوم ہونیکی ہے ۔
اس کتاب کے دلائل تین قسم کے ہین محض عقلی اور دوسرے مرکب عقلی و نقلی سے اور تیسری محض نقلی
پہلی قسم کے دلائل وہی اصول فلسفہ و منطق کی قواعد جو آسان اور عام فہم نہین ہین اور اس زمانہ مین اونکے

سمجھنے مین زیادہ دشواری ہے خاص وہی لوگ ونکو سمجھ سکتے ہین جو الھیات اور منطق مین اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہون لھذا ہمنے اون دلائل کو تیسرے حصہ مین لکھنا تجویز کیا اور پہلی اور دوسری قسم کو حصہ اول مین لکھنا تجویز کیا اسی حصہ مین وہ آیات قرآنیہ جنسے امام کا معصوم ہونا فورا ثابت ہوتا ہے اوسکو لکھونگا اور وہ دو قسم کی آیات ہین۔

قسم اول جنمین صاف صاف اس دعوی کا ثبوت ہے اور کسی ضم ضمیمہ کی ضرورت نہین یعنی وہ آیت تنہا اس دعوی کے اثبات مین کافی ہی جیسے اَفَمَنْ یَّهْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰی اسلئے کہ ہدایت حق کا یقین اوسی شخص سے ہوسکتا ہی جو خطا سے بری ہو (معصوم ہو) یا دلیل عقلی عام فہم اوسکو بھی اسی حصہ مین لکھونگا۔ پہر چونکہ جناب علامہ کو یہ ترتیب ملحوظ تھی اسلئے کہ اونکا زمانہ علم کا تھا اور ہمارا زمانہ کمی علم اور کمی علماء کا ہے لھذا ہمکو ایسے دلائل کے انتخاب مین زیادہ دقت کرنی پڑی مگر خدا کا شکر ہے کہ ہمکو کامیابی ہوئی۔

ظاہر ہی کہ دس سیکڑے مین کتاب الفین کی ہزار دلائل کا بیان ہی لھذا تقدیم تاخیر اور الٹ پلٹ کر ہمکو اسکی ضرورت ہے کہ تین باتونکا نشان دین اور اوسی مطابق شمار دلائل کا ہندسہ قائم کرین (۱) اپنے ترجمہ کی ترتیب کا شمار یعنی نمبر (۲) جس سیکڑے کی وہ دلیل ہی اوسکا شمار (۳) اوس سیکڑے مین جس شمار کی دلیل ہی اوسکا شمار مثلاً $\frac{3}{9-2}$ اسکا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ترجمہ کی نوین دلیل اور الفین کے دوسرے سیکڑے کی تیسری دلیل ہے۔ ا۔ اس التزام سے ناظر کتاب ہذا کو تطبیق ترجمہ کی اصل عربی الفین سے دقت نہوگی اور

دونون اغراض ترجمہ کے پوری ہونگی (۱) اصل دلیل کو بآسانی سمجھہ لینا (۲) اوس ترجمہ کی تطبیق اصل کتاب الفین سے کرلین اور تیسرا فائدہ یہ ہی کہ اگر مترجم سے براہ بشریت یا بسبب غلط ہونے اصل کتاب کے ترجمہ مین غلطی ہوئی ہو اور اصلی دلیل صحیح ہی تو کسی معترض کو خوردہ گیری کا موقع اصل دلیل پر نہ ملیگا بلکہ اوس غلطے کا مجرم مین ہون یا چہاپنے والا مجرم ہی مذہب حق پر اعتراض کبھی نہو گا بلکہ اسی گناہگار خطاکار غیر معصوم غلام حسنین پر ہوگا اور جناب علامہ رحمہ بھی اس اعتراض سے بری رہینگے اب مین اتنی بات اور بھی کہتا ہون کہ آیات قرآنیہ بعض ایسی ہین جو بوجہ شان نزول کی کسی شخص خاص سے اونکا تعلق ہی مگر علت جامعہ جو کہ جملہ افراد مکلفین مین ہی اوس نظر سے شخص واحد کی تخصیص نہین ہی مثلاً کُونُوا مَعَ الصَّادِقِين سچوں کے ساتھہ رہو اگر ثابت بھی ہو جائے کہ یہ آیت کسی گروہ صحابہ کیواسطے بالخصوص نازل ہوئی تھی مگر سبب اس حکم کا یعنے سچا ہونا یہ عام ہی اسلئے اہل اسلام کا عقیدہ ہی کہ قیامت تک سچے کے ہمراہی واجب ہے اور عقل بھی اسکا حکم دیتی ہی برخلاف اسکی آیہ ولایت ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكوٰةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ حالت رکوع مین خیرات کرنا اگرچہ بھی سبب عام ہے مگر اوسکی شرط یہ ہی کہ بغرض حصول عہدۂ ولایت یہ فعل نکیا ہو بلکہ بلا غرض اور بلا سبق علم اس بات کی کہ رکوع مین خیرات دینیسے ہمکو عہدۂ ولایت حاصل ہوگا لھذا اب اگر کوئی آدمی ہزار مرتبہ یہ فعل کرے کبھی اوسکو عہدۂ ولایت حاصل نہو گا بس تو جسکا حصہ تہا اوسیکو مل چکا۔

اسکی ایک نظیر بھی آپکو دکھلاتا ہون راست دروغ برگردن راوی جب سعدی شیرازی نے یہ شعر لکہا

ع برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار ۔ تو مشہور ہی خدا کیا انعام نے سعدی کو دیا۔ انوری کو حسد یا غبطہ ہوا او سنی بھی کھا ع ہر گیا ہیکہ از زمین روید وحدہ لاشریک لہ گوید یہ شعر کہکر منہہ کہولکر انوری آسمان کیطرف دیکہنے لگی کہ میری منہہ مین بھی نور آسمان سے اترا ئی چیل نے انوری کے منہہ مین ہگدیا تب انوری نے چہلا کر کہا۔ شعر فہمی عالم بالا معلوم شد۔ یہی حال ان لوگونکا ہوا جو امام برحق کیسے دیکہا دیکہی سا لوںنکو تعلیم کرکے رکوع مین انگوٹھی دیتے تھے پرہ یہی تاریخ دیکھیں کو۔ - پہر چونکہ سیکڑیکا حساب ہماری ترجمہ کی ترتیب مین بھی ہے لہذا جب ایک سیکڑا تمام ہوگا دوسرے سیکڑے کا شمار دوسرا ہوگا جیسا کہ اصل کتاب مین ہی۔

اب ہم خدا پر توکل کرکے ترجمہ شروع کرتے مین وہو الموفق للاتمام۔

پہلا سیکڑا

اسمین اوپر کا ہندسہ شمار دلیل اصل کا اور نیچے کا ہندسہ شمار صدی اصل کا اور اردو مین بقلم جلی ہماری ترجمہ کا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(پہلی دلیل) ۱/۱ ہے اگر امام معصوم نہو تو اوسکی اطاعت یا تو ہر امر مین واجب ہے اسلئے کہ اولی الامر ہے یا ہر امر مین واجب نہین ہی اگر ہر امر اور بہی مین اوسکی اطاعت واجب ہی یہ تو باطل ہی اسلئے کہ جو حکم براہ غلطی دیگا اوسمین اوسکی اطاعت خدا کی نافرمانی ہے اور وہی اثم اور گناہ ہے اور عقل اور نقل سے ہوو نہو ناجائز امور مین کسیکی اطاعت نکرنی چاہئی قال اللہ تعالی ولا تعاونوا علی الاثم اور جب ہر امر مین اوسکی اطاعت واجب نہوئی اوسکی امام ہونیسے

فائدہ کیا رہا (مین کہتا ہون) اولی الامر وہی ہی جسکی اطاعت ہر امر مین واجب ہو بنص قرآن مجید جسطرح
خدا اور رسول کی اطاعت ہر امر مین واجب ہے اور امام کی تعریف بھی حصہ اول مین گذری ہی کہ
اوسکی اطاعت ہر امر مین واجب ہے لھذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

(دوسری دلیل) ۵ جب امام کا مقرر کرنا خدا کیطرف سے واجب ہے (جیسا کہ حصہ اول مین (۶۰) دلائل سے ہم ثابت کر چکے ہین) اب محال ہی کہ خدا غیر معصوم کو امام مقرر کرے یا غیر معصوم کی اطاعت کریکا ہمکو حکم دے۔ اسلئے کہ خدا کو علم ہے کہ غیر معصوم کبھی کبھی خواہ اکثر غلط کاری سے خلاف مرضی خدا کے حکم دیگا اور اوس حکم مین پیروی اوسکی حرام ہے اب لازم آتا ہے کہ ایک ہی فعل کو خدا نے واجب بھی کیا (اطاعت امام ہر وقت خطا کاری) اور حرام بھی کیا اور یہی اجتماع نقیضین ہی جو محال ہے۔

(تیسری دلیل) ۶ خدا کو امام معصوم مقرر کرنیکی قدرت ہی اور خلقت کو ایسے امام کی حاجت بھی ہے اور کوئی خرابی اور مفسدہ معصوم کی مقرر کرنیمین نہین ہی پھر غیر معصوم کو (جسکے مقرر کرنیمین خرابی ہے) خدا کیون مقرر کریگا لھذا وہی امام خدا مقرر کریگا جو معصوم ہو۔

(چوتھی دلیل) ۷ امامت خدا کا عہد ہی اوسکی نسبت قرآن مجید مین فرما دیا ہی۔ لَا یَنَالُ عَہْدِی الظَّالِمِیْنَ میرا عہد ظالمونکو نہ پہنچیگا یعنے ظالم امام نہین ہو سکتا اور غیر معصوم ظالم ہی لھذا وہ امام نہین ہو سکتا (مین کہتا ہون) غیر معصوم کا ظالم ہونا اسوجہ سے ہے کہ اوسکے نسبت گناہ نکرنیکا یقین نہین ہی اور جب یقین نہین تو وہ مرتکب گناہ کا ہو سکتا ہی عمداً یا سہواً اگر عمداً گناہ کرے پھر وہ فاسق ہی اور فاسق ضرور ظالم ہی اور اگر سہو و خطا سے

کرے چونکہ امام کے قول اور فعل دونو کی پیروی امت پر واجب ہے لھذا وہ امت کی معصیت میں پڑنیکا باعث ہوگا یعنی اوس قول اور فعل کی پیروی کرانمین مضل اور گمراہ کرنیوالا امت کا ہوگا اور مضل بھی فاسق ہی لھذا اب بھی وہ ظالم ہے پس امام نہین ہو سکتا۔ (مین اس سی زیادہ توضیح کرتا ہون مکلف کے افراد تین ہین یا تو معصوم ہے کہ عمداً اور سہواً کسیطرح خطا نہین کرتا ہے۔ یا عمداً خطا نہین کرتا مگر سہواً کر سکتا ہی جسکو ہم ثقہ اور عادل اصطلاحی) کھتے ہین یا عمداً بھی خطا کرتا ہے وہ فاسق ہی تیسری قسم تو امام کسیطرح ہو نہین سکتی رہی دوسری قسم یعنی عادل اور ثقہ اوسکا خطا کار سہواً ہونا اوسکی ذات پر توفسق کا مستلزم نہین ہی مگر چونکہ وہ پیشوا اور مقتدا ہے اوسکی پیروی معصیت مین امت کو گمراہ کریگی لھذا وہ بھی فاسق ہو جائیگا ہان اگر وہ پیشوا اور امام نہوتا تو فاسق نہوتا۔

(پانچوین دلیل) ۱۸/۱ جب خدا پر امام کا مقرر کرنا ہم نے (۶۰) دلائل سی واجب ثابت کر دیا اور غیر معصوم ہمیشہ یا کبھی کبھی خطا کرتا ہے جو باعث مفسدہ ہی یعنی خدا کو معلوم ہی کہ اسکے امام بنانے سے مفسدہ ہمیشہ یا کبھی کبھی پیدا ہوگا اور جب خدا کو یہ معلوم ہی پھر جان بوجھکر ایسا فعل کرنا جو باعث مفسدہ ہی ازروی عقل کے قبیح ہی اور خدا فعل قبیح سی بری ہے لھذا غیر معصوم کو کبھی امام نہ بنائیگا پس امام مقرر کردہ خدا ضرور معصوم ہوگا

(چھٹی دلیل) ۱۹/۱ اگر امام معصوم یعنی عالم کامل نہو جسپر اجتہاد کرنا حرام ہی اوسکی دو صورتین ہین یا تو جاہل محض ہی یا مجتہد ہی۔ جاہل محض کا امام ہونا یہ تو محال ہے اسلئے کہ عالم پر بھی امام کی اطاعت واجب ہے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مجتہد جاہل کی پیروی کرے دوسری بات یہ ہی کہ جاہل محض کی پیروی کا

حکم دینا خدا کا یہ بھی محال ہے ایضاً امام جاہل کی پیروی جاہل پر بھی واجب نہین اسلئے کہ دونو جاہل ہین کسیکو اولویت اور فضیلت دوسرے پر نہین ۔ اب رہی یہ بات کہ امام مجتہد ہو یہ بھی محال ہے اسلئے کہ مجتہد کی پیروی دوسرے مجتہد پر واجب نہین اور رہا جاہل اوسکو اختیار ہے چاہے امام مجتہد کی پیروی کرے چاہے دوسرے مجتہد غیر امام کی ۔ ا ایسے امام کے مقرر کرنے مین کوئی فائدہ نہ رہا بلکہ فعل لغو ہوا جو خدا سے ہرگز صادر نہین ہو سکتا ۔

دفع شبہہ

اگر کسیکو یہ شبہہ ہو کہ امام مجتہد اور مجتہد دیگر مین فرق ظاہر ہے کہ دوسرا مجتہد امام نہین ہے لھذا مجتہد غیر امام اور جاہل دونو کو اوسکی پیروی واجب ہوگی اسکا جواب یہ ہی کہ مجتہد کو امام بنایا تو اوسکی اجتہاد کیوجہ سے ہے پھر سب مجتہد برابر مین اسکی اولویت کیا رہی اور اگر کسی اور سبب سے وہ امام بنایا گیا ہے سوائے عصمت کے وہ کافی برآمد کار نہین ہوگا ۔

(ساتوین دلیل) (۲۱/۱) شیطان کیطرف خطاب کر کے خدا فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ میرے خاص بندونپر تجھے قدرت اضلال کی نہوگی ۔ چونکہ اس آیت مین سلطان کی لفظ نکرہ ہے اور تحت مین نفی کے واقع ہے لھذا عام ہے اسکا یہ فائدہ ہے کہ اون خاص بندونپر شیطان کا کسیوقت تسلط نہوگا اسی آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ ایک گروہ بندگان خدا مین ایسا ہی جو گناہ سے پاک ہی ابتدای عمر سے آخر عمر تک اور انہین کو ہم معصوم کہتے ہین جو گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے عمداً اور سہواً اور تاویلاً تمام عمر ہمیشہ مبرّی ہین

جب معصوم کا ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوچکا۔ اب دیکھو کہ آدمیوں میں دو گروہ ہین ایک تو وہ فرقہ جو ایسی معصوم کا وجود مانتا ہے جو اول عمر سے آخر عمر تک صغیرہ اور کبیرہ سے محفوظ ہو یعنی گروہ انبیا علیہم السلام اور وہی فرقہ امام کو بھی ایسا ہی معصوم کہتا ہے اور دوسرا فرقہ ایسی معصوم کا وجود نہین مانتا جو تمام عمر مین صغائر اور کبائر سے پاک ہو یعنی انبیا کو بھی ایسا معصوم نہین جانتا کہ اول عمر سے آخر عمر تک گناہان صغائر اور کبائر سے پاک ہون یہ فرقہ امام کو بھی معصوم نہین مانتا ہے۔ اب تیسرا فرقہ کہ نبی کو معصوم مانے اور امام کو نمانے یہ احداث قول ثالث اور خارق اجماع مرکب ہے لھذا یہ تیسرا مذہب باطل ہے۔

مین کہتا ہون اجماع مرکب کا توڑنا اور قول ثالث کا خلاف اجماع مرکب کے پیدا کرنا مسئلہ یہ ہمارے اور اہلسنت دونو کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے اور اسکی دلیل علم اصول فقہ مین بیان ہوچکی ہے اور اسکے بیان کی ہمکو اس کتاب مین ضرورت نہین ہے۔

(آٹھوین دلیل) ۲۲ اَفَمَنْ یَّهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْٓ اِلَّآ اَنْ یُّهْدٰی ۔ خدا فرماتا ہے کہ پیروی اوسکی کرنی لائق ہے جو راہ حق کی ہدایت کرے یا اوسکی پیروی بہتر ہے جو خود راہ حق پر چلنے مین دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہو۔ **مین کہتا ہون** چونکہ معصوم کسی امر حق مین دوسرے کا محتاج نہین ہے (بجز خدا اور رسول کے) اور غیر معصوم دوسرے کا محتاج ہے یعنی ہدایت کی امور دوسرے سے سیکھنے کا محتاج ہے لھذا اوسکی پیروی سے انکار کرنا بہتر ہے۔ اب معلوم ہوا کہ غیر معصوم کی پیروی جائز نہین ہے یعنے حرام ہے اور امام کی پیروی مثل پیروی خدا و رسول کے واجب ہے۔ اب نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم

امام نہین ہو سکتا اور یہی ہمارا دعویٰ ہے جو اس آیت سے ثابت ہو گیا۔

(نوین دلیل) ۲۳ قولہ تعالیٰ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اس آیت مین حکم ہے کہ صراط مستقیم پر چلنے کی خدا سے دعا کرو اور وہ راہ انہین لوگون کی ہے جنپر خدا نے انعام کیا ہے اور نعمت سے مراد یہان عصمت ہے اسلئے کہ صراط مستقیم وہی راہ ہے سیدھی جسکے چلنے مین آدمی راہ راست سے نہ بھٹکے اور وہ راہ انہین بزرگوار ونکی ہے جو خطا اور سہو سے ہمیشہ رہنمائی مین بری ہون یعنے معصوم ہون ایسے رہنما وہی لوگ ہو سکتے ہین جو ہمیشہ صواب پر ہون اور خطا کا سرزد ہونا انسے ہمیشہ محال ہو اور معصوم سے ہماری یہی مراد ہے اور غیر معصوم یا تو ہمیشہ خطا کار ہے یا کبھی کبھی خطا کرتا ہے۔ اب ثابت ہوا کہ غیر معصوم کی بتلائی ہوئی راہ ہمیشہ صراط مستقیم نہین ہے اور پیروی کرنی ہمپر اوسیکی واجب ہے جو ہمیشہ صراط مستقیم کی ہدایت کرے لہذا غیر معصوم کی پیروی ہمپر واجب نہین اور امام کی پیروی ہمپر ہمیشہ واجب ہے پس غیر معصوم امام نہین ہو سکتا۔

(دسوین دلیل) ۳۱ قَالُوا اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ + جب خدا نے فرشتو نسے کہا کہ مین زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہون تو فرشتون نے عرض کی بار الٰہا کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بنائیگا جو زمین پر جا کر فساد برپا کرے اور خونریزی پیدا کرے یعنے خلیفہ یا امام کا غیر معصوم ہونا موجب فتنہ و فساد ہے اب فرشتو نکا یہ کہنا کہ خلیفہ غیر معصوم سے فتنہ پیدا ہو گا جہل مرکب ہے معاذ اللہ نہیں تھا۔ اسلئے کہ جہل مرکب کا ہونا فرشتو نمین محال ہے مطلب یہ ہے کہ فرشتو نکو اسکا علم ہو کہ

غیر معصوم سے فتنہ برپا ہوگا اور پہر دعوی اسکا کرین لھذا اچھی بات جب ہوئی کہ فرشتے غیر معصوم سے فساد پیدا ہونیکو جانکر پوچھتے تھے پس غیر معصوم خلیفہ (امام) نہین ہو سکتا ورنہ فساد برپا ہو اس آیت سے اتنا ضرور ثابت ہو گیا کہ جسطرح ہماری عقل حکم کرتی ہے کہ امام غیر معصوم سے فتنہ و فساد پیدا ہونا ضروری فرشتے بھی اسکو جانتے تھے پس دلیل تو یہانتک تمام ہو گئی کہ غیر معصوم امام نہین ہو سکتا ہے ورنہ فساد برپا ہو۔

اب رہی یہ بات کہ فرشتے یہ نہین جانتے تھے کہ انسان خطاکار جسکی خلقت نسیان اور غلط سے مرکب ہے وہ بھی معصوم ہو سکتا ہے لھذا خدا نے جواب دیا اِنّی اَعلَمُ مَا لَا تَعلَمُونَ مین جانتا ہون اوس بات کو جو تمکو معلوم نہین ہے یعنے مین انسان خطاکار کو بہی معصوم بنا سکتا ہون مجھے ہر طرح کی قدرت ہے تب فرشتون نے کہا سُبحَانَکَ لَا عِلمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمتَنَا خدایا ہمکو تو وہی بات معلوم ہے جو تو نے ہمکو سکھلائی ہے مطلب یہ کہ اب ہمکو معلوم ہوا کہ آدمی بھی معصوم ہو سکتا ہے۔

دفع شبہہ

اگر کسیکو یہ شبہہ پیدا ہو کہ اس آیت سے تو نبی کا غیر معصوم ہونا اور فتنہ و فساد برپا کرنیکا ثبوت ہوتا ہے پہر خلیفہ نبی کا معصوم ہونا کیسا اسلئے کہ فرشتون نے حضرت آدم کی نسبت یہ سوال کیا ہے

جواب

نہین یہ سوال ذریت آدم سے کیا تہا اسلئے کہ اونکو معلوم ہوا تہا کہ بنی آدم خونریز ہونگے اور سوال

ملائکہ مین تصریح لفظ خلیفہ کی نہین ہے کہ تو خلیفہ اوس شخص کو کریگا جو مفسد اور خونریز ہوگا۔

مین کھتا ہون یہ جواب مندرج متن ہے مگر مجھے وہی تاویل پسند ہی کہ حضرت آدم کی عصمت ہے اونکو علم نہ تھا اور نہ اور انبیا اور اوصیا معصومین جو نسل مین حضرت آدم کے ہونگے اور تائید اسکی اوس حدیث سی ہوتی ہے کہ اونکے اسمای گرامی کی تعلیم حضرت آدم کو کرکے پہر فرشتونسی کہا گیا اَنۡبِئُوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ ان لوگونکی نام بتلاؤ۔ فرشتون نی کہا لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا۔

(گیارہوین دلیل) اگر امام معصوم نہو لازم آتا ہے کہ امام ہدایت کرنیسے باز رہی اور چپ ہو جائے اور یہ محال ہے لھذا اوسکا غیر معصوم ہونا بھی محال ہے بیان اُسکا یہ ہی کہ جب امام پر خطا جائز ہے تو اوسکی پیروی اوسی حکم مین جائز ہوگی جو حکم خطا سی نہ ہے بلکہ وہ حکم خدا کا ہو اور اسکا علم ہمکو امام ہی کے فرمانیسے ہوتا ہی۔ اب امام کی قول کا صواب پر معلوم کرنا اوسکے قول کی قبول کرنے پر موقوف ہی اور اوسکے قول کا قبول کرنا اوس قول کی صواب معلوم ہونے پر موقوف ہی اب یھی دور محال ہی لھذا امام چپ ہو جایگا اور کچھ اوس سے کہتے بن نہ پڑیگا۔

مین کھتا ہون اگرچہ یہ دلیل منطقی ہی مگر چونکہ نہایت آسان ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے لھذا اسی حصہ مین درج کردی الحمد للہ۔

(بارہوین دلیل) [۱۲] جو شخص غیر معصوم ہے اوسکی لائق امام ہونیکو ہم بالیقین نہین

پہچان سکتے اور جسکے امامت کے قابل ہونیکا علم ہمکو یقینی نہو وہ امام نہیں ہوسکتا نتیجہ ہوا کہ غیر
معصوم امام نہیں ہوسکتا۔

توضیح

جو شخص معصوم نہیں ہے اوسکا خطا کاری سے بچنا یقینا ثابت نہیں بلکہ خطا کرسکتا ہے اور خطا کا ہے
گمراہی پیدا ہوگی پھر ہدایت کہاں ہے اور امام وہی ہے جسکا ہر حکم موجب ہدایت ہو لهذا غیر معصوم امام نہیں ہوسکتا
اس دلیل کو پورا پورا حصہ دوم میں ہم لکھیں گے یہاں پر عام فہم تقریر سے لکھا ہے۔

(تیرھوین دلیل) ۳۸/۱ جو شخص کہ غیر معصوم ہے وہ اپنی ذات کو خدا کی طاعت پوری ادا
کرنے میں اور خدا کی نافرمانی اور گناہ سے بچانے میں کافی سمجھتا ہے یا کہ نہیں سمجھتا بلکہ دوسرے کی ہدایت کا
محتاج ہے۔

اگر اوسکی ذات اپنی ہدایت میں باوجود غیر معصوم ہونیکے کافی ہے پھر اوسکو امام معصوم کی حاجت کیا ہے
اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ہر ایک غیر معصوم محتاج امام معصوم کا نہیں ہے لهذا امامت کا صیغہ ہی اڑ گیا اور
یہ بات ہمارے اور اہلسنت دونو کے نزدیک باطل ہے۔

اور اگر غیر معصوم اپنی ذات کو طاعت خدا کی ادا کرنے اور معصیت سے دور رکھنے کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ
محتاج دوسرے کا ہے پھر سے او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ پیر خود درماندہ شفاعت کسی کرد
پھر وہ امام کیونکر ہوسکتا ہے لهذا ضرور ہوا کہ امام معصوم ہو۔

(چودہوین دلیل) ۱۴۳ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا تمکو ہمنے درمیانی امت بنایا ہے تاکہ اورلوگونپر تم گواہی دو بروز قیامت اور رسول تمپر گواہ ہو جائے ۔

یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اطاعت خدا اور رسول کی اوامر و نواہی مین کی اور ہادی کے احکام کو مانا۔ اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہین جنہون نے خدا کی اور رسول کی نافرمانی کی ہے مثلاً جیسے وہ لوگ جنکی نسبت خدا فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ جو لوگ آیات الٰہی کو چھپاتے ہین اور تہوڑی قیمت پر اوسکو فروخت کرتے ہین اور اوسکو کھاتے ہین یہ آگ کے انگارے کھاتے ہین انسے خدا بروز قیامت کلام نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا انکے واسطے عذاب دردناک ہے۔ پہلی قسم کو گواہی رسول سے خدا پاک کریگا اسکی وجہ یہی ہے کہ انہون نے خدا اور رسول کی نافرمانی نہین کی۔

اب دیکھو امام کی ہدایت کیوجہ سے ہم نافرمانی خدا سے بچتے ہین اور پورا انچا معصوم کا ہے جو خطا اور عمد کسیطرح کا گناہ نکرے ۔ اب امت وسط مین امام کا ہونا اوس گروہ سے بھی اولی ہے ۔ اب معلوم ہوا کہ امام معصوم کا خدا فرور بروز قیامت تزکیہ کریگا اور غیر معصوم کا تزکیہ یقینی نہین ہے لہذا غیر معصوم امام نہین ہو سکتا ہے ۔ اسلئے کہ غیر معصوم ممکن ہے کہ آیت خدا چھپائے یا فروخت کرے تو اوسکو خدا پاک نکریگا

(**مین کھتا ہون**) جب طاعت رسول اور اولی الامر (امام) کی خدا نے برابر واجب کی پہر دونوں کا گواہ نیکوکاران امت پر ہونا ضرور ثابت ہوا اب واسطہ شفاعت و تخلیص امت کی گواہی نہین اشخاص کی ہو سکتی ہے جنکی گواہی مین کسیطرح کا شبہہ خلاف واقع کا ہو وہ گواہ اگرچہ عادل و ثقہ بھی سہی مگر سہو و نسیان سے وہ بھی بری نہین لھذا واجب ہوا کہ وہ گواہ معصوم ہون کہ اخیار امت کی نیکی پر وہ گواہی دین اور رسول اونکی شہادت پر گواہی دے وہی آئمہ علیہم السلام ہین۔

جب عقلی دلیل سے یہ ثابت ہو چکا اب نقلی دلائل جو مطابق اسی دلیل کے ہون اونکو بھی ہم ضروری جانتے ہین۔ اور تفسیر صافی مین کافی اور عیاشی وغیرہ سے جو نقل کیا ہے وہی بجنسہ ہم نقل کرتے ہین اسلئے کہ یہ آیت ہماری دعوای عصمت آئمہ ع کی پوری دلیل ہے احادیث آئمہ علیہم السلام اسی پر دلالت کرتی ہین کہ امت وسطے سے مراد وہی آئمہ معصومین ہین۔ مگر مناقب مین جو حدیث ہے وہ مدلل ہے امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے جو یہ آیت نازل کی ہے تو شہداء (گواہ) آدمیون پر بجز آئمہ اور رسول کے اور کوئی نہین ہو سکتا اسلئے کہ تمام امت کا گواہ ہونا جائز نہین ہے اسلئے کہ امت مین ایسے لوگ بھی ہین جنکی گواہی ایک دانہ پر صحیح نہین ہے (یعنے فاسق) **مین کہتا ہون** کہ یہ حدیث بھی مطابق اوسی دلیل عقلی کے ہے جسکو ہمنے اوپر لکھدیا ہے اور سب احادیث کی نقل مین طول ہوگا مطلب حاصل ہو گیا۔

(**پندرہوین دلیل**) ۱۸۵ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل — مال غیر کو طریق

باطل سے کھانا حرام فرمایا پس ضرور ہی کہ طریق صحیح تصرف مال غیر کا بھی بتلایا جائے ایسا کہ ہمکو یقین ہو جاوے کہ اس طریق سے تصرف ہمارا صحیح ہے اور یہ طریق معاشرت ہر وقت معلوم ہونا ضروری ہے قرآن اور حدیث جمیع حوادث کی بتلانیمین کافی نہین اسلئے کہ نصوص بہت کم ہین اور متشابہات زیادہ ہین لهذا احتیاج اجتہاد کی ہوتی ہے اور مجتہد کا حکم ظنی ہے بلکہ خود اپنے حکم کو کبھی غلط سمجھکر رد کر دیتا ہے لهذا ضروری ہے کہ مفسر آیات اور احادیث امام معصوم ہو جسکے بیان مین خطا نہو۔

مین کہتا ہون یہ آیت اور ازین قبیل اور آیات عصمت امام کے علاوہ ضرورت وجود معصوم کی ہر زمانہ مین ثابت کرتے ہین لهذا ہم حصہ سیوم مین جداگانہ ان سب آیات کو لکہینگے انشاء اللہ

سولهوین دلیل) آیۃ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا الی قولہ واللہ لا یحب الفساد اس آیت مین بخوبی فرما دیا کہ ایسے آدمی کا امام یا حاکم ہونا موجب فساد و اختلال نظام عالم ہے اور باطن کا حال سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے پہر جو امام خدا کیطرف سے مقرر ہوگا اوسکی ظاہر اور باطن پر خدا کو علم ہر وقت ہوگا بلکہ اوسکا مقرر کرنا خدا کو جائز نہین۔

سترہوین دلیل) آیۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان شیطان کی راہ کی پیروی نکرو حرام ہے اور امام کی پیروی خدا نے واجب کی مثل اپنی اور رسول کی پیروی کے اور وجوب اور حرام مین تناقض ہے اور جو شخص غیر معصوم ہے اوسکی پیروی مین احتمال خطوات شیطان کی پیروی کا ضرور ہے اسلئے غیر معصوم کی خطا کاری عمدا یا سہوا ہو سکتی ہے لهذا یقین کامل اوسکی پیروی مین خطوات شیطان کی

نہ بچنے کا ہے جسکی خطا کاری نکرنیکا یقین ہو جیسے خدا یا نبی معصوم لھذا اولی الامر کا بھی معصوم ہونا واجب ہے

(اٹھارھوین دلیل) ۱؎ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ جہاد کا حکم اس آیت مین اور بہی جتنی آیات مین ہے اور سب واجب ہے مگر رئیس و افسر اعلی مجاہدین کا ضرور ہے کہ معصوم ہو اسلئے کہ جہاد مین خونریزی اور اتلاف مال و اتلاف نفوس بندگان خدا کا ہوتا ہے لھذا واجب ہے کہ جہاد کے صحیح ہونے اور اپنے موقع پر واقع ہونیکا پورا یقین ہو اور اسکا یقین غیر معصوم کو کبھی نہین ہو سکتا لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے جسطرح نبی کا معصوم ہونا۔

(اُنیسوین دلیل) ۲؎ وَاللهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ خدا اپنا ملک جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ وہی سلطان عادل ہے اب دیکھو کہ خدا جسکو بادشاہ بنائے غیر معصوم نہین ہو سکتا اسلئے کہ سلطنت اور حکومت سے غرض یہ ہے کہ خلق پر حکمرانی امر و نہی مین کرنیکا وہی بادشاہ (اولی الامر) کو استحقاق رکھتا ہے جو خلاف عدل و انصاف کوئی حکم عمداً اور سہواً جاری نکرے اور یہ بات سوا معصوم کے غیر معصوم سے ہرگز ہمیشہ نہین ہو سکتی پس بادشاہ اولی الامر کا معصوم ہونا واجب ہے اور امام وہی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ مراد اسسے بادشاہ سے ذات نبی کی ہے امام کی نہین ہے۔ مین کہونگا۔ اچھا یونہین سہی تو اب نبی کا معصوم ہونا واجب ہوا ابتداے عمر یعنی قبل نبوت کے اور بعد نبوت کے اسلئے کہ اگر قبل از نبوت نبی خطا کار رہوگا اوسکا اعتبار و توقیر ساقط ہو جائیگا اور جب نبی کا ایسا معصوم ہونا ضرور ہوا تو امام کا بھی ایسا ہی معصوم ہونا ضرور ہے اسلئے کہ جو فرقہ نبی کی ایسے

عصمت کا قائل ہو (امامیہ) وہ امام کو بھی معصوم جانتا ہے (دیکھو دلیل ساتوین)۔

(**بیسوین دلیل**) ۂ امام مستحق نصرت اور انصار کا ہے اور غیر معصوم نہ مستحق نصرت کا نہ مستحق انصار کا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم امام نہین ہو سکتا۔

امام معصوم کے استحقاق نصرت کی دلیل یہ ہے کہ اوسکی اطاعت خدائی واجب کی ہی اور مطیع وہی ناصر ہے لھذا اسی آیت سے امام معصوم کا مستحق نصرت و انصار ہونا ثابت ہو گیا اور غیر معصوم ظالم ہے چنانچہ اوپر چند دلیلو مین لکھہ چکے اور ظالم کی نسبت خدا لکھتا ہے۔ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ظالمین کیواسطے انصار نہین ہین۔ اب اس آیت سے یا تو مراد یہ ہی کہ ظالمین کو استحقاق ایسی انصار یا نیکا نہین ہے جو نصرت کہ مطلوب الٰھی ہے یا مراد آیت سے یہ ہے کہ ظالمین کو انصار نہ ملین گے یہ دوسرے معنے تو غلط ہین بلکہ محال ہین اسلئے کہ ظالمونکو ہمیشہ انصار ملتے رہے لھذا پہلے معنی آیت اللہ کی درست رہی یعنے ظالمین کو استحقاق نصرت اور انصار کا نہین ہے اور امام کو استحقاق ہے یہی ثابت کرنا تھا سو کر دیا۔ **مین کہتا ہون** جب امام کو استحقاق طلب نصرت اور فراہمی انصار کا خدا کیطرف سے ہے اب اگر امت نصرت نکرے تو اوسکا استحقاق باطل نہوگا اور ظالم کی نصرت کرینگے وہ نصرت جو مطلوب الٰھی ہے پیدا نہوگی اگرچہ وہ نصرت کسی امر حق مین بھی کی ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی جاہل مسئلہ شرعی کسیکو بتلائے اور وہ مسئلہ صحیح اور درست ہو مگر اوسکو بتلانا حرام ہی یہی حال جاہل کی نصرت کا ہی پس جسقدر جہاد

خلفائے غیر معصومین کی ہوئی اور مسلمانون نے اونمین نصرت کی گو کہ بعض مجاہدات صحیح بھی ہوے
مگر کبھی یہ نصرت مطلوب الٰہی نہ تھی نہ یہ انصار انصار اللہ مین داخل ہو سکتے ہین اسلئے کہ امام غیر معصوم
کی نصرت مطلوب الٰہی نہین ہے۔

(اکیسوین دلیل) ۸۰/۱ ان تبرّوا وتتقوا وتصلحوا بین الناس واللہ سمیع علیم
واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم نیکی کرو پرہیزگاری
کرو اور اصلاح باہمی کرتے رہو خدا سننے والا اور جاننے والا ہے کفار کو جہان پاؤ قتل کرو
اونکو اوسیطرح سے نکالدو جسطرح تمکو اونہون نے نکالا ہے یہ سب احکام رئیس کے مقرر کرنے پر موقوف
ہین اور رئیس غیر معصوم کے قول پر اور فعل پر اعتبار نہین ہے پہر اوسکی پیروی ان احکام کی
بجاآوری مین کیونکر ہو سکتی ہے لھذا اگر معصوم حاکم نمانا جائے ان احکام کے صادر کرنیکا فائدہ
مٹ جائے پس ضرور ہے کہ امام معصوم ہو۔

(بائیسوین دلیل) ۸۲/۱ والفتنۃ اشد من القتل فتنہ برپا کرنا قتل سے زیادہ شدید
اور قبیح ہے اور غیر معصوم سے کبھی فتنہ پیدا ہوتا ہے جب وہ عمداً یا سہواً خطا کرے لھذا غیر معصوم سے پرہیز
کرنا اوسیطرح واجب ہے جسطرح فتنہ سے بچنا واجب ہے پہر اوسکی پیروی کیونکر واجب ہو گی لھذا امام اور
پیشوا کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

(تیئیسوین دلیل) ۹۲/۱ ھو الذی انزل الکتاب منہ آیات محکمات واخر متشابھات

الی اٰخر الاٰیۃ اس آیت سے عصمت امام چند طرح سے ثابت ہوتی ہے (۱) آدمی دو قسم کے ہین مقلد و مقلد یعنی جسکی تقلید کیجائے خدا نے پیروی کرنے یعنی تقلید سے اوس شخص کی منع فرمایا جو متشابہات کی اتباع بغرض فتنہ و فساد کرتا ہے اور جو شخص غیر معصوم ہے اوسمین اس فعل ناجائز کا شبہہ ضرور ہے لہذا اوسکی پر وثوق نرہا پس اوسکی تقلید (پیروی) جائز نہوگی یعنی پیروی اور تقلید اوسکی جائز ہے جو یقیناً اس فعل بد سے بری ہو اور وہی معصوم ہے لہذا امام وہی ہے۔

(۲) خدا نے اس آیت مین حکم فرمایا کہ تاویل متشابہ کا حکم خاص ایک گروہ مخصوص کو ہے جو راسخین فی العلم ہین اونکو اپنے علم مین درجہ یقین حاصل ہے اور یہ صفت بجز معصوم کے جملہ معلومات متشابہ مین کسیکو نہین ہے اسلئے کہ غیر معصوم مین ہمکو شناخت اس صفت کی حصول کی نہین ہے پھر اوسکی قول کی پیروی کیونکر کرین (۳) مراد خطاب متشابہ سے بغیر اوسپر عمل کرنیکی ہے اور خطائے عمل سے امان آیات متشابہ مین یقیناً بدون تفسیر معصوم کے ہو نہین سکتی لہذا معصوم کا مفسر ہونا واجب ہے اور وہی امام ہے۔

(۴) کلام متشابہ سے خطاب کرنا خدا کا درصورت نہونے مفسر معصوم کے جسکے قول کی صحت پر ہمکو یقین ہو مستلزم فتنہ کا ہے اسلئے کہ جو لوگ اپنے اجتہاد ظنی سے تفسیر آیات متشابہہ کرتے ہین اونکی تجویزین اور رائین مختلف ہین اور اسی اختلاف تجویزات سے خبط و عدم صواب پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ اس خلل کے دور کرنے اور صحیح مراد متشابہات کی جاننے مین معصوم کیطرف رجوع کیجائے پس معصوم کا ہونا واجب ہوا (۵) واجب ہے دفع کرنا اون لوگونکا جنکے دلونمین زیغ (انحراف حق) ہے

اور اسی ز یغ کیوجہ سے متشابہ کی خواہش ہا پڑی بغرض خواہش فتنہ کی کرتے ہین مراد یہ کہ انکی خواہش وقوع فتنہ اور فساد کی تھی اونکو اس خواہش سے ہٹا دینا واجب ہے تاکہ فتنہ برپا نہو وے بجز معصوم کے اور کون اونکو ہٹا سکتا ہے اسلئے کہ غیر معصوم کے قول کی ترجیح دوسرے غیر معصوم کے قول پر بوجہ ہونے عصمت کے نہین ہے اسلئے کہ ہر ایک مجتہد اپنے مخالف کو خطا پر سمجھتا ہے۔ (ایک حمام مین سبھی ننگے) اور فتنہ سے مراد یہی ہے۔

(چوبیسوین دلیل) ۲/۹۱ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب اہل عالم پر برگزیدہ کیا ہے یعنی یہی لوگ منتخب اور برگزیدہ بندگان الہی سے ہین۔ اور یہ برگزیدہ ہونا بدون معصوم ہونیکے کبھی ممکن نہین اسلئے کہ جملہ عیوب سے پاکی یہی ہے کہ آدمی معصوم ہو اول عمر سے آخر عمر تک۔ اب یہ برگزیدہ ہونا یا تو مخصوص انبیا علیہم السلام سے ہے فقط یا کہ ائمہ علیہم السلام بھی اسمین داخل ہین اور دونون فرض پر ہمارا مطلوب (امام کا معصوم ہونا) حاصل ہے۔ پہلی صورت یعنی انبیاؑ کا اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہونا پس جو شخص عصمت انبیا کا قائل ہے اسطرح پر یعنی اول عمر سے آخر عمر تک (جیسے شیعہ) وہ آئمہؑ کی عصمت کا بھی قائل ہے اور جو عصمت انبیا کو اول عمر سے آخر عمر تک نہین مانتا وہ آئمہؑ کی عصمت کا بھی منکر ہے۔ اب تیسرا قول کہ عصمت انبیا کا تو ہمیشہ تمام عمر مین قائل ہو

اور آئمہ کی عصمت سے انکار کرے یہ احداث قول ثالث ہے اور سنی اور شیعہ دونوں کا اسکی حرمت پہ
اتفاق ہے لہذا آئمہ کی عصمت کا بھی ماننا ضرور پڑیگا۔ رہی دوسری صورت پہ تو ائمہ علیہم السلام
کا معصوم ہونا ظاہر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ آل کی جمع ہے اور مضاف
واقع ہوئی اور جمع مضاف مفید عموم کو ہوتی ہے (جیسے علماء امت سے کل علماء مراد ہیں)
اور چونکہ علی اور فاطمہ اور حسنین اور باقی ائمہ علیہم السلام سب آل ابراہیم میں داخل ہیں
لہذا سب معصوم ہیں اور غیر انبیا آل ابراہیم کے جو بالاتفاق معصوم نہیں ہیں وہ اس آیت
میں داخل نہونگے اور اونکا برگزیدہ ہونا عالمین پر صحیح نہوگا۔

میں کہتا ہوں یہ استدلال میری رائے میں بظاہر درست نہیں ہے اور بظاہر
مصادرہ معلوم ہوتا ہے ہاں آیہ تطہیر کو ملاکر البتہ پورا ہو جائیگا اور وہی دلیل احداث قول
ثالث کی یہیں بھی جاری ہوگی اسلئے کہ آیہ تطہیر سے جو قائل عصمت ان حضرات کا ہے وہ ائمہ
کو بھی معصوم مانتا ہے اور جو منکر عصمت ان حضرات کا ہے وہی آئمہ کی عصمت کا منکر ہے۔

متن۔ جمع مخصوص (یعنی عام مخصص) اور خصوصا جسکی تخصیص کسی لفظ منفصل
سے ہو وہ حجت نہیں ہے اس اعتراض کو علامہ نے اپنے مذہب سے رد کیا ہے کہ عام مخصوص باقی
میں حجت ہے یہ مسئلہ اصول فقہ کا ہے ہمکو زیادہ بحث اسپر کرنی منظور نہیں ہے۔

(چھبیسویں دلیل) ۱۰۰/۱ امام کو خدا دوست رکھتا ہے اسلئے کہ خدا کے

دوست رکھنے کے معنے بھی ہین کہ اوسکو ثواب زیادہ ملیگا پھر جب امام کے ذریعہ سے عام امت کو ثواب ملتا ہے پس امام کو کثرت ثواب کے دو سبب ہین ایک تو اپنے ذاتی عبادات اور ترک معاصی کا ثواب دوسرا ہدایت امت کا ثواب لھذا خدا کا محبوب ہونا امام کا ثابت ہوا دوسرے دلیل اوسکے محبوب الہی ہونیکی یہ ہے کہ امام خلیفہ نبی ہے اور قائم مقام نبی کے ہے اور نبی کی پیروی پوری پوری کرتا ہے اور جو شخص نبی کی پیروی کرے اوسکو خدا دوست رکھتا ہے قرآن مجید کو دیکھو فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ رسول نے فرمایا میری پیروی کرو خدا تمکو دوست رکھیگا۔ اب ہمارا یہ دعوی ثابت ہو گیا کہ امام کو خدا دوست رکھتا ہے اور یہ دوستی اوسی زمانہ تک ہے کہ خلاف حکم خدا اور رسول کوئی قول اور فعل نکرے عمدا اور نہ سہوا اسلئے کہ جب ایسا کریگا ظالم ہوگا جیسا کہ دلیل (چوتھی) مین ہم ثابت کر چکے اور غیر معصوم کو خدا دوست نہین رکھتا اسلئے کہ وہ ظالم ہے وَاللهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ لھذا غیر معصوم امام نہوگا کہ خدا اوسے دوست نہین رکھتا بوقت صدور ظلم کے۔

دفع شبہہ

مجموع ظالمین سے نفی محبت اس آیت سے ثابت ہوئی اوس سے لازم نہین آتا کہ ہر فرد ظالم سے نفی محبت ہو جائے یعنی حکم مجموع مطابق ہر فرد کے ہونا ضرور نہین۔

جواب یہ ہے کہ سبب عدم محبت وہی ظلم ہے جو ہر فرد ظالم مین پایا گیا ہے لھذا حکم

مجموع اور حکم افراد یہان جدا ہے **مین کہتا ہون** یہ اعتراض اور اسکا جواب
دونو میری سمجھہ مین نہین آتے اسلئے کہ الظالمین معرف بلام استغراق ہے جو عموم پر
دلالت کرتا ہے اور سیاق نفی مین ہے پہر مجموع کیسے ہوگئی شاید میری سمجھہ مین غلطی ہو

(اعلان)

پہلا سیکڑا اصل کتاب کا یہان ختم ہوگیا اور ہمنے ۲۵ دلائل اوسمین سے لکھے اور ۷۵ کو چھوڑ
دیا اسکے دو سبب ہین کچھہ دلائل تو دقیق ہین جنکو حصہ سیوم مین لکھینگے اور کچھہ دلائل مکرر
ہین لھذا ہم اونکو ایک جداگانہ حصہ مین یکجا کرکے ترجمہ کر دینگے ۔

(چھبیسوین دلیل) ۱/۲ واما الذین امنوا وعملوا الصالحات فیوفیهم اجورهم
جو لوگ ایمان لائے اور اعمال نیک اونہون نے کئے خدا اونکے اجر پورے کر دیگا چونکہ الصالحات
پر الف لام استغراق کا ہے یعنی جمیع اعمال خیر تو سبکا شناخت کرانیوالا بجز معصوم کے جو عالم بجمیع
احکام ہو اور کوئی نہین ہو سکتا ۔ **مین کہتا ہون** یہ دلیل محتاج دوسری
دلیل کی ہے اوسکو ہم آئندہ لکھینگے ۔

(ستائیسوین دلیل) ۳/۲ رسول کی طاعت جو خدا نے واجب کی ہے
اوسیوقت پوری ہوگی کہ اونکے جمیع احکام کی بجا آوری کیجائے خدا فرماتا ہے
ما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا جسکا حکم رسول تمکو دے

اوس سے کرو اور جس چیز سے منع کرے اوسکو کرنے سے باز رہو اور اطاعت امام (اولی الامر) کی برابر اطاعت رسول کی بموجب نص قرآن ہے اسلئے کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ مین عطف وارد ہی اور معطوف حکم مین معطوف علیہ کی ہوتا ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ جسطرح ہر حکم رسول کی پیروی واجب ہی اوسیطرح امام کے ہر حکم کی پیروی وجب ہے اور امام غیر معصوم کی پیروی ہر حکم مین واجب نہین بسبب احتمال خطاکاری کی پس اگر امام غیر معصوم ہو اجتماع امر اور نہی کا لازم آئیگا اور یہ محال ہی کہ ایک ہی شی واجب بھی ہو حرام بھی (دیکھو دلیل)

(اٹھائیسوین دلیل) ﴿۱۱﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ جو شخص بعد اس اہتمام خدا کے (ارشاد خلائق مین) خدا پر افترای کذب کرے وہ لوگ ظالم ہین۔ مین کہتا ہون غیر معصوم سی افترای کذب ممکن ہی عمداً بھی اور سہواً بھی اور امام معصوم سی افترای کذب عمداً اور سہواً محال ہے لہذا غیر معصوم امام نہین ہو سکتا ہے کہ وہ ظالم ہے (دیکھو دلیل چوتھی)

(اونتیسوین دلیل) ﴿۵/۲﴾ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ چاہیئے کہ تم مین سی ایک گروہ ایسا ہو جو امور خیر کیطرف دعوت کرے اسطرح سے کہ اچھے کام کا حکم دی اور برے کام سی منع کرے یہی گروہ رستگار ہے یہ گروہ ہی ہادیان برحق کا ہے جو ہر ایک امر خیر کیطرف امر بالمعروف

اور نہی عن المنکر کرکے ہمکو تبلاتا ہے جسکی دعوت پر شبہہ اضلال کا نہین ہی پس وہی معصوم ہے اور وہی امام ہے۔

(تیسوین دلیل) ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ ایگروہ مومنین ڈرو خدا سے جو حق ڈرنیکا ہے۔ حق ڈرنیکا ادسی شخص سے ادا ہوگا جو احکام الٰہی کو یقینا سمجھا ہو اور ہمارے سمجھا ئی اور ہدایت کرے ہمین غلط کاری سے عمداً اور سہواً محفوظ ہو اور یہ صفت بجز معصوم کی دوسیرے مین کبھی نہین ہو سکتی لھذا ہادی کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

(اکتیسوین دلیل) ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا رسین استوار کو جو خدا نے بتائی ہے پکڑے رہا ہوا اوسی پہ چھوڑو سب ملکر اور متفرق نہو یعنی اتفاق سے رہو۔ اس آیت سے دو طرح امام معصوم کا ثبوت ہوتا ہے (۱) رسی استوار الٰہی کا پکڑنا اوس سے مراد یہ ہی کہ جمیع احکام خدا کی پیروی کرو۔ اور جمیع منہیات سے بچو اور یہ بات بدون تعلیم امام معصوم کی ممکن نہین ہی لھذا وجود امام معصوم واجب ہی (۲) اتفاق اور اجماع امر حق پر کرنا اور متفرق نہونا بدون وجود معصوم کے محال ہی اہلئو اختلاف رای جب بجو یز علما اور مجتہدین مین ضرور ہے چہ جا کہ عوام اُمت لھذا اجماع واقعی جب ہی ہوگا جب معصوم موجود ہو جسکے حکم مین اختلاف نہو۔ پس امام کا معصوم ہونا ضرور ہے خیال کرنیکی بات ہی کہ خدا ہمکو اجماع اور اتفاق باہمی پر رغبت دلاتا ہے اور

امر پر رغبت دلانے اوس مخلوق کو جسکی خواہشات نفسانی زیادہ اور قوت شہوانی اوسپر غالب اور قوت غضبیہ کا اوسپر غلبہ اور جس شخص سے گناہ صادر ہو یعنی غیر معصوم اوسکی اطاعت سے پوری رکاوٹ اور اوسکی عزت اور حرمت اسکے دل سے ساقط کہ جیسے ہم گنہگار ویسا ہی وہ بھی پھر یہ حکم اجماع کا دینا بدون تقرر امام معصوم کے ایسے حکم برحق سے کیونکر درست ہوسکتا ہے بلکہ محض بیجا ہے۔

(بتیسوین دلیل) ۹/۲ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

اسیطرح سے خدا اپنی آیات کو تمہارے لئے بیان کرتا ہے امید ہے کہ تم ہدایت پا جاؤ۔ ہدایت تمام احکام اوامر و نواہی کو شامل ہے مجملات اور متشابہات اور الفاظ مشترکہ اور انکا علم یقینی اور تعلیم صحیح جب ہی ہوگی جب وہ عالم معصوم ہو اور ہماری تعلیم مین غلط کاری نکرے ورنہ بیان پورا ہوگا لہذا معصوم کا مفسر اور ہادی ہونا ضرور ہے۔۔

تنبیہ ضروری

یہ جو عام طبائع مین شبہہ ڈالا جاتا ہے کہ قرآن مین رطب یابس صغیرہ اور کبیرہ سب کچھ موجود ہے بیشک موجود ہے مگر قرآن مجید خود متشابہات اور مجملات کی شمول پر ناطق ہے اور اونکی سچی تفسیر کرنیوالے نبی اور امام معصوم کی ضرورت کو خود قرآن ہی ثابت کررہا ہے۔ لهذا یہ کہدینا کہ حسبنا کتاب اللہ ہمکو قرآن مجید

کافی ہے بالکل خلاف عقل اور خلاف قرآن ہے یہ خیال اوسی گروہ کا ہے جنکے نزدیک رسول کی مثال ایک چپراسی خواہ ہرکارہ ڈاک اور چٹھی رسان کیسی ہی قرآن مجید خدا کا خط بنام خلائق نہین ہی بلکہ اگر ہے تو بنام رسول ہی جسکے حامل بعد رسول آئمہ اہلبیت ہین جنکو حدیث ثقلین مین ہمارے نبی نے صاف الفاظ سے ظاہر کردیا ہے کہ قرآن اور امام معصوم دونو ملکر ہدایت کر سکتے ہین اور اسیواسطے دونو جدا نہونگے۔

(تینتیسوین دلیل) ۴/۲ وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ خدا اپنے بندو پر ظلم کا ارادہ نہین کرتا۔ اب دیکھو جن احکام کا خدا نے حکم دیکر خلائق پر اوسکی بجاآوری واجب کی ہے یا اونکو ترک کرنا واجب کیا ہے وہ سب مراد خدا کے ہین یعنی سبکی بجاآوری خداکو مطلوب ہی اور جب وہ سب خدا کی مراد ہے اب محال ہے کہ اون احکام کی بجاآوری مین ہمکو غیر معصوم کی اطاعت کا حکم دے اسلئے کہ غیر معصوم کبھی ظلم کا حکم کرتا ہے اور ظلم کا خدا اپنے بندو پر ارادہ نہین کرتا ہے لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہی۔

یہ دلیل نہایت ہی صاف اور واضح ہے اور غیر معصوم کا ظالم ہونا بھی ہم اوپر جابجا لکھ چکے ہین۔ واضح ہو کہ یہ دلیل اس مسئلہ پر موقوف ہی کہ جن احکام کی بجاآوری کا یا اونکے ترک کا خدا نے حکم دیا ہے وہ خدا کی ارادہ مین داخل ہین یا نہین اسکی تحقیق علم کلام کے باب توحید مین ہو چکی ہے مسئلہ ارادہ خدا مین۔

(چونتیسوین دلیل) ۱۲/۴ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ تم بہترین امت ہو جو آدمیونکی عام اُمت کو جدا کئے گئے کہ نیک کام کرنیکا تم حکم دو اور بُرے کام کرنیسے منع کرو اور خدا پر ایمان لاؤ۔ اب اس آیت سے یا تو ساری امت مراد ہے ابتدای اسلام سے تا روز قیامت یعنی کل مسلمانوں کا مجموعہ۔ یا ہر فرد امت کی مراد ہے یا بعض امت اور چند لوگ پہلی صورت تو محال ہے اسلئے کہ ساری امت کا اجماع بھی کسی ایک امر خیر پر نہیں ہو سکتا چہ جاکہ امر نیک پر حکم کرنا اس پر ساری امت کا اجماع کیونکر ہو سکتا ہے اسطرح کہ ساری امت ہر شخص کو جملہ امور خیر کا حکم دے۔ اور دوسری صورت بھی محال ہے کہ ہر فرد امت ہر امر اور نہی کرنیکا مصداق ہو اسلئے کہ واقع اسکے خلاف ہے ایضاً اگر ہر شخص امت کا جملہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنیکے لائق ہو پھر امام اور حاکم کی ضرورت ہی کیا رہی اب ہی تیسری صورت رہی کہ بعض امت یعنی چند نفوس امت کے اس حکومت کیواسطے خدانے پیدا کئے ہیں اور وہی معصوم ہیں اور اگر معصوم نہون تو اونکے امر اور نہی پر اعتماد کیونکر ہو گا۔

(پینتیسوین دلیل) ۱۷/۴ فَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یہ آیت منافقین کے باب میں

اور ایک گروہ امت کا ایسا ضروری جسکی شناخت امور قلبی کے جاننے پر موقوف ہی اور اسکی نسبت فرمایا کہ دلونکا حال خدا ہی خوب جانتا ہے - اب فرقہ وہی غیر معصوم مین داخل ہے اور غیر معصوم مین منافق اور غیر منافق کا پہچاننا ہمکو دشوار ہے لہذا محتمل ہی ہر ایک کا منافق ہونا جسکی اطاعت حرام ہے پس امام وہی ہو سکتا ہے جسکا منافق ہونا بالیقین ثابت ہوا اور وہی معصوم ہے لہذا غیر معصوم امام نہین ہو سکتا-

چھتیسوین دلیل) ۱۹/۴ ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظالمین تم مین سے خدا گواہ اپنے بندونسے لیگا اور ظالمونکو خدا دوست نہین رکھتا یعنی اونکو گواہ نبنائیگا یہ آیت کسیکے معصوم ہونیپر دلیل قطعی ہی اسلئے کہ غیر معصوم ظالم ہی چنانچہ اوپر چند دلائل مین گذر چکا اور جسکو خدا گواہی مین لیگا اوسکو عدالت مطلق یعنی پوری عدالت لازم ہے اور وہی معصوم ہے

مین کہتا ہون دلیل چودھوین مین گذرا کہ امام گواہ عام خلائق پر اور رسول گواہ امام پر ہر روز قیامت ہوگا ہے اور مومنین ثقات اور عدول ونکی گواہی باہمی اسوجہ سے معتبر نہوگی کہ عادل کبھی فاسق فی نفسہ ہوتا ہے یعنی چھپکر کوئی گناہ کر لیتا ہے جسکا علم ہمکو نہین ہوتا لہذا ہم تو اوسکو عادل جانتے ہین اور خدا کے نزدیک وہ فاسق ہی لہذا اوسکی گواہی مقبول نہوگی ایسے ہی شخص کی نسبت فقہا مین اختلاف ہی کہ فاسق لنفسہ اقامت جمعہ و جماعت اور دیگر امور مخصوصہ بعادل کر سکتا ہی یا نہین خیر یہ مسئلہ فقہی ہے -

اب ہاں وہ عادل جو فاسق لنفسہ بھی دنیا میں نہ تھا یعنی عمداً اوسنے کوئی فعل خلاف مروت نہیں کیا مگر سہواً بھی نہیں کیا اسکا علم بجز معصوم کے کسیکو نہیں ہوتا یعنی سوائے اوس شخص کے جسکو جملہ گناہان کبیرہ اور صغیرہ کا علم ہو دوسرے کو نہیں ہوسکتا لھذا ممکن ہے کہ اوس عادل سے کوئی امر خلاف عدالت سہواً یا جہالۃً واقع ہوا ہو اور خدا اوسکو جانتا ہے اب اوسکی گواہی بھی مقبول نہوگی یہ جو کچھ ہمنے لکھا یہ نسبت گواہ عادل کے ہے۔

اب جسکی واسطے گواہ دای شہادت کریگا اوسکا مومن ہونا تا بہ عمر اور منافق ہونا یا خفیہ طور سے مرتکب گناہ ہونا اسکا علم بھی پورا پورا معصوم ہی کو ہوسکتا ہے لھذا عام مومنین کی گواہی باہمی بروز حشر مطلوب الٰہی نہوگی ع بدا نرا بہ نیکان ببخشد کریم یہ اور بات ہے گواہی در شاہدی روز حشر کی اور بات ہے اسکو اچھی طرح سے سمجھ لیجئے

(سینتیسوین دلیل) $\frac{25}{2}$ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ آخرت کی طلبگاری صحیح طور سے جب ہی ہوگی جب ہادی امور خیر کی ہدایت یقینی طور سے ہو اور کسیطرح کا شبہہ اوس ہادی کی نسبت خطا کاری کا امر ہدایت میں نہو اور یہ بات خاص ہے امام معصوم سے لھذا غیر معصوم امام نہیں ہوسکتا۔

(اڑتیسوین دلیل) $\frac{34}{2}$ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ دل میں کچھہ اور ظاہر میں کچھہ۔ ہر ایک غیر معصوم پر یہ گمان ہوسکتا ہے یہ آیت بھی مذمت کر رہی ہے

غیر معصوم کی پیروی وہ امام کیونکر ہو سکتا ہے۔

(اوںتالیسوین دلیل) ۳۲/۱ لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ ۔ اپنے ہاتھون اپکو تہلکہ مین نڈالو۔ غیر معصوم کے قول کو قبول کرنا کبھی کبھی یا ہمیشہ آپکو تہلکہ مین ڈالنا ہے خصوصاً جہاد کرنیمین اور امام معصوم کے قول کو قبول کرنیمین کبھی تہلکہ کا خوف نہین ہے لھذا غیر معصوم امام ہو نہین سکتا۔

اور ہنتیسوین دلیل کتاب الفین کی اسکی توضیح مین ہی لھذا بنظر تکرار ہمنے اوسکو دلیل برا سہ قرار دیا مگر اوسکا ترجمہ بھی ضرور نہین ہے۔

(چالیسوین دلیل) ۶۷/۲ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اے گروہ مردمان ڈرو اپنے پروردگار سے تقوی اور پرہیزکاری یہی ہے کہ شبہات سے پرہیز کرین اور منجملہ شبہات کے غیر معصوم کے قول پر عمل کرنا لھذا اوسکی اطاعت کا حکم خدا نہین دیسکتا ورنہ لازم آئیگا کہ اوسی چیز کا حکم بھی دے اور اوسی چیز سے منع بھی کرے اور یہ محال ہی کوئی عاقل ایسا فعل نہین کر سکتا چہ جاکہ حکیم مطلق۔ دوسری بات یہ ہی ہمسی جب ہی ہو سکتا ہی کہ معصوم ہادی ہو جسکے اوامر اور نہی پر یقین ہو پس تقوی کا حکم تو دیا اور معصوم مقرر نفرمایا یعنی مشروطہ کو واجب کیا اور شرط کو موجود نفرمایا یہ تکلیف بالایطاق ہے جو خدا سے محال ہے۔

(اکتالیسوین دلیل) ۶۸/۲ امام ہمیشہ ہادی ہے ہر ایک واقعات و شبہات

ہین۔ اور جو شخص ایسا ہادی ہو وہ ضرور معصوم ہو پس امام ضرور معصوم ہے۔ پہلی بات یعنی امام جملہ واقعات و شبہات مین ہادی ہے یہ تو ظاہر ہے اسلئے کہ امام کی تعریف بھی ہے اور کل امور کی ہدایت اوسی کے متعلق ہے یہی دوسری بات کہ ایسا ہادی ضرور معصوم ہو اوسکی دلیل یہ ہو کہ امام کو خدا ہدایت کرتا رہتا ہو اور غیر معصوم کو خدا ہدایت نہین کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہو وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ خدا گروہ ظالمین کی ہدایت نہین کرتا ہے۔

مین کہتا ہون ظالمین کی ہدایت نکرنی اسکا مطلب یہ نہین ہو جو بظاہر معلوم ہوتا ہے بلکہ ہدایت کے دو معنی ہین پہلے معنی راہ دکھلانیکے ہین یہ فعل تو خدا نے ظالم اور غیر ظالم سبکی نسبت انبیا اور ائمہ کی مقرر کر کے نہین کر دیا ہے چنانچہ فرمایا اِنَّا ھَدَیْنَاہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ہمنے انسان کو راہ دکھلادی

دوسرے معنی ہدایت کے مطلب پر پہونچانیکے ہین یعنی جو راہ دکھلائی ہے جس مطلوب تک پہنچنے کی ایسی ہدایت ظالمین کی خدا نہین کرتا اسلئے کہ وہ لوگ راہ حق پر چاہن بوجھکر نہین چلتے جب نہین چلتے تو خدا اونکو مجبور کر کے اوس راہ پر نہین چلاتا ہے کہ منزل مقصود تک پہونچ جائین۔

بیالیسوین دلیل) پ ۲ ع ۷ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوَاتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا

جو لوگ تابع شہوات نفسانی کے ہین وہ چاہتے ہین کہ تم بھی حق سے پھر جاؤ ایسے لوگ وہی غیر معصوم ہین اونکی خدا مذمت کرتا ہے اور اونکی اطاعت سے منع فرماتا ہے۔ پھر جسوقت وہ غیر معصوم تابع شہوات ہوکر معصیت مین مبتلا ہوا وسوقت تو اوسکی اطاعت کبھی جائز نہوگی اور جسوقت وہ شخص تابع شہوات نہین ہے اسکا یقین ہمکو کیونکر ہو پھر اوسکی ہر ایک حالت مشکوک اور محل خطر ہے لھذا اوسکی پیروی ہر وقت محل خطر ہے اور امام کی پیروی ہر وقت واجب ہے اور بیخطر ہے لھذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

(تینتالیسوین دلیل) ۴۵/۲ امام کا یہ کام ہے کہ جو آدمی محل معصیت ہے اوسکو قبول معصیت سے خارج کر دے یعنی گناہ کرنیسے اوسکو بچائے پھر خود امام قابل معصیت کیونکر ہو سکتا ہے مطلب یہ ہے جب غیر کو گناہ کرنیسے روکتا ہے تو پھر خود کیونکر گناہ کریگا لھذا امام ضرور معصوم ہے ورنہ مصداق اسی آیت کا ہوگا اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور وں کو تو نیک عمل کا حکم کرتے ہو اور خود اوسکو بھول جاتے ہو۔

(چوالیسوین دلیل) ۴۶/۲ امام سبب ہے بجا آوری طاعات الٰہی کا اور مانع ہے امت کو معصیت سے اور اس خدمت کے ادا کرنیکے جملہ شروط امام مین حاصل ہین اور موانع طاعات الٰہی کے سب اوسمین برطرف ہین اور عوارض نفسانی اور بدنی سب امام سے دفع کر دئے گئے ہین اگر ایسا نہو تو امر ہدایت امام سے کیونکر پورا ادا ہوسکے اور یہی مراد معصوم سے ہے پھر اسکا خلاف جو منافی عصمت ہو

اوس سے کیونکر ہو سکتا ہے۔

(پینتالیسوین دلیل) ۴۷/۲ امام سبب مانع ہے معصیت کا پہر سبب معصیت کرنے اور کرانیکا کیونکر ہو سکتا ہے ورنہ لازم آئے کہ جو شخص معصیت کا مانع ہووہی سبب موجد بھی ہو اور جب غیر کو امام معصیت سے بچاتا ہے تو آپ کو کیونکر گناہ سے نہ روکیگا اور یہی مراد معصوم سے ہے۔ مین کہتا ہون فرض کرو کہ تلوار کی بارہ کی تیزی کاٹنے کا سبب ہے لہذا جسقدر بارہ تیز ہوگی کاٹ بھی زیادہ ہوگا اب کیسکی عقل اسکو قبول کریگی کہ وہی بارہ کی تیزی کاٹنے کی مانع بھی ہو یعنی جسقدر بارہ تیز ہو اوسیقدر کاٹ کم کرے یہی حال امام کا ہے کہ عصمت اوسکی مانع اور گناہ سے روکنے کی امت کو ہے پہر خود امام کو گناہ سے کیون نہ روکے گی۔ اس دلیل کی زیادہ توضیح براہین جعیہ سیوم مین دلیل ۸/۲ کی ترجمہ سے کیجائیگی۔

(چہیالیسوین دلیل) ۸۰/۲ اِنَّ الَّذِینَ یَاکُلُونَ اَموَالَ الیَتَامیٰ ظُلماً اِنَّمَا یَاکُلُونَ فِی بُطُونِہِم نَاراً جو لوگ یتیمونکا مال براہ ظلم کہاتے ہین گویا کہ آگ کہا رہے ہین اور قریب ہے کہ دوزخ مین ڈالے جائین۔ غیر معصوم سے احتمال اس گناہ عظیم کا ضرور ہے عمداً یا سہواً اور یقینی بچنا معصوم کا ہے لہذا اوسیکی پیروی کرنی لازم ہے۔

(سینتالیسوین دلیل) ۸۳/۲ وَاِن خِفتُم شِقَاقَ بَینِہِمَا فَابعَثُوا حَکَماً مِن

اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا اگر شوہر اور زوجہ مین تمکو خوف لڑائی جھگڑے کا ہو تو ایک حکم شوہر
کے اہل قرابت سے اور ایک زوجہ کے رشتہ دارون سے مقرر کرو۔ یہ حکم اور خطاب امام معصوم
کیطرف ہے اور اوسکے حاکم بنانیکا یہ ارشاد ہے اسلئے کہ تحکیم غیر معصوم کی جائز نہین ہے
حکیم سطلق سے۔ مین کہتا ہون کہ جب ہمنے حصہ اول مین ساٹھ دلائل سے امام کا
تقرر از جانب خدا ثابت کردیا اور دلیل (۳۵/۱۶۹) حصہ اول مین یہ بھی ثابت کردیا کہ امام
کا مقرر کردہ قاضی اور مفتی اگرچہ معصوم نہو مگر اوسکے تقرر مین امام سے خطا نہوگی اسلئے
کہ وہ خطا معصوم جملہ امور مین ہے لھذا شوہر اور زوجہ کی رفع نزاع مین بھی جو حکم اور پنچ
امام مقرر کریگا وہ بھی ویسا ہی اچھا ہوگا جیسا کہ قاضی اور مفتی مقرر کردہ امام ہوگا۔

(اڑتالیسوین دلیل) ۸۴/۲ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرًا خدا متکبر
اور بیجا فخر کرنیوالیکو دوست نہین رکھتا اور غیر معصوم پر اشتباہ اس بدخصالی کا ہے
لھذا اوسکی نسبت بالیقین اس امر کا نہین ہے کہ خدا اوسکو دوست رکھتا ہے اور امام کو خدا یقینا
دوست رکھتا ہے (دیکھو دلیل ۲۵ کو) لھذا غیر معصوم امام نہوگا۔

(اونچاسوین دلیل) ۸۷/۲ وَمَنۡ یَّکُنِ الشَّیۡطٰنُ لَهٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا
جسکا کہ شیطان قرین اور مصاحب ہو کیا برا مصاحب ہے۔ غیر معصوم کا شیطان ضرور قرین ہے
اور نہین معلوم کہ آخر کس وقت شیطان کا تسلط اوسپر ہوگا اسلئے کہ عصمت جو مانع ہوتی ہے

تسلط شیطان سے وہ امین نہین ہے۔ اوسکے قول اور فعل کا وثوق اور اعتبار کسیوقت نرہا
پہر وہ امامت کی صلاحیت کیونکر رکھیگا جسکے قول و فعل پر ہمیشہ اعتبار ضروری ہے

(اٹھاسوین دلیل) ۸۸/۲ امام کا تقرر اس غرض سے ہے کہ امت سے اغوای شیطانی کو
روکے اور شیطان کے اقران اور اعوان کا تسلط امت پر ہونے دے اور غیر معصوم تو خود
اغوای شیطان سے اپنی ذات کو روک نہین سکتا پہر دوسرے کو کیونکر بچائیگا لھذا قابل امامت
نرہا۔ مین کہتا ہون۔ یہ دلیل بطور تائید دلیل سابق کے ہے مستقل دلیل وہی ہے

(اکانوین دلیل) ۸۹/۲ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خدا بقدر ایک ذرہ کے ظلم
نہین کرتا ہے۔ چونکہ تحکیم غیر معصوم کی ظلم ہے (دیکھو دلیل ۱۴ کو) اور خدا سے ظلم بقدر
ایک ذرہ کے بھی صادر نہین ہوتا ہے لھذا غیر معصوم کی امامت خدا کبھی جائز نکریگا اور نہ
اوسکو امام بنائے گا۔

(بانوین دلیل) ۹۲/۲ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا
بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا کیا حال ہوگا جب ہم (بروز حشر) ہر امت سے ایک گواہ
واسطے ادای شہادت کی لائینگے اور تمکو ای رسول ان لوگون پر گواہ بنائینگے۔ دیکھو دلیل (۱۴)
کو کہ امام معصوم امت پر گواہ ہوگا اور نبی اس امام پر گواہی دینگے اور تمام حجت بدون نصب امام
معصوم کے ہو نہین سکتا لھذا امام کا معصوم ہونا اور ہر زمانہ مین موجود ہونا ضرور ہے۔

(ترپنوین دلیل) ۹۴/۲ امام ہادی ورہنما سبیل حق یقیناً ہے اور غیر معصوم یقیناً ہادی سبیل حق نہیں لھذا غیر معصوم امام نہیں ہی - امام کا بالیقین ہادی سبیل ہونا تو ظاہر ہی کسیکو اسمین کلام نہیں ہی اسلئے کہ امام طاعات الٰھی سی امت کو قریب کردیتا ہی اور معصیت سے دور کرتا ہے اور اسیکا نام ہدایت ہی اور غیر معصوم کا ایسا ہونا ناممکن ہی بلکہ اوسکا ضل اور گمراہ کردینا بوجہ عدم عصمت کی محتمل ہی لھذا وہ قابل امامت کی نرہا

(چونوین دلیل) ۹۹/۲ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ کیا نہین دیکہا تمنی ای رسول اون لوگونکو جنہین کتاب خدا کا ایک حصہ ملا ہے کہ وہ لوگ گمراہی کو مول لیتی ہین اور ارادہ کرتے ہین کہ راہ حق کو چہپا وین یہی وہی لوگ ہین جو غیر معصوم ہین یا تو عمداً ایسی افعال کرتی ہین یا سہواً یا براہ جہالت کرتے ہین مگر امت کو تو ضرر دونو طرحسے پہونچیگا اور امام وہی ہی جسمین ایسے اضلال سی روکنے والی کوئی بات موجود ہو اور ایسے افعال سی باز رہی ورنہ اوسکے قول و فعل پر وثوق نہو گا اور چونکہ غیر معصوم کا اس آیت مین داخل ہونا محتمل ہی اور اسکا مقتضی یہ ہے کہ اوسکی پیروی سی پرہیز کیا جائے اب اوسکا تقرر بیفائدہ ہوا - احتمال دخول غیر معصوم کی کھلی ہوئی دلیل یہ ہے کیونکہ جو امور ایسی افعال قبیحہ کی کرنیپر داعی ہوتی ہین یعنی خواہشہاے نفسانی وہ تو اوسمین بخوبی موجود ہین اور جو چیز ان افعال سی روکنے والی ہی یعنی عصمت وہ اوسمین نہین

اب ونکی بچنے کی کیا امید کیجائی لھذا وہ امام نہین ہو سکتے ۔

یہانتک دوسرا اسکیرڈ اکتاب کا تمام ہوا جسکو جناب علامہ نے جزء اول کیا اور یہ حصہ مصنف نے ۲۰ ربیع الاول سنہ ۷۳۱ ہجری بمقام سیوری مین لکھا ہے اور اونکے فرزند نے سنہ ۷۲۶ مین بعد وفات اپنے والد کے اسکو صاف کیا ہے ۔

ہمنے اس دوسری سیکرڈ سے بھی ۲۸ دلیلونکو لکھا ہے اور ۲۷ کو چھوڑ دیا ہے اونمین کچھ تو مکررات اور کچھ دقیق ہین جنکو حصہ سیوم یا چہارم مین لکھینگے انشاء اللہ ۔

تیسرا اسکیرڈا

(پچپنوین دلیل) ۱/۳ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ خدا تمہارے دشمنونکو تمسے زیادہ جانتا ہے ۔ چونکہ دشمن امت ہادی نہین ہوتا ہے بلکہ مضل اور گمراہ کرنیوالا ہوتا ہے اور جو غیر معصوم ہے اوسکے مضل ہونیکا احتمال ہے عمداً یا سہواً تو وہ دشمن بھی ہے لھذا اوسکے ہادی ہونیکا یقین نہین اور نیز اوسکے دوست ہونیکا بھی یقین نہین ہے اور امام معصوم کے دوست اور ہادی ہونیکا یقین ہے پس غیر معصوم امام نہو گا ۔

(چھپنوین دلیل) ۲/۳ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا خدا پورا ولی ہے اسکے یہ معنی ہین کہ خلائق کے مصالح مین پوری شفقت خدا کو ہے اور الطاف مربیانہ جنسے آدمی خدا کی طاعت سے قریب ہو جائے اور اوسکی معصیت سے دور رہے اونمین کبھی خدا کمی نہین کرتا ہے

اور یہ ولایت اور تصرف ہمارے امور دینی اور دنیوی مین بدون تقرر ہادی معصوم کے ہو نہین سکتا

جو ہمکو سعادت دارین کی ہدایت کرے اور نجات عقاب اخروی کا سبب ہو اور وہی امام معصوم ہے

جو نائب نبی کا ہے لہذا اوسکا مقرر کرنا واجب ہی۔

(ستاونوین دلیل) ۳/۳ وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا خدا یاری اور مددگاری خلائق مین

کافی ہی اس مددگاری سے فقط امور دنیوی کی امداد بالاجماع مراد نہین ہی بلکہ یا تو امداد امور اخروی

یا دنیوی اور اخروی دونو مراد ہین اور ایسی امداد اور مددگاری بدون اسکی نہین ہو سکتی کہ جمیع امور

جنسے طاعت اور عبادت اور میانہ روی جملہ امور معاش مین بندگان خدا کو پیدا ہو جنکی طرف

ہدایت کرنیوالا نائب خدا اور معصوم اور مدبر کامل ہمیشہ حاکم مقرر ہو اور وہی نبی اور خلیفۂ نبی ہے

صلوات اللہ علیہما یہی ایسی نصرت ہی کہ جمیع اقسام نصرت اسکے سامنے حقیر اور کم رتبہ ہین پس امام کا

معصوم ہونا ثابت ہو گیا۔

(اٹھاونوین دلیل) ۴/۴ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَہُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ

یَّشَآءُ کیا تمنے ای محمد صلعم نہین دیکہا اون لوگونکیطرف جو اپنے نفس کو پاکیزہ بنانا چاہتے ہین بلکہ

خدا پاک نفس کرتا ہے جسکو چاہتا ہی۔ چونکہ ہر ایک گناہ رجس اور پلیدی ہی اب اگر مراد طہارت

نفس سے پاکیزگی بعض گناہونسے ہو یعنی خدا بعض گناہونسے پاک کرتا ہی اسمین تمام خلائق شریک ہین

ایسا آدمی جو بعض گناہونسے پاک ہو (غیر معصوم) اوسکو مزکی نہین کہتے بلکہ وہ آلودۂ معاصی ہے

ضروری ہے اب بھی باقی رہا کہ جمیع گناہون سے خدا پاک کرتا ہے اور وہی معصوم ہے اور عصمت کے بھی معنی ہین۔ ایضا محال ہو کہ غیر معصوم کو خدا پاک کر دے۔

(**مین لکھتا ہون**) یہ آیت قریب المعنی آیۂ تطہیر کی ہو اوسمین یطہر کم وارد ہے اور اسمین یزکی وارد ہو اوسمین اہلبیت کی تصریح ہے جس سے مراد چہار دہ معصوم ہین اور اسمین یہ فرمایا ہے خدا جسکو چاہتا ہے مطہر کرتا ہے اوسمین لفظ ارادہ کی ہے اور اسمین لفظ مشیت کی ہے اور ارادہ اور مشیت کا فرق بیان کرنا اسوقت ضروری نہین ہو اب معلوم ہوا کہ دونون آیتین ایک دوسری کی تائید کرتی ہین اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اس آیت سے بھی مراد وہی اہلبیت ہین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

(**او نسٹھوین دلیل**) زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ الآیۃ اس آیت مین لذتہای دنیوی کا ذکر ہے جنکی خواہش پر آدمی بر خلقت مجبول ہے اور عقل انسانی جسکیوجہ سے آدمی مکلف ہے اون لذات کے حرام اور حلال کی شناخت بدون ہادی برحق کے نہین کر سکتی ہے لہذا ایک رئیس ایسا درکار ہے جو ہمکو اونکے اچھے اور برے اور حلال اور حرام کی شناخت کرا دے اور وہ رئیس ایسا نہو جیسے ہم ہین بلکہ معصوم او عالم جمیع احکام الٰہی کا ہو ورنہ ہم مین اور اوسمین فرق کیا ہوگا لہذا امام معصوم کا ہونا ضروری ہے اور اگر معصوم نہوگا وہ بھی اسی قبیل سے ہوگا پھر قابل امامت نہوگا۔

(ساٹھوین دلیل) قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ کہدو اے محمد مین خبر دون تمکو اون لوگونسے بہتر وہ لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین اونکے لئے پروردگار کے پاس باغ ہین جنکے نیچے نہرین جاری ہین ہمیشہ اون باغون مین رہینگے اور اونکے لئے پاکیزہ ازواج ہین اور خوشنودی خدا کی ہے اونسے اور خدا بینا ہے اپنے بندون کے اعمال کا۔ اس آیت سے چار دلائل وجود عصمت اور وجود معصوم کے پیدا ہوے (۱) تقوی جب ہی ہوگا جب آدمی یقینی راہ راست پر چلے جسکو وہی دکھلاتا ہے جو معصوم ہے چنانچہ اوپر اسکا بیان ہو چکا (۲) تقوی موقوف ہے وجود پیروس ہادی کے جو طاعت خدا سے ہمکو نزدیک کرے اور معصیت سے دور کرے اور وہی امام معصوم ہے یہ نیابت نبی کے (۳) ان دونو آیتونسے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تقوی حاصل ہوتا ہے ترک کرنے سے اون چیزونکے جنہون نے حب شہوات کو مزین کرکے ہمکو دکھلایا ہے اور جملہ اشیاء مذکورہ جو آیت اول مین ہین اونکو خوشنما کرکے ہمکو فریب دیا ہے اور ہماری قوت عقل ناقص کی (جسپر مدار تکلیف ہے) اونکی خوبی اور خرابی کے فرق کرنے مین کافی نہین ہے اب ضرور ہوا کہ کوئی ایسا مانع اور باز رکھنے والا خدا کیطرف سے مقرر ہو جو ہمکو اون امور کی شناخت پوری پوری کرا دے اور وہ نبی اور نائب نبی ہے ایک اصالۃ اور امام نیابۃ (۴) ان دونون آیتون سے ظاہر ہو گیا کہ تقوی حقیقی (عصمت) کا وجود بھی ہے اور محال نہین ہے۔ مین لکھتا ہون

کہ عقل انسانی اگر شناخت مین حسن اور قبیح اشیا کی کافی نہین ہی پہر تکلیف کا مدار عقل پر کیونکر
ہو سکتا ہی یہی تکلیف مالایطاق ہی اور اگر کر سکتی ہی پہر نبی اور امام کی ضرورت ہی کیا ہے
اس شبہہ کا آسان جواب یہ ہے کہ تکلیفات دو قسم کی ہین اصول دین اور فروع دین یعنی حلال
اور حرام اصول دین مین تو ضرور ہمارے عقل تنہا کافی ہے وہی چند اصول جنکی اعتقاد کرنیسے
ایمان حاصل ہوتا ہے اور اوسمین ہمکو کسیکی پیروی اور تقلید جائز نہین ہی البتہ کمال ایمان اور
اصول دین کی دقیق مسائل متعلق بتوحید اور عدل اور نبوت اور امامت اور معاد اونکی سمجھنے
مین ضرور ہمکو احتیاج ہادی برحق کی ہے اب تکلیف مالایطاق نرہی - اب رہی احکام حلال
اور حرام جنکے سمجھنے کو ہماری عقل تنہا کافی نہین ہی بلکہ محتاج ہادی اور معلم کی ہی اگر خدا ایسے
ہادی کو مقرر نکرتا اور ہماری عقل ناقص پر چہوڑ دیتا ضرور تکلیف لا لایطاق لازم آتی اور جب
خدانے ہادی برحق مقرر کر دیا ہمکو اتنی عقل دی کہ ہادی برحق کو ہم پہچان لین اور اوسکے سمجھانیسے
ہم اچھی طرح سے حلال اور حرام کو پہچانکر اوسپر عمل بھی کر سکین اب تکلیف مالایطاق نرہی اور
بعثت انبیا اور نصب امام معصوم کی ضرورت بھی ثابت رہی -

(اکتھوین دلیل) ~~ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ خدا بندون کے حالات کا دیکھنے والا ہے
خدا کا دیکھنا ہمارے افعال کا اوسمین غلطی نہین ہو سکتی اور ہم وہی امور کرتے ہین جنکی ہدایت
ہمکو ہمارے ہادی برحق نبی اور اونکی نیابت سے امام نے فرمائین -

اب اگر امام نے ہمکو احکام الٰہی کی سچی خبر دی ہے اور جو حکم دیا ہے ٹھیک وہی حکم خدا ہے پھر تو خدا کے پیش نظر ہمارے صحیح اعمال ہونگے اور امام نے اپنے عہد کا انجام پورا کر دیا اور اگر امام نے غلطی کی اور اوسکی وجہ سے ہمنے بداعمالی کی تو امام کی غلطی اور ہمارے خلاف ورزی دونوں کو خدا دیکھ رہا ہے اور دونوں خدا کی نافرمانی مین گرفتار ہوئے ہم تو اسوجہ سے کہ غیر معصوم غلط کار کے قول پر چلے اور امام اسوجہ سے کہ اوسکو پورا علم یقینی احکام الٰہی کا نہ تھا اور پھر اوسنے ہدایت امت کا بار اپنے ذمہ لیا۔ اب لازم ہے کہ ہم اوسی امام کی پیروی کرین جسکی خبر دہی صحیح ہونیکا یقین ہو اور یہ بھی کہ یہ امام تمام احکام شریعت کو جانتا ہے اور کسی چیز مین کمی بیشی نکریگا اور اوسکی ہدایت کے صحیح ہونیکا ہمکو یقین ہو اور یہ بھی یقین ہو کہ اس امام سے کمی بیشی کرنی محال ہے اور بصیر یعنی ہمارے اعمال کا دیکھنے والا بجز خدا کے اور کوئی نہین ہے اس حصر پر ہم سبکا اجماع ہے اب واجب ہے کہ خدا کوئی طریق بھی پیدا کرے کہ یہ سب امور ہمسے اور امام سے پوری ہو سکین اور یہ طریق سوائے عصمت کے اور کوئی نہین لھذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے

(باسٹھوین دلیل) ۱۲/۳ اَلصَّابِرِيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْمُنفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ صبر کرنیوالے سچ بولنیوالے طاعت گذار نفقہ واجب یا مستحب دینے والے اور صبح کو اوٹھکر استغفار کرنیوالے۔ یہ صفات جنکا بیان ہوا ہے مطلق ہین یعنی کسیوقت خاص کی قید نہین پھر یا تو مراد یہ ہے کہ ان صفات سے بعض اوقات انکے خلاف عملدرآمد کرین جو شیوہ غیر معصوم کا ہے یا مراد یہ ہے کہ جمیع اوقات

اور جمیع احوال میں ان صفات سے موصوف ہوں اور جملہ طاعات کو ادا کریں یعنی معصوم ہوں پہلی صورت باطل کہ ورنہ مدح مطلق کا ثبوت ہوتا دوسری وجہ بطلان کی یہ ہے کہ بعض اوقات میں سب آدمی ان صفات سے موصوف ہوتے ہیں پھر تخصیص کیوجہ کیا ہے یعنی مدح اور ثنا تو خاص لوگونکی ہے اور دوسری قسم وہی معصوم ہے اب محال ہے کہ امام غیر معصوم ہو اور یہ آیت بھی کسی زمانہ سے خاص نہیں ۔

(ترسٹھوین دلیل) ۳/۱۱۵ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ پوری سزا اور جزا پاویگا ہر ایک نفس اور کسیکے حق مین کمی نکیجائیگی ۔ مقصود اس آیت سے خوف دلانا عمل بد سے اور رغبت دلانی فعل طاعت پر ہے اور یہ دونو غرضین بدون تقرر معصوم ہادی کے پوری نہین ہوسکتے ہین جیساکہ اوپر کے دلائل سے بارہا ثابت ہو چکا پس نصب امام معصوم واجب ہوا ورنہ غرض پوری نہوگی ۔ ایضاً سزا دی فعل قبیح پر اسیوقت اچھی ہے جبکہ جمیع ان شرائط کو خدا پورا کردے جنکی وجہ سے ہم قادر ترک معاصی پر ہوسکتے ہین اور ہمکو پوری قدرت اور پورا اختیار دیکے گناہو سے باز رہنے مین اور سب سے بڑھکر بڑی بھاری شرط یہ ہے کہ ہادی معصوم کو خدا مقرر کردے اور قبل اس شرط کے پورا کرنیکے سزا دینی کیونکر اچھی ہوسکتی ہے

(چونسٹھوین دلیل) ۲/۲۱ وَاللّٰهُ رَءُوفٌۢ بِالْعِبَادِ خدا بندو پر بڑا مہربان ہے بڑی مہربانی تو یہی ہے کہ ہمپر الطاف کرے اور وہ چیزین ہمکو عطا فرمائے جنپر اسکی اطاعت موقوف ہے اور ہر ایک لطف اور ہر ایک نعمت اسکے مقابلہ مین حقیر ہے پس سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑا لطف یہی ہے کہ معصوم کو ہادی مقرر فرمائے لہذا واجب ہے کہ جب خدا اپنے مہربان ہونیکا ہمپر مبالغہ سے اظہار فرماتا ہے تو جس بات کی اہم اور اعظم

رافت پیدا ہوتی ہی یعنی نصب معصوم اوسکو بھی کردے۔

بیسٹھوین دلیل) ۲۲/۳ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کھدو اے محمد صلعم امت سے کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمکو دوست رکھیگا

جناب رسول کی پیروی دو باتونسے پوری ہوتی ہے (۱) احکام شرعیہ کی شناخت یقینی ہوجائے

اسلئے کہ جو حکم یقینیا احکام شرعیہ سے نہین ہی اوسکے بجالانے مین پوری پیروی رسول کی بھی

یقینی نہوگی لھذا کوئی طریقہ ایسا ہو جس سے علم یقینی احکام شرعیہ کا ہمکو حاصل ہو (۲) کوئی

معلم اور ہادی ایسا ہو جو ہمکو نبی کے افعال و احکام کی بجاآوری سے قریب کردے اور نبی کی مخالفت

سے دور کردے اور یہ دونو امر بدون امام معصوم کے ہر زمانہ مین ناممکن ہین لھذا امام معصوم کا ہونا واجب ہے

چھیاسٹھوین دلیل) ۲۸/۳ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اللہ مومنین کا ولی اور دوست یا

مددگار ہے اور ولی کا ذاتی قصد بھی ہوتا ہے کہ مصلحتہاے دارین کا انجام ہوا کرے اور جو شخص اسکی زیر ولایت

ہے اوسکو نفع پہنچا کرے اور وہی افعال یہ شخص کرتا رہے جسکا مین ولی ہون۔ پھر چونکہ خدا ہمارا سبکا

ولی ہے تو بھی ایسا برتاو ہم سے ضروری کریگا اور اس برتاو کا پورا ہونا کسی اور تدبیر سے ممکن نہین

بجز تقرر حاکم اور ہادی معصوم کی چنانچہ اوپر بارہا گذرچکا لھذا تقرر امام معصوم واجب ہے

سرسٹھوین دلیل) ۳۲/۳ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ حق کو جان بوجھکر

چھپاتے ہو جو شخص ایسا کرے یا ایسا کریگا اوس پر گمان ہو وہ قابل پیروی کی نہوگا اور غیر معصوم

پر ایسا کرنیکا احتمال ضرور ہے (ارتیسوین دلیل) ۳۳ قُلْ اِنَّ الْھُدٰی ھُدَے اللّٰہِ - ہدایت وہی ٹہیک ہی جو خدا کی ہدایت ہی کہ اوس سے زیادہ ترصحیح اور زیادہ قوی کوئے نہین ہے لھذا وہی ہدایت مفید علم کی ہوگی اوسی پر یقین ہوتا رہیگا اور اوس امر کا علم قطعی اور مطابق واقع کے ہوگا - اب یہ ہدایت کسی ایک واقعہ سے تو خصوصیت نہین رکھتی بلکہ جملہ واقعات مین خدا کی سچی ہدایت درکار ہے اور ایسی ہدایت خدا کر بھی چکا ہی موجود بھی ہی اسلئے کہ جو چیز خدا نہین کر چکا اور جو احسان ابھی ہمپر نہین ہوا اوسکا امتنان یعنی منت نہی یا اظہار احسان کرنا چہ معنی دارد - ایضاً جو چیز موجود ہو اوسکی طرف رغبت دلائے محال ہی (مراد یہ ہی کہ اگر ایسی ہدایت پوری اور سچی معدوم منفی ہو کہ اوسکا ہونا ممکن نہو پہر اوسکی رغبت دلانی محال عقلی ہی اب خدا کی ایسی ہدایت کا واقع ہونا یا اس ہدایت کا ہمکو ملنا بدون ہادی معصوم کے اور کسی طریق سے نہین ہو سکتا اسلئے کہ قرآن مجید کی اکثر آیات عام ہین اور کچھہ ایسی آیات ہین جنکے معانی ظاہر ہین قطعی نہین ہین اور نص قرآنی اکثر واقعات کو شامل نہین اور حدیث کا بھی یہی حال ہی اور مجتہد جائز الخطا کا حکم غلطی سے یقیناً بچا ہوا نہین ہی کبھی ایسا ہی کہ مجتہد خود ہی غلط سمجھکر پلٹ دیتا ہے لھذا ایسی ہدایت بدون ہادی معصوم کے ہو نہین سکتی اور یہی مراد ہی -

(اونتیسوین دلیل) ۳۴ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ دیدہ و دانستہ جہوٹی باتین خدا پر رکھتے ہین یہ آیت خوف دلاتی ہی پیروی سے ایسے شخص کی جس سے اونہین فعل بد کی صادر ہونیکا

گمان ہو اور ہر ایک غیر معصوم ہی ایسی بدگمانی ہو سکتی ہی لھذا اوسکی پیروی جائز نہو گی۔

(ستروین دلیل) ۷۶/۳ بلیٰ من اوفی بعهده واتقی فان الله یحب المتقین

یہی ٹہیک ہی کہ جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور متقی پرہیزگار ہو پس خدا متقی کو دوست رکھتا ہی ظاہر ہے
کہ متقی ہے جب تو اوسکو دوست رکھنے کو خدا فرماتا ہی اور متقی پورا پورا وہی معصوم ہی اسلئے کہ غیر معصوم
ظالم ہی جسکو خدا دوست نہین رکھتا ہے۔

(اکہتروین دلیل) ۱۰۲/۳ متقی ہونیکی صفت ممدوح ہی اور پورا تقوی جسمین ہی اور
عموما پرہیزگاری ویسکی ہے جو معصوم ہو لھذا وہی معصوم مراد ہی۔

(بہتروین دلیل) ۴۲/۳ امام کو خدا ہر طرحسی پاکیزہ کرتا ہے اور کسی غیر معصوم کو ہر طرح سے
خدا پاکیزہ نہین کرتا ہے پس غیر معصوم امام نہو گا۔ امام کی پاکیزہ کرنیکی یہ صورت ہی کہ امام
کے جملہ افعال اور اقوال کی پیروی اور اوسکے امر اور نواہی کے بجا آوری اور اوسکے حکم کے
نافذ ہونیکی کیفیت اور اوس حکم کے صحیح ہونیکا یقین یہ سب باتین بدون کسی شاہد اور گواہ کی دلیل
قطعی ہین کہ خدا نے امام کو ہر طرح سے پاک اور پاکیزہ کر دیا ہے جب تو اوسکا اعتبار دنیا اور آخرت مین
اشد ہی۔ اور غیر معصوم کو خدا ہر طرحسی پاک نہین کرتا ہے لھذا وہ امام نہین ہو سکتا۔

(تہتروین دلیل) ۱۰۴/۳ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر واولئک هم المفلحون تم مین ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف

لوگوںکو بلانیک کام کا حکم دے برے کام سے منع کرے یہی گروہ رستگار ہے اس آیت سے بخوبی ظاہر ہوا کہ ہم مین سے ایک ایسا گروہ ضرور ہے جو تمام امور خیر کی دعوت کرتا ہے اور تمام امور بد سے روکتا ہے اور منع کرتا ہے اسلئے کہ اجماع کل مسلمین کا ہے اس آیت سے عام افعال خیر و شر مراد ہین یہ مراد نہین کہ بعض افعال خیر و بعض شر مراد ہوا اور یہ بات سوا معصوم کے اور کسی سے نہین ہو سکتے لھذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

(چوہتروین دلیل) ۵۹/۳ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ جو عمل نیک تم کروگے اوسکی جزا سے محروم نہوگے اور خدا متقی اور پرہیزگاروںکا جاننے والا ہے اس آیت سے ترغیب ہے بجا آوری کل عمل خیر کی اور یہ بدون ہدایت ہادی معصوم کے ہو نہین سکتی لھذا امام معصوم کا ہونا ثابت ہوا۔

(پچہترویں دلیل) ۵۹/۳ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ خدا نے بندوں کی پرورش اور ہدایت مین کمی نہین کی بلکہ وہ بندے خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ جب خدا نے ہمکو تکلیف بجا آوری اپنے احکام کی فرمائی اور یہ بجا آوری موقوف تھی دو چیزون پر اول تو خدا کے احکام کا علم یقینی ہو دوم اوسکے احکام کا سنانیوالا سچا اور بیلوث ہو اور یہ دونو باتین بدون معصوم ہو نہین سکتیں لھذا خدا کہتا ہے کہ ہمنے دونو باتونمین کمی نہین کی بلکہ نبی اور امام معصوم کو تمہاری ہدایت کیواسطے بھیجا اور مقرر کیا مگر تمنے اپنی تجویز سے امام اور خلیفہ بنایا لھذا تمنے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔

(چہتروین دلیل) ۶۱/۳ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ہمنے تمہارے واسطے آیات اور ہدایت کی نشانیان ظاہر کردین اگر تمکو عقل ہو تو سوچو۔ بیان سے مراد یہان ایسا

کام کرنا جسکی وجہ سے علم یقینی احکام الٰہی کا حاصل ہو اور یہ علم بدون معصوم کے کبھی ہو نہین سکتا چنانچہ ویر چند مقامات مین اسکو لکھ چکے اب ثابت ہوا کہ خدا نے معصوم کو ضرور مقرر فرمایا ہے۔

(ستترویں دلیل) ٦٥/٣ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۤءُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خدا مالک ہے ہر ایک چیز کا جو زمین اور آسمان مین ہے بخشدیتا ہے جسے چاہتا ہے اور گرفتار عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور خدا بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا رحم کرنیوالا ہے۔ اس آیت مین بخشنے اور رحم کرنیپر بطور مبالغہ کی ارشاد ہے وصریح اسکا مطلب یہ ہے کہ عذاب کرنا ایسی بخشنے والیکو سزاوار ہے جبکہ ہدایت کی پورے سبب اور ہادی برحق کا ہمیشہ تقرر کر چکے اور خلائق باوجود ایسی اتمام حجت کے نافرمانی کرے اور حجت خدا کو نہ مانے او سوقت البتہ عذاب کریگا اور یہ بات جبہی پوری ہوگی کہ ہادی معصوم خدا نے مقرر کر دیا اور ہمنے اوسکی ہدایت پر عمل کیا لھذا امام معصوم کا ہونا ثابت ہوگیا اسلئے کہ غیر معصوم سے اتمام حجت پورے طور سے نہین ہو سکتا۔

(اٹھترویں دلیل) ٦٧/٣ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ خدا اور رسول کی اطاعت کرو ضرور تمپر رحمت خدا ہوگی مین کہتا ہون لعل کی لفظ جب خدا کیطرف منسوب ہو بمعنی تحقیق کے ہوتی ہے تمام قرآن مین اور جب اطاعت خدا اور رسول کی موقوف ہے احکام خدا کی یقینی شناخت پر جبدون ہادی معصوم کے نہین ہو سکتی جیسا کہ بارہا ہم لکھہ چکے لھذا حکم اطاعت سے امام معصوم کے تقرر کا پورا ثبوت ہے۔

(اونا سیویں دلیل) ٦٩/٣ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ قرآن اوپر ہو بیان حلال وحرام کا ذریعہ ہے اور باعث ہدایت پند ونصیحت ہے پرہیزگارونکے واسطے اوپر بکمر رگذر چکا ہے

کہ قرآن کا ہادی ہونا اور پند اور موعظہ ہونا سب موقوف بدون مفسر معصوم کی جو کہ مجمل اور مفصل اور ناسخ اور منسوخ اور متشابہ اور غیر متشابہ کو بعلم الیقین جانتا ہو کبھی نہین ہوسکتا ہی اور وہی امام معصوم ہے

اَسّی دلیل) ۷۸/۳۶ وبئس مثوی الظالمین بُری ہی جاے قرار ظالموکی ظالم مستحق ہی دوزخ کا وہی مثوی النار ہی اور امام ہرگز مستحق دوزخ کا نہین ہے لھذا ظالم امام نہین ہوسکتا ہی چونکہ جو غیر معصوم ہے وہ ظالم ہی اور کوئی ظالم امام نہین ہوسکتا لھذا غیر معصوم ہی امام نہین ہوسکتا ہے۔

(تیسرا ٹکڑا ختم ہوا)

مین لکھتا ہون چونکہ اس حصہ دوم مین درج کرنا اونہین دلائل عقلیہ یا نقلیہ کا منظور ہی جو عام فہم ہون خصوصا آیات قرآنیہ کا لھذا جس سیکڑے مین اصل کتاب الیقین کی ایسے دلائل ہین اونہین کو منتخب کرکے ہم لکھتے ہین اور دلائل مشکلہ کا اندراج حصہ سیوم و چہارم مین ہوگا انشاء اللہ۔

اکاسوین دلیل) ۶۸/۶ اِذَا جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَیَّنُوْا جب کوئی فاسق تمسی کوئی خبر بیان کری اوسکی جانچ اور تحقیق کرلو اس آیت مین صدور گناہ کو سبب عدم قبول قول مخبر فرمایا ہے اسکی وجہ یا تو یہ ہی کہ فاسق پر احتمال جھوٹھ بولنے کا بھی ہے یا اینکہ بوجہ فسق کے محل اعتبار سے وہ شخص یا اوسکا کھنا ساقط ہے یا یہ کہ اوسکے قول کے سچ ہونیکا رجحان نہین ہی بلکہ صدق اور کذب دونو برابر ہین اچھا اب جو شخص معصوم نہین ہی ممکن ہی کہ وہ جھوٹ بولے اگرچہ عادل ہی کیون نہو فرق عادل اور فاسق مین اسیقدر ہی کہ عادل عمدا جھوٹ نہین بولتا مگر سہوا تو بول سکتا ہی اور یہ احتمال

کذب کا احتمال فاسق اور عادل دونو سے امکان قریب ہی اسلئے کہ قدرت جھوٹ بولنی کی دونوں مین ہے اور داعی جھوٹ بولنی کی شہوت نفسانی ہے دونوں مین موجود ہی اور جو چیز جھوٹ بولنے سے مانع ہی یعنی عصمت وہ فاسق اور عادل دونو مین پورے طور سے نہین ہی لھذا ممکن ہی کہ اوسکا قول قابل قبول نہ سمجھا جائے اور تحقیق طلب ہو اور اوسکے قول کی اطاعت بلا تحقیق سننے والے پر ضروری نہوئی۔ پھر جب سننے والے پر اوسکی اطاعت واجب نہی اور عدم اطاعت اوسکی جائز ٹھہری اور اطاعت اور عدم اطاعت مین اوسکو تردد ہوا اور خیال ہوا کہ شاید اس قول مین اسنے خدا کی حکم کے خلاف کیا ہو لھذا اوسکی اطاعت سے یہ شخص آمادہ نہوگا پھر وہ امام واجب الاطاعۃ نہ رہا پس امام کا معصوم ہونا واجب ہے۔

مین کھتا ہون آیت مقدسہ مین لفظ فاسق کے وارد ہے جسکا مطلب یہ ہی کہ اوسکا فسق ظاہر ہو جسکو متبین الفسق کہتے ہین اور عادل اور ثقہ کو یہ آیت شامل نہین ہی مگر چونکہ عادل اور ثقہ کی قول پر یقین صدق نہین ہوتا ہان گمان صدق ضرور ہوتا ہے اور نبوت نبی اور امامت امام کی تسلیم کرنے مین یقین درکار ہی لھذا جناب علامہ رح نی شاید اس دلیل مین فاسق کو معنی عام مراد لیا ہے اسلئے کہ فاسق کی دو قسمین ہین ایک تو جسکا فسق ظاہر ہو دوسرا فاسق لنفسہ جسکا فسق ظاہر نہو اور بظاہر ثقہ اور عادل ہو پس احکام فرعیہ مین اوسکا قول بلا تحقیق مانا جاتا ہے یعنے ظن پر عمل کرنا جائز ہے اور نبوت اور امامت کی تصدیق کرنے مین بلکہ جملہ اصول خمسہ مین ظن پر عمل کرنا جائز نہین ہے اور اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ مین داخل ہی اسوجہ سے یہ آیت بھی دلیل عصمت امام پر ہوگی۔

(بیاسویں دلیل) ۳۶ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تم اے محمد صلعم ضرور مرسلین میں سے ہو
کہ صراط مستقیم پر چلتے ہو۔ ہمارے نبی کے معصوم ہونے پر یہ آیت ضرور دلالت کرتی ہے اسلیے کہ صراط مستقیم پر ہونے سے یہی مراد ہے
کہ آپ کسی قول اور فعل میں خطا راہ صواب سے نہیں گئے ورنہ استقامت سے خارج ہو جائیں کسیوقت خاص میں جب
خطا کاری پر ہوں پھر جب ہمیشہ راہ راست پر ثابت رہے صراط مستقیم سے جدا نہوے اور اسیکا نام عصمت ہے۔
ایضاً اس آیت میں امت کی ترغیب ہے اونکی اطاعت واجب کی اور امت کو خدا آگاہ کرتا ہے کہ تمہارے
نبی صراط مستقیم پر ہیں تم اونکی پیروی کرو صراط مستقیم پر جبتک وہ اسی اوپر رہیں پھر چونکہ نبوت اونکی ہر وقت
ہے اور صراط مستقیم پر ہیں وہ ہر وقت میں تو اونکی پیروی بھی ہر وقت واجب ہے۔
اب اوس نبی کا قائم مقام اور خلیفہ وہ بھی ہمکو اوسی راہ (صراط مستقیم) پر بلاتا ہے اور بلا ہمیں خطا کاری نہیں کرتا ہے
اسلیے کہ اگر خطا کا احتمال ہے وہ قائم مقام نبی کا کیونکر ہو سکتا ہے لہذا اوسکا بھی معصوم ہونا واجب ہے۔
میں کہتا ہوں اس دلیل کا ثبوت محتاج دلائل مذکورۂ بالا ہے جس سے ہمنے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نبی اور امام میں
فرق اسیقدر ہے کہ نبی صاحب شریعت ہے اور امام حافظ اوسی شریعت کا۔
(تیراسویں دلیل) ۴ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ خدا کی اطاعت کرو
اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو جسطرح خدا کی اطاعت میں یقین نجات ہے گا اوسیطرح رسول اور اولی الامر کی
اطاعت بھی بالیقین وسیلہ نجات ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ نبی اور امام کی اطاعت اوسیوقت ذریعہ نجات ہوگی
جبکہ نبی اور امام معصوم ہوں اور اونکی قول میں شبہہ خطا کاری کا نہو اور نبی تو ضرور معصوم ہے اور اولی الامر کی

اطاعت خدا نے مثل اطاعت نبی کے فرمادی ہے لہذا اوسکا معصوم ہونا بھی ضروری ہے اسلئے کہ جسطرح نبی کی اطاعت
خدا کی طاعت ہے اوسیطرح اولی الامر کی اطاعت مثل اطاعت نبی کی ہوکر خدا کی طاعت ہے یہانتک تو میری تقریر اس
دلیل کی تھی اب منطقی طور سے تقریر مندرج المتن یہ ہے۔ امام کی دعوت اور اسکے اوامر اور نواہی مفید یقین کے
ہین اور غیر معصوم کی دعوت مفید یقین کے نہین ہے لہذا غیر معصوم امام نہین ہوسکتا امام کی دعوت کا یقینی ہونا
اسوجہ سے ہے کہ اونکی دعوت مثل دعوت خدا کے ہے جو مفید یقین کی ہے اسلئے کہ امام کی اطاعت کو خدا نے
مثل اپنی اطاعت کے فرمایا ہے پھر اطاعت رسول اور اولی الامر کی مثل خدا کی طاعت کے ہے اور جسکی اطاعت
مثل اطاعت خدا اور رسول کی ہے اوسکی دعوت بھی مثل دعوت خدا اور رسول کی ہوگی جو مفید یقین کے
ہے اور غیر معصوم کی دعوت مشکوک ہے اسلئے کہ خطا کرنی اوس سے جائز ہے اور خطا کرنے سے نقیض کا
احتمال ہے یعنی خلاف حکم خدا غیر معصوم سے ہوسکتا ہے لہذا اوسکی دعوت یقینی نہیں وہو المطلوب۔
مین کہتا ہون غیر معصوم کا جائز الخطا ہونا اگرچہ اوس سے یہ ضرور نہین ہے کہ وہ خطا کرے ہی مگر یقین
خطا نکرنے اور یقین خطا کرنیکا دونو اوسکی دعوت مین نہین ہین اور مطلوب ہدایت مین یقین عدم خطا
کا ہے لہذا غیر معصوم کی دعوت پر اطمینان نہونے سے واجب الاتباع نہوگا اور امام واجب الاتباع ہے۔
(چوراسوین دلیل) ۸۴ قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللهُ کہدو اے رسول
امت سے اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمکو دوست رکھیگا۔ اس آیت سے
لازم آتا ہے کہ جو شخص نبی کی پیروی نکریگا نہ وہ خدا کو دوست رکھتا ہے ورنہ خدا اوسکو دوست رکھتا ہے

مراد یہ ہے کہ نہ وہ شخص خدا کا مطیع ہے اور نہ خدا ثواب عطا کریگا اور پیروی کرنی نبی کی جب ہی ثابت ہوگی کہ آپکے جملہ افعال اور اقوال مین پیروی کیجائے سوائے اوس امر کے جسمین نبی نے ارشاد کردیا ہے کہ اسمین میری پیروی نکرو (خصائص احکام جو ہمارے لیے خاص تھے) پھر ایسی پیروی تو اوسیوقت ہوسکتی ہے کہ نبی کو جملہ احکام کا علم یقینی حاصل ہو کہ یہ سب افعال و اقوال صواب پر ہین اور اسکا یقین جب ہوگا کہ نبی معصوم ہو۔ اب اس سے تو نبی کی عصمت ثابت ہوئی۔ اب نبی کے احکام کا ہمسے کہنے والا (امام) اوسکے قول کا بھی یقین ہونا ضرور ہے لہذا اوسکا معصوم ہونا بھی واجب ہے وہو المطلوب۔

مین کہتا ہون یہ آیت دلیل (۲۵) مین گذرچکی ہے مگر یہ تقریر جداگانہ ہے لہذا مکرر نہین ہے۔

(پچاسیوین دلیل) ۴۶/۷ ابلیس کی متابعت کو امام معصوم باطل کرتا ہے اور اوسکی پیروی کرنیسے ضرور باز رکھتا ہے اور غیر معصوم ممکن ہے کبھی ایسا نکرے اور کبھی کرے اب نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم امام نہین ہوسکتا۔

(چھیاسیوین دلیل) ۵/۷ امام ہادی ہے ایسا ہادی جسکی پیروی واجب ہے اور جو ہادی ہے وہ محتاج دوسرے ہادی کا نہین ہوسکتا ہے لہذا امام وہی ہے جو محتاج کسی ہادی کا نہو۔ امام کا ہادی ہونا یہ تو کھلی ہوئی بات ہے اور اوسکی تعریف ہی یہی ہے کہ ہادی ہو۔ اب یہی یہ بات کہ ہادی وہی ہے جو محتاج کسی ہادی کا نہو اسکو خدا نے خود فرمادیا ہے۔ اَفَمَن یَّهدِی اِلَی الحَقِّ اَحَقُّ اَن یُّتَّبَعَ اَمَّن لَّا یَهِدِّی جو شخص دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہے اوسکی پیروی کرنی درست نہین ہے۔ او خویشتن گمست کرا رہبری کند

مین کہتا ہون ہادی اور پیشوا اور واجب الاتباع تو وہی شخص ہی جو ہر امر مین ہادی ہو ورنہ دو باتو نمین

ہم تمہارے ہادی اور دو باتو نمین تم ہمارے ہادی ہم بھی پیشوا اور تم بھی پیشوا یہ امام کی شان نہین ہے

اسلئے کہ جن دو باتو نمین تم ہمارے ہادی ہوگی او نمین ہم خطا کار ہین اگر تم ہدایت نکرو اور جب ا نمین

خطا کار ہین تو پہر اور باتو نمین خطا کاری کیونکر بری سمجہی جائینگی لہذا ہادی وہی ہی جو کہ جملہ امور مین محتاج

کسیکی ہدایت کا نہو فرا دامت ہو۔

(ستائیسوین دلیل) اِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ تم اے رسول منذر (ڈرانیوالا)

ہو اور + ہر ایک قوم کیواسطے ایک ہادی ہی۔ اس آیت مین بروایت فریقین جناب امیرؑ کو ہادی ہمارے

رسول نے فرمایا ہے کہ یا علی مین منذر ہون اور تم ہادی ہو اگر یہ تفسیر صحیح مانی جائے پہر تو ظاہر ہی کہ امام ہادی

ضرور ہی ورنہ نیابت نبی ہی نہی خلیفہ یا امام ہادی ضرور ہے بہر حال دو نو طرحسے اب ہم لکھتے ہین کہ امام اگر

ہادی ہی تو ہدایت قول اور فعل اور اعتقاد تینون باتو نمین ہوتی ہی اور بدون چار چیز دیکھے ہدایت پوری

نہین ہوسکتی (۱) ہادی جمیع اون احکام کا عالم ہو جنکو نبی خدا کیطرفسے لائے ہین اور ہر ایک حکم خدا کو بر وقت

مین جو مکلفین پر حادث ہو اوسکو جانتا ہو اور جانتا بھی یقین کی طور سے ہو ورنہ ظن کافی نہین ہے اِنَّ الظَّنَّ

لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا یہ بھی ضرور ہی کہ ہدایت کا کام بدون علم یقینی کی پورا ہو نہین سکتا اور یہ بھی ضرور ہے

کہ ہادی کو جملہ اعتقادات برہانی ہون جنپر یقین کا دار مدار ہے (۲) یہ ہی کہ ہادی خود بھی تمام اوامر و نواہی

رسول کی بجا آوری مین پورا ہو کوئی حکم احکام الہی کا اوس سے چھوٹ نرہے سہواً نہ تاویلاً ورنہ ہدایت

مطلقہ اوس ہادی کی پوری ہوگی (۳) ہادی جمیع اقوال اور جمیع افعال اور احکام مین ٹھیک صواب پر ہو۔
(۴) یہ کہ ہر ایک آدمی جسکو اس ہادی کی پیروی کرنی واجب ہے اوسے ہی اس ہادی کے ایسے صفات پر ہونیکا
یقین کامل ہو اور برہان اور دلیل کامل سے ہو اور ایسا یقین ہو جسکا فائدہ پورا ہوتا ہے یعنی اوس تابع کو
جو کچھ یہ ہادی حکم دیوے اور جس امر سے منع کرے سب مین ہادی کی پیروی بدل و جان منظور رہے اور کبھی کسی حکم
مین اپنی ہادی کی اسکو شک اور تردد نہو خصوصا ایسے احکام مین جنکی بنا پوری احتیاط پر ہے مثلا جہاد کرنا
اور بندگان خدا کو قتل کرنا لوٹنا مارنا کہ یہہ بہت احتیاط کا کام ہے ایسے احکام مین کبھی مکلف کو کبھی شبہہ واقع ہو
کہ ہمارے ہادی نے بیجا حکم دیا ہے۔ یا اینکہ ہادی مکلف کو حکم دے کہ تم اپنے آپکو ہلاک کر دو۔ تو باوجودیکہ قرآن
کھتا ہے لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ اپنے ہاتھون آپکو ہلاکت مین نڈالو مگر پیرو امام کا یہی سمجھے کہ مجھے مرجانا
اور اپنے ہاتھون آپکو ہلاکت مین ڈالنا ہی واجب ہے (جیسے انصار امام حسین ع) اسلئے کہ اگر پیرو امام برحق کو یقین
اپنے شہید ہونیکا امام کے حکم سے نہوگا کبھی اپنا قتل ہو جانا گوارا نکریگا۔ ایسیطرح اور باقی احکام کہ سب مین
پیرو کو اپنے امام کی اطاعت بلا عذر و تکرار کرنے ضروری معلوم ہوتب جاکر ہدایت پوری ہوگی۔
اب یہ تین باتین جو اوپر گذرین بدون امام کی عصمت کے پوری نہین ہو سکتی ہین اور چوتھی بات کیواسطے عصمت کا
واجب ہونا ضرور ہے اور نہایت ضرور ہے۔ مین کہتا ہون کہ تینون امور مذکورہ بالا مین بھی اگرچہ
عصمت کا ہونا بہتر ہے مگر ممکن ہے کوئی آدمی ثقہ اور عادل ایسا ہو کہ علم اوسکا بھی اور عمل اوسکا بھی
تمام عمر ٹھیک رہے اور کبھی کوئی حکم دینے مین خطا اوس سے نہوئی ہو۔ مگر چوتھی بات جو متعلق جہاد اور

اہلاک نفوس کی ہی یہ نہایت احتیاطی کام ہی ہمین تو معصوم کی حکم پر عمل کرنا عقل صحیح سی مطابق ہی ورنہ بڑی خرابی پیدا ہوگی چنانچہ اجتہادات خلفای غیر معصومین مین تجربہ ہو چکا کہ آجتک اہل اسلام سی مخالفین کے سوالات کا جواب نہین ہو سکتا۔

(اٹھاسیوین دلیل) ۶۴ اِتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ پیروی کرو اوس ہادی کی جو اپنی ہدایت کرنیکا کوئی اجر و معاوضہ تم سی طلب نکرے اور اون ہادیونکا حال یہ ہی کہ خود ہدایت یافتہ خدا کی تعلیم سی ہین۔ مراد یہ ہی کہ تمہارے ہدایت کی محتاج نہین ہین بلکہ خدا کے پڑھائی ہوے ہین۔ اب مین لکھتا ہون جس شخص کی پیروی ہمیشہ واجب ہی یہ صفت مندرجہ آیت بھی اوسمین ہمیشہ ہوگی اور امام کی پیروی ہمیشہ واجب ہی جیسا کہ اوپر کی دلائل سی ہم ثابت کر چکے لہذا یہ صفت بھی ہمیشہ امام مین ہوگی اور معصوم سی مراد ہماری بھی یہ ہے کہ جمیع امور مین خدا سے ہدایت پا چکا ہو اور اوسکی جمیع افعال اور اقوال اور تقریرات سب کچھ تعلیم الٰہی سے بلاواسطہ یا بواسطہ نبی کے ہون لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

مین کہتا ہون اس مقام پر اتنا لکھدینا مجھے اور بھی ضرور ہی کہ ہمارے نبی کو جو حکم خدا ہوا قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ اجر رسالت مین محبت اہلبیت اپنی بحکم خدا طلب کی اس طلب اجر مین ہمارے نبی اوس گروہ انبیا سی خارج نہوے جنکی نسبت خدا نی فرمایا ہے کہ جو تمسی اجر ہدایت نہ طلب کرے اوسکی پیروی کرو اسلئے کہ یہ اجر مودت قربیٰ طلب کرنا اپنے ذاتی نفع کی نظر سی نہین ہی بلکہ امت کی نفع کی غرض سے ہے اسلئے کہ محبت اہلبیت سے مراد اونکی اطاعت اور اونکی پیروی اور اونکو اپنا ہادی اور

اور اپنا امام سمجھنا جیسا کہ حدیث ثقلین مین صاف ارشاد کر دیا ہے اب مطلب ہوا کہ مین اجر رسالت یہی طلب کرتا ہون کہ تم میرے اور خدا کے احکام کو میری اہلبیت سے اخذ کرو تاکہ پوری ہدایت تمکو ہو اور گمراہی سے بچو اب دیکھو کہ یہ طلبگاری اجر کی ہمارے نبی نے اپنے ذاتی نفع کیواسطے نہین فرمائی بلکہ ہمارے ہی نفع کی غرض سے فرمائی ہے ۔ پھر اسکو طلب اجر کون کہہ سکتا ہے یہان تو غایت اور منتہا واحد ہو گیا اور یہ اعلی درجہ کی ہدایت ہے جو کسی نبی سے نہین ہوئی ۔

(نواسیوین دلیل) یہ ہے امام کی عصمت ممکن ہے اور مقاسد سے خالی ہے اور پورے مصالح پر شامل ہے اور مکلفین کے فوائد دینی اور دنیوی سب اوسی سے وابستہ ہین اور اونکی اصلاح حال کا پورا ذریعہ ہے اور ممکن پر خدا قادر ہے اور اوسکی خاص توجہ اسی پر ہے کہ ہماری ہر طرحکی بہبودی ہوتی رہے پھر اب امام معصوم کے تقرر سے کون چیز مانع ہے اسلئے کہ قدرت بھی خدا کی ثابت ہوئی اور ضرورت تقرر معصوم کی بھی ثابت ہے اور کوئی شے روکنے والی بھی نہین ہے لہذا وجود معصوم ضرور ہوا ۔

(دلیل نوے) یہ ہے کہ امام سے خطا صادر ہونیکو محال لازم آتا ہے اور جس چیز سے محال لازم آئے وہ بھی محال ہے لهذا امام کا خطاکار ہونا محال بھی ہے ۔ پس امام وہی ہے جو معصوم ہو ۔ امام سے خطا کا صادر ہونا مستلزم محال کیون ہے اسلئے کہ امام وہی ہے جسکو خدا کی ہدایت ہمیشہ ہو جیسا کہ دلیل مین گذرا اور امام کی پیروی آیہ اولی الامر سے ہمیشہ واجب ہے اب ہر وقت صدور خطا کے اگر اوسکی پیروی واجب ہو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے اور یہی محال ہے جو امام کے غیر معصوم ہونیسے ہوا اسلئے کہ وقت واحد مین

شخص واحد پر امام کی پیروی واجب بھی ہو اور حرام بھی ہو اور یہی اجتماع نقیضین محال ہے لهذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے (دلیل اکانوے) ۷۳ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ الی قولہ مِن شَرِّ الوَسوَاسِ الخَنَّاسِ - اس آیت مین وسوسہ خناس سے پناہ مانگنے کا ہمیشہ خدا نے حکم دیا اور ظاہر ہے جس چیز سے پناہ مانگنے کو خدا حکم دیگا وہ شر اور فساد پر شامل ہو گی اور اوسکے کرنے سے خدا ہمیشہ منع کرتا ہے اور امام کی پیروی کرنیکو خدا ہمیشہ واجب کرتا ہے اور جس چیز کو خدا ہمیشہ واجب کرتا ہے وہ ہمیشہ خیر اور اچھی ہو گی - اب فرض کرو کہ امام نے براہ خطا کسی امر کا حکم دیا اب وہی فعل بوجہ خطا ہونیکے یعنی بوجہ وسوسہ شیطانی کے قابل پناہ مانگنے کے ہے اور بوجہ حکم امام ہونیکے واجب الاتباع ہے اب فرمائیے ہم کیا کرین نہ کرتے بنتا ہے اور نہ چھوڑتے بنتا ہے یہ خرابی اسیوجہ سے ہوئی کہ امام معصوم نہ تھا لهذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے -

(بانوین دلیل) ۹۸/۲ وَلٰکِن لِیَطمَئِنَّ قَلبِی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول کہ احیاء اموات کی درخواست کی درخواست اطمینان قلب کی غرض سے کرتا ہون اور مراد اس سے یہ نہین کہ میرا قلب مطمئن نہین ہے بلکہ جنکی ہدایت کرنی ہے اونکا قلب مطمئن ہو جسے میرا قلب اونکے اطمینان کے بغیر مطمئن ہو جائیگا - اگرچہ مفسرین نے لکھا ہے کہ ضمیر متکلم بجا ضمیر غائب کے فرمائی ہے جیسے وَمَالِیَ لَا اَعبُدُ الَّذِی فَطَرَنِی مین وَمَا لَکُم لَا تَعبُدُونَ خیر اس آیت سے بخوبی ظاہر ہوا کہ اطمینان قلب امور دینیہ مین شرط ضروری ہے - اور اسمین کچھ شک نہین کہ امامت بھی امور دینیہ کلیہ سے ہے اسلئے کہ مکلف امام کے حکم سے خود مقتول ہوتا ہے اور دوسرے کو قتل کرتا ہے لوٹ مار جہاد و شرعیہ بجا لاتا ہے اور سب عبادات اور تصحیح معاملات سب کچھ امام ہی کے حکم سے کرتا ہے

لهذا امام پر اطمینان قلبی کا ہونا نہایت ضروری ہے ایضاً امامت نبوت کی نیابت ہے امر مین ہر بات میں
اطمینان قلب کو واجب کرتا ہی اور اطمینان قلب بدون امام کے معصوم ہونیکے ہرگز نہیں ہو سکتا لهذا امام کا معصوم ہونا
واجب ہے (**ترانوین دلیل**) ۱/۳ امام ہمیشہ مرشد ہی یعنی راہ راست کا دکھلانیوالا اور غیر معصوم ہمیشہ
مرشد نہین ہے بلکہ بعض وقت براہ خطا راہ راست سے جدا ہو جاتا ہے لهذا غیر معصوم امام نہو گا۔

واضح ہو ساتوان سکڑا اصل کتاب کا یہانتک ختم ہوا اور ہمنے کل تیرہ دلائل اس سکڑے کے لئے تحریر کرنے سے باقی
اور چوتھی حصہ کیواسطی چھوڑ دیا ہے حالانکہ نہایت عمدہ دلائل ہین مگر عام فہم نہین ہین انشاء اللہ اونکو نہایت
شرح اور بسط سے لکھین گے۔

(**چورانوین دلیل**) ۶/۸ فَاِنْ زَلَلْتُم مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ پھر اگر تمکو لغزش ہو بعد اسکے کہ بینات بھی تمہارے پاس آچکے تو جان لو کہ خدا عزیز اور حکیم ہے بینات
سے مراد وہی دلائل ہین جو کھلے ہوئے اور واضح ہون جنکو سب سمجھتے ہون اور جنپر عمل کرنے مین کسیطرح کا شبہہ در پیش نہو
اور پھر فرمایا کہ خدا اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اب دیکھو کہ بینات کی متابعت تو واجب ہے
اور رسول اور امام کی بھی اطاعت واجب ہے اب یا تو رسول اور امام بینات مین داخل ہین یا بینات سے رسول اور
امام جدا ہین مگر پیروی اور متابعت سبکی واجب ہے۔ اجماع کل اہل اسلام کا ہے کہ رسول اور امام بینات مین داخل
ہین تو رسول اور امام دونوکو ایسا ہونا ضرور ہے کہ اونکی نسبت کسی قسم کا شبہہ خلاف مرضی خدا کا نہو سکے
بلکہ جو کچھ وہ کہدین اوسکو صحیح ہونیکا یقین ہو اور اسیکا نام عصمت ہے لهذا نبی اور امام دونو معصوم ہین

(پچانویں دلیل) ۲۴/۸ بیشک یہ امر صحیح ہے کہ جو مفسدہ و فتنہ عام امت کی خطاکاری سے پیدا ہوتا ہے
اوسکا ضرر اکثر تو اوسی شخص خاص تک پہنچتا ہے اور کبھی وہ ضرر متعدی ہو کر دوسرونکو بھی پہنچتا ہے
لیکن وہ فساد جو امام کی خطاکاری سے بیان احکام حلال و حرام اور اجراے حدود و قصاص مین پہنچتا ہے
وہ ضرر عام و فساد کلی ہے۔ اب دیکھو کہ احکام شریعت سے غرض یہی ہے کہ امت کی مفاسد جزئیہ دفع ہون
اور امام معصوم کے مقرر کرنے سے غرض یہ ہے کہ دونو قسم کے فساد برطرف ہون۔ پھر حکیم برحق کی شان کے
مناسب ہے کہ فساد جزئی کے برطرف کرنے مین اسقدر اہتمام کرے اور فساد کلی اور عظیم یعنی نصب امام خطاکار کو روا رکھے
جسکی وجہ سے فساد عظیم برپا ہونیکا پورا خدشہ ہے پھر چونکہ جو امام معصوم نہو اوسکو خطاکاری سے بچانیوالا اوسکا
معصوم درکار ہے اور وہ بھی خطاکار ہے اب تیسرا اور چوتھا لہذا واجب ہے کہ امام معصوم ہی کو مقرر کرے

(چھیانویں دلیل) ۲۵/۸ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ راہ راست کی ہدایت کرتا ہے مراد یہ ہے
خدا ارادہ کرتا ہے کہ اپنے امر و نہی مین ہمیشہ راہ راست کی ہدایت کرے اور جو شخص معصوم نہیں ہے
اوسکی بابت یہ ممکن نہیں کہ ہمیشہ راہ راست کی ہدایت کرے۔ پھر جسطرح یہ صفت نبی مین بھی ہر زمانہ مین لازم ہے
ویسے ہی اسطرح لازم ہے کہ ہر زمانہ مین کوئی ایسا ہادی غیر نبی ہو جو ہمیشہ راہ راست کی ہدایت کرے اور وہی امام معصوم ہے۔

دفع شبہہ اگر کوئی یہ کہے کہ نبی کے ذریعہ سے خدا کی ہدایت پوری ہو چکی اور دین کامل ہو چکا اب ہر زمانہ
مین ایسے ہادی کی کیا ضرورت ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ہر زمانہ کی ضرورت کو حدیث ثقلین نے ظاہر کردیا
اور عقلی دلیل وجوب وجود حجت کی بحث امامت مین موجود ہے اوسکو پڑھو۔

(ستانوین دلیل) ۴۸ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً مین زمین پر اپنا خلیفہ بنانیوالا ہون
خلیفہ کا مقرر کرنا خلقت سے پہلے خدا نے شروع فرمایا جس سے ثابت ہوا اور ظاہر ہوا کہ خدا کے احکام کے پہنچانیوالے
نبی اور نائبان نبی کو قبل اون لوگون کے خدا نے تجویز کرلیا جنکو تکلیف حرام و حلال کی ہوگی لہذا
وجود انبیا اور اوصیا کا ہمارے وجود سے مقدم ہوا اور یہ تقدم ضرور دلیل ہے کہ وہ لوگ ہمسے علم اور
عمل مین افضل اور اقدم ہون اور یہ بات بدون اونکے معصوم ہونیکے نہیں ہوسکتی لہذا نبی و امام معصوم ہے

دفع شبہہ

یہ آیت اوسی خلیفہ کی نسبت وارد ہے جو نبی بھی ہو جیسے حضرت آدم و حضرت داؤد علیہما السلام کہ یہ دونو
خلیفہ خدا تھے خلیفہ نبی نہ تھے پھر یہ آیت خلیفہ نبی کے معصوم ہونے پر کب دلیل ہوسکتی ہے۔
اسکا جواب یہی ہے کہ نبی اور خلیفہ نبی مین ضرورت معصوم ہونیکی واحد ہے اور جب ہمنے حصہ اول مین ثابت
کردیا کہ خلیفہ نبی وہی ہے جسکو خدا نے خلیفہ بنایا اب وہ تو خلیفہ اس آیت کی مصداق ہوگا کہ خدا نے جسکو
بنایا ہے لہذا یہ شبہہ ساقط ہوگیا۔

یہ تو جواب عقلی ہے بطور جدل کے یعنی برہان جدلی ہے اب ایک حدیث بھی سمجھ مین آئی اوسکو بھی سن لیجیے
ایکروز جناب امیر علیہ السلام اپنے اصحاب خاص مین بیٹھے تھے کہ ایک صاحب نے آکر آپ پر سلام یون کیا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَابِعَ الْخُلَفَاءِ سلام ہو تمپر اے چوتھے خلیفہ۔ حضرت نے جواب سلام دیا مگر اصحاب
کو ناگوار ہوا اوسکے بعد چند مسائل اون صاحب نے حضرت سے پوچھے اور رخصت ہوئے جب چلے گئے جناب امیر

نے اصحاب سے پوچھا کہ تم جانتے ہو یہ کون تھے اصحاب نے عرض کی ہم نہین جانتے یہ کون گستاخی کرنیوالے
تھے آپنے فرمایا یہ میرے بھائی خضر علیہ السلام تھے جو کہ چند مسائل پوچھنے آئے تھے اور انکی مراد چوتھے خلیفہ سے
یہ ہے کہ پہلے خلیفہ حضرت آدم دوسرے خلیفہ حضرت داؤد تیسرے حضرت ہارون اور چوتھا مین مگر مین
نبی نہین ہون) ہماری شیعونکی آسانی کی غرض سے یہ تمکو تعلیم کیجاتی ہے کہ اگر کسی مقام پر تمکو ضرورت
ہو کہ مجھے چوتھا خلیفہ لکھو تو اسی تاویل سے لکھنا جس تاویل سے خضر علیہ السلام نے لکھا ہے۔ اس حدیث سے بھی ہمارا مطلب
درست اور صحیح ہو گیا کہ خلیفہ نبی مقرر کردہ خدا ضرور ہے الحمد للہ۔

(اٹھانویں دلیل) ۹۸ جب خدای حکیم نے خلق کو پیدا کیا اور اونکو اپنے احکام کی بجا آوری
کی تکلیف دی اور پھر اونکو بروز حشر زندہ کرنے جزا اور سزای اعمال دینے کا وعدہ فرمایا اب اگر ایسا ہادی
اور راہنما مقرر نکرے جسکے قول کا پورا یقین ہو تو غرض الٰہی کے خلاف ہوگا اور غرض الٰہی کا فوت
ہونا محال ہے لہذا تقرر امام معصوم واجب ہے مثل تقرر نبی معصوم کے بلا فرق۔

(ننانویں دلیل) ۹۹ امامت غیر معصوم کی مستلزم خوف کی ہے امت پر اور خوف یہی ہے کہ جب
وہ خطا کریگا اوسکے حکم کی تعمیل مین امت گرفتار معصیت ہوگی۔ پھر چونکہ خوف کا دفع کرنا واجب ہے
لہذا غیر معصوم کو امام نہ بنانا بھی واجب ہوا کہ اگر غیر معصوم امام ہوا اجتماع نقیضین ہو جائیگا اسلئے
کہ تقرر امام تو واجب ہے اور دفع خوف بھی واجب ہم اب ہی غیر معصوم کو تقرر مین اسکا تقرر اور عدم
تقرر دونو واجب ہو گئے اور یہی مراد اجتماع نقیضین سے ہے فقط۔

ایک سو ۴۴ین دلیل ۴۴/۸ امت پر امام کی پیروی ہمیشہ ہر حکم مین واجب ہے (بجز اون وقتون کے جنکو امام خود مستثنی کر دے) اور کسی شخص کو خلاف حکم امام کے کچھ کرنا جائز نہین ہے پس جو شخص ہمیشہ واجب الاتباع ہے اوسکو تمام امت سے افضل ہونا بھی ہمیشہ واجب ہے (اسلیے کہ مساوی اور کم رتبہ کی پیروی برا عقل جائز نہین) اب ضرور ہے کہ امام معصوم ہو اور اگر معصوم نہو گا کسیوقت اوسکی نافرمانی بھی جائز ہو گی اور دوسرے شخص کی اطاعت اوسوقت واجب ہو گی (اوسوقت وہ دوسرا شخص امام واجب الاتباع ہوگا) لھذا وہ دوسرا شخص اوسوقت امام سے افضل ہوگا اب امام ہمیشہ امام نرہا یہ خلاف مفروض ہے۔ مین لکھتا ہون ہمارے ترجمہ کا پہلا سیکڑا یہانپر تمام ہوا اور ہمکو نہایت افسوس ہے کہ ایسی ایسی دلیلین چھوٹ گئین فقط بنظر اسی پابندی کے کہ عام فہم یہ حصہ ہو مگر اہل علم ناظرین ہمسے ضرور کبیدہ خاطر ہونگے مگر ہم کیا کرین ۔ درگلوم سنت پیغمبر است ۔ ہمارے پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدرِ عُقُولِهِم ۔ اب ہم دوسرے سیکڑے کا ترجمہ کا شروع کرکے خدا سے امیدوار ہین کہ اوسے بھی پورا کر دے بحق محمد و آلہ الطیبین ۔

پہلی دلیل دوسرے سیکڑے کی ۲۶/۸ امام خلیفہ نبی کا ہے قائم مقام نبی کا اور نبی کو خدا نے بشیر و نذیر کا خطاب دیا کہ بہشت کی بشارت دیتا ہے اور عذاب دوزخ سے ڈراتا ہے لھذا امام بھی بشیر و نذیر ہے اور دونو باتین جبھی پوری ہونگی جب امام کا قول صحیح اور درست ہو مثل قول نبی کے جو بدون عصمت کے ہو نہین سکتا ۔

دوسری دلیل دوسرے سیکڑے کی ۴۷/۸ ہے امام حجت خدا زمین پر ہے کہ تمام موجود اُسکا سوا اُنکے سب پر حجت ہے

اور ہر زمانہ مین ہر جگہہ ہر حکم مین احکام شرع کی ترویج کرے لھذا محال ہو کہ امام کسی بات مین خطا کرے

کیونکہ اُس وقت اور کوئی دوسرا آدمی امام کے سوا اوسی حکم مین صواب پر ہو ورنہ خطا کار غیر معصوم اوس وقت

معصوم کی خطا پکڑنیوالا ہوگا یعنی جو شخص خطا کار ہے وہ ہمیشہ صواب پر رہنیوالے کی خطا کو ظاہر کریگا اور یہ محال ہے

لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے اور یہی مطلوب ہے۔ اس دلیل کو ہم حصہ سیوم مین پہر لکھینگے۔

تیسری دلیل دوسرے سیکڑے کی ۴۸/۸ امام خلیفہ خدا ہے زمین پر (دیکھو دلیل ۴۷)

اور جو خلیفہ ہو اوسکے مقرر کرنیسے خدا کو منظور یہ ہے کہ ہر امر مین حکم حق جاری کرے یعنی ہر واقعہ مین اوسکا

حکم صحیح ہو اور ہر فعل اوسکا درست ہو اور باطل سے ہمیشہ پرہیز کرتا ہے احکام الٰہی کو بخوبی جانتا ہو

چوتھی دلیل دوسرے سیکڑے کی ۴۹/۸ خدا کی گناہگاروں کو حدود جاری کرنے اور قصاص لینے سے ڈرانا ہے

اور یہ خوف دلانا محض ڈرانا نہین ہے بلکہ اسکا واقع کرنا بھی مطلوب ہے اور یہ تو اچھا اور بہتر ہے اسلیے کہ

نظام عالم کی بقا بدون خوف اور رجا کے محال ہے خود فرماتا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ پہر جب گناہگاروں پر

حد جاری ہونی ضروری ہے تو کوئی حاکم بھی مقرر کرنا ضرور ہے پہر وہ حاکم اگر وہ بھی گناہ کرے اوسپر بھی

حد جاری ہوگی اب اوسکا رتبہ کا رعب داب رعایا پر کیا رہ سکتا ہے بلکہ ذلیل اور سبکی نظر و نگاہ مین حقیر ہوجاتا ہے

اور اگر گناہ بھی کرے تو احتمال اسکا ضرور ہے کبھی نہ کبھی ضرور کریگا۔ پہر اوسکا رعب داب وہی حاکم کا ہو جو معصوم ہو

اور گناہ کرنیکا اوسپر کبھی شبہہ بھی نہو اور نہ سزا دینے کے احکام جاری کرنے مین خطا کا احتمال اوسپر ہے لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے

(پانچوین دلیل دوسرے سکیڑے کی) نمبر۵ خلیفہ نبی قائم مقام نبی کے ہے جملہ خدمات متعلقۂ نبی کے بجا لاوے
مین اور نبی کو خدا نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ جاہلان امت کو تعلیم کرین اور حکمت کے امور انکو بتلاوین
اور انکو افعال بد سے باز رکھین دیکھو خدا فرماتا ہے هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ الآیہ اس آیت
مین تزکیہ کے لفظ سے مراد یہ نہین کہ بعض گناہون سے امت کو بچائے بلکہ جملہ اقسام کے گناہ دور کرے۔ پھر اگر خود وہ نبی یا
قائم مقام نبی کا جملہ گناہون سے پاک نہوگا دوسرونکو کیا خاک پاک کریگا۔ قاضی ار بادہ نوشند بر افشانند دست را
محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را۔

دفع شبہہ اگر کسیکو یہ شبہہ ہو کہ آجتک کسی نبی و امام سے ایسا کام پورا نہوا کہ امت کو جمیع گناہون سے
پاک کر دیتا اور اگر کر دیتا تو ساری امت معصوم ہو جاتی پھر نبی و امام کے تقرر سے فائدہ کیا ہوا جب امت
آلودہ گناہ باقی رہی اسکا جواب یہ ہے کہ نبی و امام کا کام یہ ہے کہ امت کو آلودہ گناہ ہونے سے کوشش کر کے
محفوظ رکھے اس کوشش مین جو وہی پورا ہوگا جو معصوم ہو پھر جب امام نے کوشش پوری کر دی اب ماننا
نہ ماننا یہ ہمارا کام ہے نہ خدا نے ہمکو مجبور کیا ہے اور نہ امام مجبور کر سکتا ہے اِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ نبی اور
امام پر حکم خدا کا پہنچا دینا واجب ہے بس مانو نہ مانو اسکا تمہین اختیار ہے۔ یہ ابھی بری ہم انکو سمجھا جائینگے

چھٹی دلیل سکیڑے دوم کی نمبر۵ امام قائم مقام نبی کے ہے اسکو ضرور ہے کوئی بات خدا کیطرف
نسبت دیکر سواے سچ کے غلط نکہے اسلئے کہ خدا نے ہمارے نبی کو حکم دیا ہے وہ کہین حَقِیْقٌ عَلٰٓی اَنْ لَّآ
اَقُوْلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ سزاوار ہے مجھپر کہ خدا کیطرف نسبت دیکر بجز سچ بات کے اور کچھ نہ کہون لہذا

امام پر بھی وہی واجب ہی جو نبی پر واجب ہی اور اسکا اطمینان ویسی امام سی ہکو ہوگا جو معصوم ہو کہ عمداً و سہواً

خدا پر افترا نکرے لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہی۔

ساتوین دلیل سیکڑا دو سیپارا ۵۹/۸ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ الآیة

اس آیت مین امور مشتبہہ ور مسئلہ کا رد کرنا رسول پر اور اولی الامر (امام) پر خدا نے واجب کیا ہی اور صاف کھدیا ہے

کہ جسطرح رسول انکو حل کریگا اوسیطرح امام بھی کریگا کچھہ فرق نہین ہی۔ پھر اگر رسول ور امام جائز الخطا

ہو تو امت کے دیگر اشخاص جائز الخطا کی برابر ہوجائے تخصیص سے

کیا فائدہ ہی اور کسی قسم کی ترجیح رسول ور امام کو افراد امت پر نہی لھذا رسول ور امام دونو کا معصوم ہونا

ہونا واجب ہی **مین کہتا ہون** جسطرح اطاعت رسول ور اولی الامر کی خدا نے یکسان فرمائی ہے او

طرح رد امور مشتبہہ ور انکا حل کرنا ہمین بھی رسول ور امام کو برابر کردیا ہے اب کیا شبہہ باقی رہا امام کی قائم مقامی

مین ور امام ور خلیفہ کی معصوم ہونے مین

آٹھوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۶۳/۸ امام کا ہادی ہونا ضرور ہی اور کوئی ہادی غاوی نہین ہوتا یہ بھی

ضرور ہی اب اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امام کبھی غاوی نہین ہوتا اب امام کا ہادی ہونا تو اس آیت سے ثابت ہی وَجَعَلْنَاهُمْ

اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ہمنے انکو امام بنایا کہ ہمارے حکم کی ہدایت کرتے ہین لھذا امام ہادی ضرور ہی۔

اب یہ بات کہ امام غاوی (مضل اور گمراہ کرنیوالا) نہین ہی اوسکا ثبوت خدا فرماتا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ

وَمَا غَوٰى تمہارا نبی نہ گمراہ ہوا نہ غاوی ہے پھر کو خاص نبی و پیغمبر و پیغمبر ہوگا ہان جو شخص نہ مرد غاوی ہو

تیری پیروی کریگا اوسپر تیرا تسلط ہوگا اب معلوم ہوا جو کوئی شیطان کی پیروی کرے وہ غاوی ہے۔ اسی آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بندگان الٰہی کی دو قسمین ہین ایک قسم تو غاوی کی جو تابع شیطان ہے اور دوسری قسم مخلصین کی جو پیروی شیطان کی نکرے چنانچہ اونکا ذکر دوسری آیت مین ہے شیطان کا قول خدا نقل کرتا ہے لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ سب بنی آدم کو مین اغوا کرونگا مگر تیرے بندہ جو مخلص ہین اونکو اغوا نکرونگا اب ثابت ہوگیا کہ امام مخلصین مین سے ہے پھر تو ضرور معصوم ہے کبھی پیروی شیطان کی نکرے گا۔

آٹھوان سیکڑا اصل کتاب کا یہانپر ختم ہوگیا اب نوین سیکڑے کو شروع کرتا ہون۔

نوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ١/٩ یَا بَنِیْ آدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیَاتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اے بنی آدم تمہارے پاس ہمارے رسول آئے ہین اور وہ تمہارے ہم جنس ہین ہماری آیات کو تمپر ظاہر کرتے ہین اب جو شخص اونکی ہدایت سے ہمسے ڈرے اور نیک عمل کرے اوسپر کسی قسم کا خوف نہوگا اور نہ اونکو کچھ حزن و ملال ہوگا اس آیت سے بخوبی ظاہر ہوا کہ ہر زمانہ مین ایسا ہادی ضرور ہے کہ آدمیونکو بچا اور سے احکام الٰہی کی ہدایت کرتا ہے اگر خلقت اوسکے حکم کی پیروی کریگی بیخوف عذاب الٰہی سے ہوگی اور جب اوس امام کی پیروی کرنیوالے عذاب الٰہی سے بیخوف ہین پھر وہ امام تو بالاولی اس صفت کے لائق ہوگا اسلئے کہ پورا تقوی اور پورا عمل خیر تو وسی سے ادا ہوگا۔ دوسرے معنی اس آیت کے جنکو جناب علامہ رح نے مراد لیا ہے یہ ہین کہ جو رسول یا امام آوے امت تقوی پر کاربند ہو کر اصلاح آیات کریگا

وہ بالکل عذاب خدا ہے خوف ہی ورکسیطرح کا حزن اندوہ وہی نہو گا اسلئے کہ خوف کی لفظ نکرہ ہے اور نفی کے بعد واقع ہوئی ہے مفید عموم کے ہے یعنی ہر طرح وہ ہاوی بیخوف ہیگا اور ہر طرح کی بیخوفی جب ہی ہوگی کہ وہ شخص کبھی کسی گناہ کا مرتکب ہوا ہو اور وہی معصوم ہے ۔ مین کہتا ہون اس آیت سے اثبات عصمت امام کی تین وجہ سے ہوئی ہے اول تو لفظ تقوی اسلئے کہ متقی تو اور بھی ہین مگر التقی یعنے بڑا متقی وہی ہے جو معصوم ہو چنانچہ آیہ اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللہِ اَتقٰکُم کو بعض مفسرین اہلسنت بھی کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کی شان مین نازل ہوئی ہے دوم اصلاح یہ کام خاص نبی اور امام کا ہے اور چونکہ ذکر رسولوں کا ہے یہ آیت خاص رسول اور امام سے متعلق ہے لھذا مراد اصلاح سے اصلاح امت یعنی ہدایت ہے تیسرے ہر طرح کی بیخوفی مقتضی اسکی ہے کہ اعلیٰ درجہ کا تقوی اور پوری پوری اصلاح جو کہ نبی اور امام کرتا ہے لھذا وہی اس عام قسم کی بیخوفی و بیحزنی کا مستحق ہے اور پہلا استحقاق وسیکو ہے بلکہ سوا معصوم کے عام طرح کی بیخوفی کسیکو نہین ہے اسلئے کہ جو غیر معصوم ہے اسکو کچھ کچھ خوف ضرور ہے چنانچہ فرمایا وَمَن یَعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَرَہٗ جسنے ذرہ برابر بھی کوئی فعل بد کیا ہے اوسکی سزا پائیگا دوسری جگہہ فرمایا یَومَ تَجِدُ کُلُّ نَفسٍ مَا عَمِلَت مِن خَیرٍ مُحضَرًا وَمَا عَمِلَت مِن سُوۡءٍ بروز قیامت عمل خیر اور عمل بد کرنیوالے دونو اپنی جزا اور سزا کو پائینگے یہ دونو آیات غیر معصوم کے حق مین وارد ہین لھذا عام طور کی بیخوفی خاص معصوم ہی ہے ۔

دلیل دسوین سیکڑے ایکسو دوسری ع آیت لنا ۲ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفسًا اِلَّا وُسعَھَا اُولٰٓئِکَ اَصحٰبُ الجَنَّۃِ ھُم فِیھَا خٰلِدُونَ جن لوگون نے ایمان لا کر نیک عمل کیا ہے ہم کسیکو تکلیف عمل کی اوسکی

برداشت سے زیادہ نہیں دیتے) وہی لوگ نیک عمل کرنیوالے بہشتی ہیں جو ہمیشہ بہشت میں رہینگے۔ امام کو خدا نے
انہیں لوگونکو نیک عمل کرنیکے واسطے مقرر فرمایا ہے لہذا وہ اعمال خیر ضرور ہے کہ امام خود بھی کرتا رہے اور جب یہ لفظ
الصَّالِحَات جمع ہے اور لام استغراق کا اسپر داخل ہے لہذا تمام صالحات مراد ہیں اور تمام نیک اعمال سوائے
معصوم اور کون کرسکتا ہے اور ایمان کامل اور تمام نیکوکاری ترک معاصی کو مستلزم ہے اور یہی صفت
معصوم کی ہے لہذا سب سے زیادہ مستحق اس آیت کا معصوم ہے میں کہتا ہوں یہ جملہ معترضہ جو اس
آیت میں جو وارد ہے کہ برداشت سے زیادہ ہم کسیکو تکلیف نہیں دیتے یہی جملہ صاف دلالت کرتا ہے کہ ایمان
مومنین اور بجا آوری اعمال خیر کے درجات مختلف ہیں جسکی جسقدر برداشت علم اور عمل کی ہے اوسیقدر اوسکو تکلیف
خدا کیطرف سے ہے۔ ایسے بھی بندہ ہیں جو ایمان کے اعلی درجہ پر اور نیکوکاری میں پورے ہوتے ہیں لہذا
سب سے زیادہ مصداق اس آیت کے وہی لوگ ہیں یعنی معصوم۔

گیارہوین دلیل دوسرے سپارہ کی ہے ۹ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ
لَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ حمد اوس خدا کو شایان ہے جسنے ہمکو ایسی ہی ہدایت
کی اور ہم کبھی ہدایت یافتہ نہوتے اگر خدا ہمکو ہدایت نکرتا اسطرح کہ رسول ہمارے پروردگار کے سچی ہدایت لیکر آئے
اوپر ہم نے چند مقام پر ثابت کر دیا ہے کہ سچی ہدایت بدون معصوم کے ہو نہیں سکتی یعنی سچی ہدایت کو ہادی
معصوم لازم ہے پھر چونکہ سچی ہدایت کا یہ لوگ اقرار کرینگے کہ ہوچکی لہذا جو لازم ہے یعنی ہادی معصوم وہ بھی
ضرور ہوئے یعنی امام معصوم ثابت ہوا۔

بارہوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۹۔ امام سبب ہے محبت خدا کا اور جو شخص گناہگار ہو اوسکی پیروی کبھی محبت الہی کا سبب نہین ہو سکتی اب نتیجہ یہ ہوا کہ امام گناہگار نہین ہو سکتا اور اوسیکو ہم معصوم کہتے ہین لھذا امام ضرور معصوم ہے اب رہا ثبوت اسکا کہ امام محبت خدا کا سبب ہے اوسکی دلیل یہ ہو کہ امام کی پیروی برابر نبی کی پیروی کے ہے بنظر آیت اولی الامر کے اور نبی کی پیروی خدا کی محبت کو لازم کرتی جیسا فرمایا فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میری پیروی کرو خدا تمکو دوست رکھیگا لھذا امام کی پیروی بھی محبت خدا کی موجب ہے۔ اب رہی یہ بات کہ گناہکار کی پیروی خدا کی محبت نہین ہے خدا فرماتا ہے وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ خدا ظالمونکو دوست نہین رکھتا اور گناہکار ضرور معتدی و ظالم ہے مین کہتا ہون گناہکار کی پیروی گناہ مین ضرور حرام و ناجائز ہے۔ پھر کیونکر موجب محبت خدا ہو سکتی ہے اور غیر گناہ مین یعنی جسکا گناہ ہونا یا نہونا مشکوک ہے اوسمین اسکی پیروی سے بھی خوشنودی خدا مشکوک ہے یہ بھی موجب محبت خدا بالیقین نہوگی۔ اب رہی وہ افعال جو یقینا گناہ نہین ہین اونکے یقینا گناہ نہونیکا علم ہمکو معصوم کی فرمایش سے ہوتا ہے اوسمین پیرو گناہکار کی نرہا بلکہ قول معصوم کی لھذا موجب محبت خدا پھر پھر کر وہی پیروی معصوم کی رہی اور ہمارا دعوی ہے

تیرہوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۱۰ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْہَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ جو شخص خدا کی نافرمانی کرے اور حد مقرر کردہ خدا سے تجاوز کرے (یعنی عاصی) اوسکو خدا دوزخ مین لیگا ہمیشہ اوسمین رہیگا اور اوسکے واسطے عذاب رسوا کرنیوالا ہے۔ اب ہم کہتے ہین ہر ایک غیر معصوم کو اس صفت بدسے موصوف ہونا ممکن ہے اسلیے کہ وہ معصوم نہین ہے اور امام وہ ہے جو بالضرور ایسی صفت سے موصوف نہین ہو سکتا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم ہرگز امام نہوگا۔ امام کا ایسی صفت بد کے موصوف نہونا کیون ضروری ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ امام کیطرف رجوع کرنا بغرض

پیروی کو واجب اور ضروری گیا ہے اور جو شخص عاصی اور متعدی حدود الٰہی کا ہو وہ ظالم ہے اور ظالم کی طرف رجوع کرنا ہرگز جائز نہیں ہے خدا فرماتا ہے وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا ظالموں کی طرف رجوع نکرو ثابت ہوگیا کہ غیر معصوم امام واجب الرکون کا (اتباع) نہیں ہو سکتا۔

چودہوین دلیل وہ سر سیکڑے کی ۱۳/۹ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ہمنے اونکو ایسا امام و پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم کی ہدایت کرتے ہین اور نیک اعمال کرنیکی اونکو بذریعہ وحی (یعنی عام) بتلائی اور نماز گذاری اور ادائے زکوٰۃ کی اونکو تعلیم کی اور ہماری عبادت کو وہ لوگ پابند ہوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ امام کی (۴) صفات ہین (۱) خدا نے اونکو امام بنایا ہے امت کی بنائے ہوے نہین ہین (۲) خدا کے حکم کی ہدایت کرتے ہین ان لوگونکو جنکی وہ امام ہین (۳) ہدایت حکم خدا سے ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ جس امر کا حکم خدا دیتا یا دے چکا ہے خدا کے حکم سے اوسکی ہدایت کرتے ہین اور جس چیز سے منع کرتے ہین وہ بھی خدا کی نہی سے ہوتا ہے اور کوئی فتوی نہین دیتے سوائے حکم خدا کے (۴) خیرات یعنی امور خیر کو کرتے ہین نماز گذار ہین زکوٰۃ ادا کرتے ہین اور جمیع عبادات کی بجا آوری کے پابند ہین ان اوصاف کا مجمع بجز معصوم کے کون ہو سکتا ہے اور خدا نے جب اونکو امام بنایا پھر عاصی اور ظالم اور متعدی کو خدا کیونکر امام بنا سکتا ہے یہ تو امت کا بنایا ہوا البتہ ہو سکتا ہے۔

پندرہوین دلیل وہ سر سیکڑے کی ۱۵/۵ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ نہ جھگڑا کرو تم اون لوگوں سے جو اپنے حق مین خیانت کرتے ہین۔ جو غیر معصوم ہوا وہین اس خرابی کا ہونا ممکن ہے اور امام مین

ہرطرح اس خرابیکا ہونا بیجا ہے لھذا غیر معصوم امام نہین ہو سکتا اسلئے کہ اوسکی قول و فعل پر طمینان نہوگا اور اوسکی پیروی کرنیمین خطا سے امان ہو بلکہ خوف معصیت غالب ہوگا لھذا اوسکی تقرر سے جو فائدہ مطلوب ہے فوت ہو جائیگا (سولھوین دلیل دوسرے سیکڑے کی) ۱۶/۹ اِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا جو وقت ثابت یا ظاہر کرتی ہین وس خبر کو جسکا کھنا پسند یدہ نہین ہی اور خدا کا علم انکی اعمال پر محیط ہے آگاہ ہو جاؤ یہ ہی لوگ ہین جنکی تمنے امور زندگی مین جھگڑا کیا تھا اب روز قیامت خدا کون ہے جو انکیطرف سے لڑیگا اور کون اونپر وکیل ہوگا۔ یہ صفات بھی بدی کی اور غیر معصوم مین ہو سکتی ہین اور امام مین کبھی انکا ہونا ممکن نہین لھذا غیر معصوم امام نہین ہو سکتا۔

سترھوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۱۷/۹ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا جن لوگون نے آیات خدا کی اہانت کی اور غرور کیا انکو عذاب دردناک مین خدا مبتلا کریگا اور نہ پائینگے وہ لوگ انکا سوا خدا کے کوئی ولی اور مددگار غیر معصوم مین یہ صفات ہو سکتی ہین اور امام مین کبھی انکا ہونا ممکن نہین لھذا غیر معصوم امام نہو گا۔

پندرہوین دلیل ہی لغایت ۱۷ مکرر ہو اور ایسی مکررات آیندہ اور بھی آئینگے مگر غرض ہماری یہ ہے کہ جسقدر بُرے اخلاق و عادات کو خدا ذکر کرتا ہے امام کا اون سب سے بری ہونا واجب ہے پھر چونکہ بُری عادات و افعال جو قرآن مجید مین منصوص ہین اور خدا نے اونکو جدا جدا ذکر فرمایا ہی اوسکا سبب ہے کہ لاجمال

مین انکا ہونا ہو

بطور مکرر اعتراض نہو

بھی اخلاق بد اور اعمال خراب کو خدا نے ذکر فرمایا اور تفصیل بھی کی۔ لھذا ہمکو باتباع قران واجب ہے کہ ان
آیات کو جو تفصیل میں افعال بد کی ہین لکھیں اور رکھدین کہ امام مین اس صفت کا ہونا نہ چاہیے اور جو خرابی اور
فعل بد کی ہونیسے امام مین لازم آتی ہے اوسکو بھی لکھدین اسلئے کہ خرابی ہر ایک صفت بد کی جدا جدا اور تکرار
نہیں ہے یہی سبب قوی ہے کہ علامہ رح نے اس تکرار کو ضروری سمجھکر طول دیا ہے پھر چونکہ بعض امور خراب ایسے تھے کہ نہایت
بد و افضح تھے اونکو نہیں لکھا اور جن خراب امور کے نتایج واضح نہ تھے اونکی تصریح بھی کر دی غرض کتاب کو غور سے
پڑھکر سوچنا لازم ہے نہ یہ سمجھنا کہ تکرار بیفائدہ ہے۔

اٹھارہوین دلیل دوسری سیپارے کی ۱۸/۹

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم
نورا مبینا اے گروہ مردمان تمہاری طرف روشن دلیل تمہارے پروردگار کیطرف سے آچکی اور ہمنے نور مبین نازل اور
کھلا ہوا نیر اتارا ہے۔ مراد اس سے قران ہے اور قران میں متشابہ و مجاز سب کچھ ہے جسکی تاویل کو خدا نے اولی العلم سے
سیکھنے کا حکم دیا ہے۔ اب یہی اولی العلم مبین و مفسر قران ہونگے جنکی تاویل و تفسیر مین کسیطرح کا شبہہ اور
شک نہو اور وہی معصوم ہے۔

انیسوین دلیل دوسری سیپارے کی ۱۹/۹

ما یرید اللہ لیجعل علیکم فی الدین من حرج خدا نے ہمکو
تقوی اور پرہیزگاریکا حکم دیا اور اختیار کرنا اوس فعل کا جو موجب طاعت اور بچانے والا معصیت سے ہو یقیناً
اور جب کبھی امر مین شبہہ پیدا ہو کہ حرام ہے اوس سے اجتناب کرین اور جس کتاب مین احکام نازل فرمائے وہ
مجمل ہے اور بعض جگہہ تاویل طلب ہے اب اگر امام قران کی تفصیل و تاویل کرنیوالا غیر معصوم ہے تو اوسکی اطاعت

واجب ہونیسے حرج عظیم واقع ہوگا اسلئے کہ اوسکے قول پر یقین ہو نہین سکتا لھذا یوں تقوی حاصل نہوگا اور جبکہ خدا نے حرج کو دین سے بالکل اوٹھا دینے کا بھی اعلان فرما دیا ہے چونکہ امام غیر معصوم کے تقرر سے حرج عظیم لازم آتا ہے اور اوسکو خدا نے اوٹھا دیا لھذا امام غیر معصوم جو ملزوم حرج ہے وہ بھی اسی آیت سے مٹ گیا۔

بیسوین دلیل وہی سیکڑے کی ۲۰/۹ ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون مگر خدا کا یہی ارادہ ہے کہ تمکو پاک صاف کردے اور اپنی نعمت کو تمپر پوری کرے تاکہ شاید تم شکر گذار ہو جاؤ تطہیر مکلفین کے بری کاموں و حرام افعال سے بدون تقرر امام معصوم کے نہین ہو سکتی جسکی قول پر ہمکو یقین ہو اور اتمام نعمت یعنی نجات اُخروی کا حاصل ہونا یہ بھی بجا آوری طاعات و ترک محرمات پر موقوف ہے پھر اون احکام کا بیان کرنا ہمسے وہ اونمین خطاء اور عمد کا شبہہ نہو یعنی احکام الھی کا صحیح طور سے سمجھنا اور صحیح صحیح اونکو بیان کرنا یہ سب امام معصوم ہی کا کام ہے لھذا اوسکا معصوم ہونا واجب ہے۔

اکیسوین دلیل وہی سیکڑے کی ۲۱/۹ فبما نقضھم میثاقھم لعنّاھم وجعلنا قلوبھم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ اس آیت مین تین امر شنیع کا ذکر ہے یعنی عہد و پیمان خدا کو توڑ ڈالا لیئے خدا نے اپنی رحمت سے دور کردیا (لعنت سے بھی مراد ہے) اور اونکے دلوں کو سخت یا بے رحم کر دیا کہ کلمات الھی کی تحریف کرتے ہین اور حسن حظ اور نصیب کی اونکو یاد دہی کیگئی تھی (دنیا یا آخرت مین) اوسے بھول گئے اب دیکھو جو غیر معصوم ہے ممکن ہے کہ ان صفات ذمیمہ سے موصوف ہو چنانچہ اونہین غیر معصوم کی خبر خدا کرتا ہے اور معصوم کا ان صفات سے موصوف ہونا محال ہے لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے تاکہ ان خراب افعال کا

گمان اُن دونون پر نہو - یہ دلیل بھی مکرر ہو گر دوسری فائدہ کی غرض سے جسکو ہمنے دلیل ۱۷ مین لکھدیا ہے -

بائیسوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۹/۲۲ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ الی قولہ واجل دا

تمکو اے رسول رنج نہ دین وہ لوگ جو کافر ہونے مین جلدی کرتے ہین تا انتہا - اُنکے غدر و مکر اور بد دینی یا کفران نعمت وغیرہ سب کچھ ہو سکتا ہے یہ ور قسم کی بدکرداری ہے اور یہی لوگ اس کے موصوف ہوئے اور جو ایسے ہوتے ہین جو معصوم نہوں اور امام کا ایسے افعال کا کرنا محال ہے لهذا امام معصوم ہے -

تیئیسوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۹/۲۳ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ الی قولہ لِلسُّحْتِ اس آیت مین بھی جدید اقسام گناہ ہونکی بیان فرمائے ہین جس سے غیر معصوم کا موصوف ہونا ممکن ہے - سحت کے معنے حرام خواہ ناجائز تجارت اور پیشہ کی ہین اور غیر معصوم پر وہ طمع جیسے اسکے کرنیکا شبہہ ہو سکتا ہے اولا تو گناہ سے معصوم نہین دوم حلال اور حرام کے احکام کا پورا عالم نہین لهذا قابل امامت کے نہوگا اور معصوم دونو طرح سے اس آیت کا مصداق نہین ہو سکتا لهذا وہی امام برحق ہے -

چوبیسوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۹/۲۵ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ظلم نکرو خدا ظالمونکو دوست نہین رکھتا ہے - یہ دلیل مکرر گذر چکی ہے یہان پر فائدہ جدیدہ یہ ہے کہ الْمُعْتَدِيْن پر الف لام استغراق کا ہے جو عموم کو مفید ہے یعنی کسی قسم کا ظلم ہو سبکو خدا دوست نہین رکھتا ہے پھر چونکہ دوست نرکھنا خدا کی صفت سلبیہ ہے اسکا بھی واجب ہونا مثل صفات ایجابیہ کے ہے جیسے کہ علم کلام مین ثابت کیا گیا ہے اور غیر معصوم کا ظالم ہونا بھی ہر چند قسم پر ثابت ہو چکا لهذا امام جو محبوب خدا ہے وہ کبھی معتدی اور ظالم ہو نہین سکتا

پچیسوین دلیل دوسری سیکڑی کی ۲۷/۹ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا کون شخص زیادہ تر
ظالم ہے اوس آدمی سے جو خدا پر افترای کذب کرے غیر معصوم اگر فاسق ہو وہ تو عمداً بھی افترا کرسکتا ہے اور کرتا ہی
ہے اور اگر بظاہر فاسق نہین ہے مگر جاہل مسائل و احکام الٰہی سے ضرور ہے اور جاہل حکم عامد مین ہے یعنی عمداً
خلاف حکم خدا کرنے اور جہالت کرنے مین کوئی فرق نہین ہے بجز چند مسائل کے جو مستثنیٰ ہین لہذا غیر معصوم عمداً کرے خواہ
جہالۃ دونو طرح مفتری ہو سکتا ہے اور معصوم کسی طرح سے خدا پر افترای کذب نہین کرتا لہذا غیر معصوم
امام نہوگا اور یہی مراد ہے۔

چھبیسوین دلیل دوسری سیکڑی کی ۲۸/۹ ولکن اکثرهم یجهلون یعنی اکثر آدمی وہین سے جاہل ہین
اور جو غیر معصوم ہے جمیع احکام الٰہی سے جاہل ضرور ہے اور امام کوئی ایسا نہین جو احکام الٰہی سے جاہل ہو اسلئے
کہ اوسکا تقرر اسی غرض سے ہوا ہے کہ جہالت کو امت سے دور کرے لہذا غیر معصوم کبھی امام نہین ہو سکتا ہے

ستائیسوین دلیل دوسری سیکڑی کی ۲۹/۹ یوحی بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا۔
بعض اونمین سے بعض کو بنا بنا کر جھوٹی باتین سناتی ہین فریب دہی کی غرض سے از روی جہالت کے اور کوئی
امام برحق ایسے فریب دہی سے موصوف نہین ہو سکتا لہذا غیر معصوم امام نہوگا۔

اٹھائیسوین دلیل دوسری سیکڑی کی ۳۱/۹ وان کثیرا لیضلون باهوائهم بہت سے لوگ ایسے
ہین جو اپنی خواہشون سے عام لوگونکو گمراہ کرتے ہین یہ وہی لوگ ہین جو غیر معصوم ہین اور امور حقہ سے
جاہل ہین جنکا ضلال عمداً یا جہالۃ ہوتا ہے اور امام کا تقرر ضلالت کو دور کرنیکو واسطے ہے پھر غیر معصوم امام کیونکر ہو سکتا ہے

انتیسوین دلیل دوسرے سیکڑہ کی ۳۲/۹ اِنَّ رَبَّكَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ پروردگار تمہارا زیادہ عالم ہی ظالمونکا۔ زیادہ عالم ہونیسے یہ غرض ہی کہ ظلم خفی اور ظلم ظاہری سبکو جانتا ہے اور اپنے بندونپر ظلم کی ہونیکا کبھی ارادہ نہین کرتا ہے اور امام غیر معصوم کا ظلم ظاہری اور پوشیدہ دونو ممکن ہی لھذا غیر معصوم کبھی امام نہوگا۔

تیسوین دلیل دوسرے سیکڑہ کی ۳۳/۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ جو لوگ گناہ کو حاصل کرتے ہین (یعنی گناہ کرتے ہین) قریب ہے کہ اونکی جزا پائین بسبب اقترا کرنیکے۔۔۔۔۔ اس آیت کا مصداق غیر معصوم ہی معصوم کبھی ایسا نہین ہو سکتا لھذا غیر معصوم امام کبھی نہوگا۔

اکتیسوین دلیل دوسرے سیکڑہ کی ۳۴/۹ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ قریب ہی پہنچے مجرمین کو ذلت اور رسوائی خدا کیطرف سے اور عذاب شدید بعوض مکر کرنیکے اونکو نصیب ہوگا امام معصوم کو کبھی خدا ذلیل نہین کرتا ہے ورنہ وہ ہادی مکر اور فریب کرتے ہین اور غیر معصوم سے ممکن ہی کہ فریب بھی کرے اور ذلیل بھی ہو لہذا وہ امام نہین ہو سکتا۔

بتیسوین دلیل دوسرے سیکڑہ کی ۳۵/۹ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ظالم کو کبھی فلاح اور رستگاری نہوگی اور امام ہمیشہ فلاح اور رستگاری مین ہی پھر چونکہ غیر معصوم ظالم ہی جیسا مکرر گذرا لھذا وہ امام نہین ہو سکتا

تینتیسوین دلیل دوسرے سیکڑہ کی ۳۶/۹ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ یہ بھی خطاب غیر معصوم کیطرف ہی یعنی یہ لوگ فقط ظن کی پیروی کرتے ہین اور جو کچھ کہتے ہین محض گمان اور ظن پر

بناکرے یا اینکہ محض کذب اور دروغ ہوتا ہے اور امام معصوم وہی ہے کہ اوسکی ہر ایک قول اور فعل کی بنا یقین پر ہوا اور جو کچھہ کہے سچ ہو لھذا غیر معصوم امام نہوگا۔

چوتیسوین دلیل اُنتیسویں سیپارے کی ۳۷/۹ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ بدکام جنکی برائی ظاہر ہو خواہ پوشیدہ اوسکی پاس نجاؤ غیر معصوم سے ظاہری اور باطنی فواحش کا صدور ہر وقت جائز ہے پھر جب اس وصف ممکن کا واقع ہونا ہی ہوجائے اب وہ شخص عاقل نرہیگا اور غیر عاقل کی پیروی محض بیعقلی ہے اور امام کا تقرر ایسی بیعقلی کی روکنے کیواسطے ہوتا ہے جسکو یہ غیر معصوم خود کر رہا ہے اب وہ کیونکر امام ہوسکتا ہے۔ اور اگرچہ غیر معصوم سے عمداً ایسا فعل واقع نبھی ہو تو سہواً خواہ بنظر جہالت کون اوسکو روک سکتا ہے۔

پینتیسوین دلیل اُنتیسویں سیپارے کی ۳۸/۹ فَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا جب کچھہ کہو تو عدل اور انصاف سے کہو غیر معصوم پابندی عدل اور انصاف کی قول اور فعل مین یقینی نہین ہے اور امام جب کچھہ کہیگا ضرور پابند عدل اور انصاف ہوگا لھذا غیر معصوم امام نہین ہوسکتا اسلیئے کہ حکم یہ ہوا کہ ہمیشہ عدل کی پابند ہو

چھتیسوین دلیل اُنتیسویں سیپارے کی ۳۹/۹ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو آیات الٰھی کی تکذیب کرے یا اینکہ آیات الٰھی کو غلط سلط بیان کرے یا آیات بناکر اونکو خدا کیطرف منسوب کرے یہ مذمت بھی غیر معصوم کی ہے اور اس عیب سے پورا پاک صاف وہی ہوسکتا ہے جو معصوم ہو۔ پھر جبتک ہمکو یقین کسی پر اس عیب سے پاک ہونیکا نہو ضرور اوسکی پیروی خطرناک ہے لھذا غیر معصوم امام نہین ہوسکتا۔

سینتیسوین دلیل دوسری سیکڑکی ۹/۴۲ قُل اِنَّنِی هَدٰنِی رَبِّی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا
کہدو اے محمد صلعم کہ مجھے میری پروردگار نے سیدہی راہ دکھلائی ہے ایسی دین کی جو استوار ہے
مراد صراط مستقیم سے جملہ اقوال و افعال ہر جملہ ترک کرنیوالی ہو یعنی گناہان صغیرہ و کبیرہ ان
سبکی ہدایت ہو اور یہی مطلوب ہے عصمت سے اور امام قائم مقام نبی کا ہے لھذا یہ صفات اسمین بھی ضرور
ہونے چاہیئین تا کہ مراد نصب امام سے جو ہے پوری ہو جائے۔

اٹھتیسوین دلیل دوسری سیکڑکی ۹/۴۳ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ یہ وہ لوگ ہین جنکا نامہ اعمال سبک ہوگا اسلئے کہ انہون اپنی
زیانکاری مین ڈالا سوجہ سے کہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے یعنی کمی کرتے تھے آیات کی شان مین
خواہ انکی تبلیغ مین ظاہر ہے جو غیر معصوم ہے اوس سے اس ظلم کا صدور ممکن ہے اور کسی امام سے ایسا ظلم ہرگز
ہو نہین سکتا لھذا غیر معصوم امام نہو گا۔

اونتالیسوین دلیل دوسری سیکڑکی ۹/۴۴ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ كَمَآ
اَخْرَجَ اَبَوَیْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اے اولاد آدم دیکھو تمکو شیطان فریب نہ دے جسطرح تمہارے ماں باپ
کو فریب دیکر بہشت سے نکلوایا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمکو گناہون مین مبتلا کرکے بہشتی ہونے سے روکے۔
چونکہ ہر ایک غیر معصوم پر تسلط شیطان کا اشتباہ ممکن ہے اور اسیوجہ سے وہ دوزخ کا سزاوار ہو سکتا ہے۔

چالیسوین دلیل دوسری سیکڑکی ۹/۴۵ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَیَحْسِبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ یہی وہ لوگ ہین جنہون نے شیاطین کو اپنا دوست یا سرپرست بنایا ہے

خدا کو چھوڑکر اور گمان انکا یہ ہے کہ اس بدکرداری مین وہ ہدایت یافتہ ہین یعنی باوجود گمراہ ہونے کے اپنکو

راہ راست پر سمجھہ رہے ہین اور یہ صفت ہی غیر معصوم کی ہے اور ممکن بھی ایسا ہی جسکا واقع ہونا غیر معصوم

سے کچھہ بعید نہین اور امام معصوم جو عالم جزئیات اور کلیات کا ہے اور شیاطین کے مکر اور فریب کے جتنے

امور ہین سب کو جانتا ہے وہ کبھی دام تزویر مین نہین آسکتا ہے لھذا وہی امام ہے۔

اکتالیسوین دلیل دوسری سیکڑے کی ۹/۴۶ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا

بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اس آیت مین خدا نے تمام امور کا ذکر فرمایا ہے جو امام ہادی اور امت مہتدی سے متعلق

ہین کہدو تم اے محمد صلعم کہ میرے پروردگار نے بس یہی امور حرام کردیے ہین وہ کیا ہین فواحش

ظاہری اور پوشیدہ اور اثم یعنی گناہ اور بغاوت جو حق پر نہو اور شرک کرنا ایسے امر مین جسکی

کوئی حجت خدا نے نہین اوتاری

یا نسبت دینا خدا پر اوس قول کا جسکو تم بالیقین نہین جانتے ہو۔ یہ جسقدر بری باتین

ہین سبکا واقع ہونا تمام خلائق سے زیادہ امام سے متوقع ہے اسلئے کہ وہ سرگروہ اور پیشوا ہے

اور ہر ایک غیر معصوم انکے کرنے مین مشتبہ ہوسکتا ہے اور اوسکی چلتی بھی زیادہ ہے جو افسر اور سردار

ہو ورنہ ادنے درجہ کے آدمی کو کب اسکا حوصلہ ہوسکتا ہے اور کون اوسکی سنیگا لھذا امام غیر معصوم کا

مقرر ہونا ہرگز بیجا ہی بلکہ امام وہی ہی جو معصوم ہو اور سپر کسی امر کا مورد مذکورہ آیت سے اشتباہ ہو

بیالیسوین دلیل وزیر سیکڑی کی ۴۲/۹ ہر ایک غیر معصوم تمام جزئیات احکام الہی کو ہرگز نہین جانتا ہے بلکہ بعض احکام کو بذریعہ اجتہاد ظنی کی معلوم کرتا ہے (مگر وہ بھی مشکوک) اور امام معصوم کل جزئیات احکام کو بطور یقین کی جانتا ہے اور اجتہاد کرنا اوسکو حرام ہے ورنہ خدا کے احکم کو بدون علم یقینی کی کہیگا اور داخل اوس گروہ مین ہوگا جسکی مذمت خدا نے کی ہی پھر اوسکی پیروی کب جائز ہوگی لھذا امام وہی ہی جو معصوم ہو

تینتالیسوین دلیل وزیر سیکڑی کی ۴۳/۹ اَنَّ لَعنَۃَ اللہِ عَلَی الظّٰلِمِین خدا کی رحمت سے ظالمین کو دوری ہے۔ اوپر چند مقام پر ثابت کر دیا ہی کہ غیر معصوم ظالم ہو اور ظالم پر لعنت وارد ہوئی اور امام معصوم ہمیشہ مورد رحمت خدا ہے لھذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

چوالیسوین دلیل وزیر سیکڑی کی ۴۹/۹ حَتّٰی اِذَا ادّارَکُوا فِیھَا جَمِیعًا قَالَت اُولٰیھُم لِاُخرٰیھُم رَبَّنَا ھٰؤُلَاۗءِ اَضَلُّونَا۔ تا اینکہ جب اول اوس گروہ کا اخر سے ملجائیگا اب گروہ اول آخری گروہ سے کہیگا پروردگار ایھی ہین وہ لوگ جنہون نے ہمکو گمراہ کر دیا انکو دونا عذاب دے خدا کہیگا سبکو دونا ہی عذاب ملیگا مگر تمکو معلوم نہین ہے۔ یہ آیت ہادی غیر معصوم کی شان مین بروز حشر بیان کرتی ہے اب جو شخص غیر معصوم تہا اور امام اور پیشوای خلق بنکر اوسنے خلق خدا کو گمراہ کیا ہی وہی اس آیت کا مصداق ہی۔ اور امام معصوم کبھی گمراہ نہین کرتا ہے لھذا وہی امام ہی جو معصوم ہے۔

پینتالیسوین دلیل وزیر سیکڑی کی ۵/۴ دیکھو اس آیت مین خدا نے اون لوگونکا غدر

قبول نہ فرمانیکا اظہار کردیا جنہوں نے براہ خطا کاری کسی پیشوا یا امام کی پیروی و تقلید کی تہی اور یہ بھی بخوبی معلوم ہے جو کوئی کسیکی پیروی کرتا ہے فقط ایک شبہہ کیوجہ سے کرتا ہے مراد یہ ہے کہ مقلد کو اوس پیشوا کے پیشوا ہونیکا گمان ہو کر تب اوسکی پیروی پر آمادہ کرتا ہے - اب جو امام غیر معصوم ہو اوسکی پیروی میں بھی شبہہ ضرور ہی یعنی گمراہ کردینا اوس سے کچھ بعید نہیں ہی عمداً خواہ سہواً یا براہ جہالت پس ضرور ہو اوسی امام کی پیروی کیجائے جسکی امامت کا پورا یقین ہو اور وہی امام معصوم ہے دوسرا کوئی نہیں ہی جسکے امام اور ہادی برحق ہونیکا یقین ہو -

چھیالیسوین دلیل وکٹر سیکڑ کی ۵۲/۹

وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ بہشت میں داخل نہونگے جبتک کہ اونٹ سوئی کی ناکہ مین سماجائے اور اسیطرح ہم کل مجرمین کو جزا دینگے - مطلب یہ ہے کہ جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکہ مین در آنا محال ہی ایسا ہی ان لوگونکا بہشت مین جانا محال ہی - مین لکھتا ہون چونکہ تمام مجرمین کا یہی حال خدانے فرمایا ہو لھذا یہ مثال محال مطلق کی نہین ہی بلکہ جسطرح خدا کو قدرت ہے کہ سوئی کے ناکہ کو اتنا بڑا کردے کہ اونٹ اوسمین سماجائے یا اونٹ کو اتنا چھوٹا کردے کہ ناکہ مین در آئے اوسیطرح مجرمین کو بعد عذاب اور ثواب اور عدل الہی کی تواعد پورا کرنیکے خدا کو اختیار ہے انکو داخل بہشت کرنے اور نکرنیکا پھر چونکہ امام معصوم ضرور بہشتی ہی اور ہر ایک غیر معصوم پر شبہہ عدم دخول بہشت کا ہی لھذا امام وہی ہے جو یقیناً جنتی ہو اور اس آیت کا مصداق نہو سکے -

سینتالیسوین دلیل و دوسری سیکڑیکی ۵۳/۵ ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
خدایا ہمکو ہمراہ قوم ظالمین کی نکرنا چونکہ ہر ایک مومن (پیرو) اپنے امام کا جملہ افعال اور اقوال مین پیرو ہے
اور اوسکے ہمراہ رہنی کی بدل خواہش دنیا اور آخرت مین کرتا ہے اور وس سے جدا ہونیکا آخرت مین بھی
خواستگار ہوگا اور اس ایت سے ظاہر ہوا کہ ظالمین کی ہمراہی آدمی بیزار ہوگا لھذا ثابت ہوا کہ
امام ظالم ہرگز نہین ہوسکتا اور جو غیر معصوم ہے وہ ظالم ہی لھذا امام وہی ہی جو غیر معصوم نہو یعنی معصوم ہو
اڑتالیسوین دلیل و دوسری سیکڑیکی ۵۴/۵ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا
زمین مین فساد برپا نکرو بعد ازانکہ صلاح اہل زمین کی (رسول کے آنے سے) ہو چکی ہی۔ فساد برپا
کرنا یہی ہو کہ امت کا ضلال کرین احکام خدا مین تغیر تبدل کرین یہ کام وسی امام کا ہے جو غیر معصوم
ہے جیسا کہ ہو چکا۔ لھذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔
انچاسوین دلیل و دوسری سیکڑیکی ۵۵/۹ ولا تقعدوا بکل صراط توعدون
ہر ایک راہ سیدھی پر جسکی نسبت تمکو وعدہ دیا جائے نہ ٹہر جاؤ مراد یہ ہو کہ صراط مستقیم پر قائم ہو
اور جو غیر معصوم ہو براہ خطاکاری ہمکو ایسی خراب راہ دکھلا کر وعدہ نجات کر سکتا ہی لھذا اوسکی پیروی
کو یہ آیت منع کرتی ہے پس وہی ٹھیک ہی جسکو امام معصوم بتلاتا ہے لھذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے
پچاسوین دلیل و دوسری سیکڑیکی ۵۶/۹ ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم
برکات من السماء والارض اگر اہل قریہ اور دیہاتی لوگ ایمان لاتی اور پرہیزگار ہوتی ضرور ہم اونپر

دروازے ہا برکات زمین اور آسمان کے کھول دیتے۔ اور پر چند مقام پر ثابت ہو چکا ہی کہ تقوی بدون
ہادی معصوم کے پورا نہیں ہوتا ہی اور تقرر معصوم یہ فعل خدا کا ہی (دیکھو حصہ اول کی ۶۰
دلیلیونکو) خدا اپنے لطف سی معصوم کو مقرر کرتا ہی اسلئے کہ معصوم ہونیکا علم کسی بشر کو سوای خدا کے
نہیں ہی۔ اب دیکھو کہ تقوی پر تو ہمکو خدا رغبت دلاتا ہے جیسا کہ اس آیت مین ہی اور دیگر آیات مین
اور تقوی بدون تقرر معصوم کے جیسا کہ مطلوب الھی ہی ہرگز ہو نہیں سکتا۔ پھر اگر خدا ہادی معصوم
نبی و امام مقرر نکری تو یہ ترغیب و تحریص محض عبث اور بیکار ہوگی اسلئے کہ جسکے سبب سے تقوی
پیدا ہوتا ہے امام معصوم اوسکو ہم نہ شناخت کر سکتے ہین اور نہ مقرر کر سکتے ہین اور فعل عبث
سی خدا بری اور برتر ہے لھذا امام معصوم کا تقرر واجب ہوا

اکانوین دلیل وسترسیکڑیکی ۵/۹ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ گرفت کی ہمنی ظالمین کی عذاب دردناک سی بسبب اونکی فسق اور بدکرداری کی ہر ایک
غیر معصوم پر شبہہ اس بدکرداری کا ہوتا ہی کرنا نکرنا دوسری بات ہی اور کوئی امام معصوم ایسا
بدکردار ہرگز ہو نہیں سکتا اسلئے کہ امام معصوم کا تقرر تو ان بدکاریون کے دفع کرنیکی غرض سی ہوتا ہے
پھر اگر معصوم سی بھی گمان وقوع ایسی بدکرداری کا ہو کسی قول اور فعل مین اوسکی حکم کی بجا آوری
مین اسکو اطمینان نہو گا پھر اسکے ترک کرنیپر اسکو یقین نہو گا اور نہ بچی گا اس گناہ سی اور یہ رفع
اشتباہ بدون یقین عصمت امام کی ہو نہیں سکتا لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہی۔

باونوین دلیل ورسیکڑکی ٦٣/٩ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اےگروہ مومنین خدا اور رسول کی خیانت نکرو اور باہمی اپنے امانات کی خیانت بھی دانستہ نکرو۔ خدا اور رسول کی امانات مین خیانت نکرنی اور نیز اپنے باہمی امانات مین خیانت سے بچنا اس کا یقین اوسی سے ہے جو معصوم ہو (رسول کی امانت آل رسول اونکی حق مین خیانت تو ایسی ہوئی کہ خدا کی پناہ کسی نبی کی آل ہی ایسی پیش آمدہ نہین ہوئی ہو) خیر اس دلیل کا منشا یہ ہو کہ امام غیر معصوم یا خلیفہ مصنوعی پر اشتباہ خیانت امانت خدا و رسول و امانات باہمی کا ضرور ہے لهذا وہ امام نہوگا۔

ترپنوین دلیل ورسیکڑکی ٦٤/٩ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ خدا خیانت کرنیوالونکو دوست نہین رکھتا۔ اوپر کی آیت مین خیانت کی تصریح ہوچکی اور غیر معصوم کا خائن ہونا بطور یقین یا اشتباہ معلوم ہوچکا لهذا امام وہی ہو جو بالیقین خیانت سے بری ہو جسے خدا دوست رکھتا ہے۔

چونوین دلیل ورسیکڑکی ٦٦/٩ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ہمنے تمہاری محمد صلعم قرآن کو ساتھہ حق کو نازل کیا تاکہ تم آدمیونمین وہی حکم کرو جسکو خدا نے تمکو دکھلایا ہے اور خیانت کرنیوالونسے خصومت نکرو چونکہ امام تبلیغ احکام مین قائم مقام نبی کی ہے اگر مثل نبی کی معصوم نہوگا امت کو اوس پر اعتماد تبلیغ احکام مین کبھی نہوگا

اسلئے کہ اوسکا قول مفید ظن کا ہی اور ظن بحکم قرآن حق کو نہین حاصل کرتا ہی اب جو غرض امام کی مقرر کرنے سے ہے وہ حاصل نہو گی بلکہ جس غرض کو خدا نے اس آیت مین ذکر کیا ہی یعنی حاکم کرنا آدمیون مین جیسا کہ خدا نے نبی کو دکھلایا ہی اوسکی ضد مخالف غیر معصوم کی کہنے سے پیدا ہو گی اور ایسا ہادی مقرر کرنا خدا کو محال ہی کہ اپنی غرض کی منافی قائم کرے لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہی۔

پچپنویں دلیل دوسری سیکڑیکی ٦٧/٩ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ بتحقیق کہ یہ قرآن ہدایت کرتا ہے اوس شریعت کی جو نہایت پائدار ہی خدا کا ارادہ اس قرآن کی نازل کرنے سے یہ ہی کہ امت کو وہ طریقہ بتلایا جاے جو پائدار ہی اور وہ راہ صواب ہی جسکی سوا اور کوئی راہ صواب ہونیکا احتمال نہو اور وہ راہ بدون بتلانے نبی کے یا جو کوئی قائم مقام نبی کی ہو کبھی معلوم نہین ہو سکتی ہی اور جو شخص غیر معصوم ہی اوس سے ایسی راہ کا بتلانا بالیقین معلوم نہین ہو سکتا لھذا واجب ہی کہ قائم مقام نبی کا (امام) وہ بھی معصوم ہو

چھپنویں دلیل دوسری سیکڑیکی ٦٨/٩ فَبَشِّرِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ بشارت دو تم ای محمد اون لوگونکو جو متوجہ ہو کر سنتے ہین قول کو (قرآن کو) پھر پیروی کرتے ہین اوس قول کی جو احسن ہی (بہت ہی خوب ہی) یہ وہی لوگ ہین جنکو خدا نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ صاحبان عقل ہین چونکہ بہت سی آیتین قرآن کی اور نیز اکثر احادیث مجمل ہین اور اونمین اختلاف رای زیادہ ہی کہ احسن کونسے معنی ہین اونمین اختلاف رای

مین جو بوجہ اجتہاد ظنی مجتہدین کے ہی ایک مجتہد کا قول دوسرے سے بہتر اور اولی نہین ہو اسلیئے کہ ہر ایک مجتہد نی ظن پر عمل کر کی اپنی رای قائم کی ہی اور سبکی اقوال کو جمع کر کی ایک حکم واحد کا پیدا کرنا یہ تو محال ہی اب ضرور ہی ایک ایسا مفسر آیات اور احادیث مجملہ کا ہو جسکی قول پر یقین ہو جائے یعنی معصوم ہو۔

ستاونوین دلیل دوسری کی

قولہ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ہمنے تمکو حق کیساتھ بھیجا ہی کہ سچے امر کی بشارت دو اور سچی بات سے خوف دلادو اور دوزخیون جہنمیون کی حال سے تم پوچھی نجاوگے۔ اب یہ کہو کہ جو کچھ ہمارے نبی از قسم نجات اخروی یا عذاب اخروی اور دیگر احکام الہی مین جنکی سبب سے آدمی طرف حق کی پہنچتا ہے جبتک ان امور کا علم یقینی نہو کیونکر اوسکا فائدہ ظاہر ہوگا اور غیر معصوم کا قول بیان احکام الہی مین ظن کا مفید ہوتا ہے اور ظن کبھی حق تک ہمکو پہنچانے مین کافی نہین ہوتا لہذا معصوم کی ضرورت ہی جسکی بیان پر یقین ہو۔ ایضا الفاظ قرآن اور حدیث سے بھی جو معنے سمجھہ مین آتے ہین وہ بھی مفید ظن کی ہوتی ہین ہان اونکی تصدیق اگر معصوم کردی ضرور ہی کہ یقین ہو جائے لہذا امام مفسر احکام کا معصوم ہونا ضرور ہی۔ مین کہتا ہون ایک حدیث ہمارے نبی کی مشہور ہو اختلاف امتی رحمۃ ایکروز جناب صادق سے کسینے اس حدیث کی تصدیق چاہی آپنے فرمایا کہ ہان حدیث ہمارے جد کی ہے مگر تم لوگ اسکی معنے کیا سمجھتے ہو لوگون نے کہا یہی اختلاف باہمی جو امت مین پڑا ہے امام نے فرمایا اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق امت غضب خدا ہی۔ حالانکہ نبی واسطے اتفاق پیدا کرنیکے

آئے تھے بلکہ اختلاف سے مراد آمد و رفت امت ہے بغرض تحصیل علم دین خدمت میں علمائے دین کے

یہ رحمت ہے۔ اب کیسی سچی بات امام نے فرمائی اور کیسی بیعقلی کا وہ خیال تہا اور سے ہے جو اختلاف

باہمی کو رحمت سے تعبیر کرتے ہیں۔

اٹھاونویں دلیل دوسرے سیکڑے کی ۷۸/۹ امام قائم مقام نبی کے ہے اور نبی کا خلیفہ اور جانشین

ہے اور جو غرض مقصود نبی کی ہے بعد وفات نبی کے وہ امام سے حاصل ہوتی ہے لہذا ضرور ہے کہ خدا امام

کو خلق کی ہدایت کیواسطے مقرر کرے جیسے کہ نبی کو اسی غرض کیواسطے مقرر کرتا ہے اور امام نبی کیطرف سے

بشارت دینے والا اور خوف دلانیوالا ہو جسطرح نبی خدا کیطرف سے بشیر و نذیر ہوتا ہے پس جسطرح کہ

نبی جمیع افعال و اقوال اور جمیع اوامر و نواہی میں حق پر ہوتا ہے اوسکا خلیفہ بھی اوسیطرح حق پر

ہونا ضرور ہے اور غیر معصوم کا ایسا ہونا محال ہے لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

انسٹھویں دلیل دوسرے سیکڑے کی ۹۸/۹ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ اور آیہ لَا یُظْلَمُوْنَ

نَقِیْرًا جو شخص برا کام کریگا اوسکی جزا پائیگا آخر آیت تک امام کے تقرر سے غرض یہ ہے کہ مکلفین کیواسطے

لطف خدا ہے کہ دو رتبہ اونکو حاصل کرا دے۔ پہلا مرتبہ تو یہ ہے کہ اونکو جمیع گناہوں کے کرنیسے روکے

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ جمیع طاعات اور عبادات کی بجا آوری اونسے کرائے۔ پھر اگر امام معصوم نہوگا

وہ بھی مثل دیگر اشخاص امت کے ہو کر سبکے برابر ہوگا مراد یہ ہے جسطرح زید غیر معصوم تارک واجبات اور

ارتکاب گناہ کا مستوجب ہے امام بھی ویسا ہی ہوگا اب جو حاجت مکلف کو پیشوا کے تقرر سے ہے وہ

رفع نہوگی اسلئے کہ پیشوا کی ضرورت تو اسیوجہ سے ہے کہ ہماری خطا و غلط فہمی کو دور کرے اور جب

پیشوا بھی خطاکار ہے اور ہم بھی تو (ایک حمام مین سبھی ننگے) اب حاجت پوری نہوگی۔ دوسری

قباحت یہ ہے کہ اگر غیر معصوم کا پیشوا ہونا کافی ہے پھر امام کی حاجت کیا ہے ہر شخص امام و پیشوا

اور ہر شخص ماموم و پیرو جیسے کہ سلطنت جمہوری کا حال ہے کہ ہر شخص بادشاہ و ہر شخص رعیت

اور یہی اجتماع ضدین ہے اب ایک کو ترجیح دوسرے پر محض ترجیح بلا مرجح ہوگی اور یہ محال ہے

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔

ساٹھوین دلیل دوسری سیکڑے کی ۱۰۱/۹ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا خدا وہی ہے

جسنے تمہاری طرف کتاب مفصل کو نازل کیا۔ اگرچہ خطاب بظاہر تمام افراد امت کیطرف ہے

مگر واقعات وا در ہماری لاعلمی سے اکثر احکام قرآنی کے ہمیشہ ہر زمانہ مین بلکہ زمانہ نبی صلعم مین

ثابت ہے کہ عام افراد امت تو درکنار خاص وہ لوگ جنکو دعوی قرآن دانی کا تھا جیسے ابن عباس

اور ابن مسعود کل احکام قرآن کے یہ لوگ بھی عالم نہ تھے پڑھو تاریخ کو ہان معصوم یعنی ائمہ علیہم السلام

البتہ تمام احکام قرآن کو جانتے تھے اور انکا علم اجتہادی نہ تھا بلکہ سینہ بسینہ جناب رسول صلعم

سے انکو پہونچا تھا وہ علم الیقین تھا اور اسیوجہ سے حضور نے ارشاد کیا کوئی شخص فرد ہے میں

میری اہلبیت سے علم مین آپکو برابر نہ سمجھے۔ اس دلیل کو بطریق برہان منطقی ہم حصہ نہ مین لکھینگے

نواں سیکڑا ساٹھ ہی دلیل پر ختم ہوگیا۔ چونکہ اس سیکڑہ مین آیات کو زیادہ جناب علامہ نے لکھا ہے

لهذا ہمنے بھی اس سیکڑیکے دلائل زیادہ درج کردئیے ہین کہ اونکا سمجھنا آسان ہے

اکتّھوین دلیل دوسرے سیکڑیکی آ ۱ ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ماں باپ سے احسان کرو اپنی اولاد کو فقر اور تنگدستی کی خوف سے قتل نکرو ہم تمکو بھی رزق دینگے اور تمہاری اولاد کو بھی اور فواحش (بدکاریون) کی پاس نجاؤ ظاہری بدکاری ہو یا پوشیدہ۔ بدکاری کے لفظ عام ہے اسکی تفصیل ازروی تحقیق کوسوای معصوم کی اور کوئی نہین جانتا ہے اور مجتہدین سے امت کا اختلاف شمار مین گناہون کی از حد بڑہا ہوا ہے تا اینکہ اوسی فعل کو ایک مجتہد حرام کہتا ہے اور دوسرا اوسیکو واجب کھہ رہا ہے حالانکہ دونو پر احتمال خطا کاریکا برابر ہے کسیکو دوسرے پر ترجیح نہین ہے پھر خواہش سے بچنے کی کیا سبیل ہے سوائے اسکے کہ معصوم از خطا جسکو فاحشہ ارشاد کرے وہی فاحشہ ہو اوسیکے ارشاد مین ترجیح بلا مرجح کا خوف نہین ہے لهذا امام معصوم کا ہونا واجب ہے اور یہی مراد ہے۔

باسٹھوین دلیل دوسرے سیکڑیکی آ ۲ ۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ۔ جس نفس کے قتل کرنیکو خدا نے حرام کردیا ہے اوسی قتل نکرو جبتک اوسکا قتل کرنا برحق تمپر ثابت نہو جائے مراد یہ ہے کہ وہ نفس ازروی یقین کے واجب القتل جبتک نہو تم اوسکو قتل نکرو اس آیت کی رو سے پوری احتیاط اجرای حدود اور قصاص مین واجب ہے اور

یہ احتیاط بدون قول امام معصوم کے پوری نہین ہوسکتی اسلئے کہ حدود اوسی معصوم کو سپرد مین اور قصاص وہی درست ہے جسکا حکم امام معصوم نے دیا ہو اور جب امام معصوم نہوگا پہر احتیاط اور اوسکا یقینی حق پر ہونا کبھی معلوم نہوگا لھذا اس آیت نے دلالت کردی کہ امام کا معصوم ہونا ضرور ہے۔

ترسٹھوین دلیل دوسرے سیکڑے کی $\frac{3}{10}$ ذَالِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

یہ وہ بات ہے جسکی خدا تمکو وصیت کرتا ہے شاید کہ تم وصیت سمجھکر اسکو سوچو اور سمجھو یہ تاکید حکم سابق کی ہے لھذا احتیاط پوری اجرای حدود مین کرنی لازم ہو اور بدون معصوم کے پوری نہین ہوسکتی

چونسٹھوین دلیل دوسرے سیکڑے کی $\frac{4}{10}$ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ یتیم کے مال کے پاس نجاؤ (بغرض تصرف بیجا) ہان اچھے ارادہ سے جسمین یتیم کا فائدہ ہو اوسکا مضائقہ نہین اور یہ حکم امتناعی اوسوقت ہے کہ یتیم اپنے نیک و بد پہچاننے کے زمانہ تک پہونچ جائے یعنی بالغ اور عاقل ہوجائے۔ یہ آیت مال یتیم کے تصرف کو منع کرتی ہے بہر تصرف کو جو اچھا ہو اوسکا حکم بھی دیتی ہے اور تصرف نیک کا علم سوا معصوم کے دوسرے کو نہین ہوسکتا اسلئے کہ تصرف کرنے سے جو نتائج آئندہ پیدا ہونگے اچھے یا برے اونکو وہی جانتا ہے جسکو علم عواقب امور کا ہو جیسے خدا یا جسکو آئندہ امور کی خبر دے (نبی و امام) لیکن جو آدمی معصوم نہین ہے اوسکی تصرف کرنےمین کبھی اسکا اطمینان نہین ہوسکتا ہے کہ یہ تصرف اچھا ہو اور اسکا انجام اچھا ہوگا اسیوجہ سے یتیم کا ولی امام معصوم خدا نے مقرر فرمایا اسلئے کہ غیر معصوم جتنے آدمی فرض کرو

سب خطاکاری مین برابر ہین کسیکو ترجیح دوسرے پر نہین ہی لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہی۔

مین کہتا ہون کہ کورٹ آف وارڈس کا صیغہ جو سلطنت ہائے دنیوی مین جاری ہے اوسکے حالات کو جو لوگ محکمہ کورٹ مین ملازم ہین خوب جانتے ہین اور کیسے کیسے امور ناجائز اس صیغہ مین ہین غیر معصوم کیا محض غیر متدین اہلکار و نکی وجہ سے ہوتے ہین اعلی درجہ کے حکام اگرچہ پوری کوشش بھی کرین مگر چونکہ وہ خود معصوم از خطا نہین اور انکے ماتحت سونے مین سوہاگہ ہوتے ہین جو کچھ ہین خوب دو معلی کی زبان ہمکو تا پنج سال صحبت رہی ہی میری۔ مجھسے پوچھیے۔

پینتیسوین دلیل دوسرے سیپارہ کی ۵/۱ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ کَانُوْا غُزًّی لَّوْ کَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِیَجْعَلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ حَسْرَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ تم اے گروہ مومنین مثل ان کفار کے نہو جاؤ جو کفر کے سوا اپنے ان بھائیونسے کہتے ہین جب وہ پہلے سفر مین یا دشمنوں سے لڑین (جہاد) تو وہ کفار کہتے ہین اگر یہ ہمارے برادر ہمارے پاس ہوتے نہ مرتے اور نہ مارے جاتے اور غرض انکی اس کہنے سے یہ ہوتی ہے کہ انکی دلونمین اسکے سننے سے خدا حسرت پیدا کرے۔ ایسے فریب کی بات ہر ایک غیر معصوم کرسکتا ہی (جو سردار کسی لشکر وغیرہ کا ہو) اور امام معصوم کبھی ایسی بات نہین کہسکتا ہے لھذا وہی امام و سردار سچا ہے جو معصوم ہو اس دلیل کی خوبی آیندہ کی دلیل سے بخوبی ظاہر ہوگی۔

چھیاسٹھوین دلیل دوسرے سیپارہ کی ۶/۱ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ

اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ اور اگر تم راہ خدا مین قتل کئے جاؤ یا مرجاؤ ہر آئینہ بخشش اور رحمت

خدا کی جو تم پر بعوض شہادت کے ہوگی بہتر ہو اوس سرمایہ دنیوی کی جسکو فراہم کرتے۔ اس آیت مین مرحم

شہید راہ خدا کی جو خدا کی راہ مین قتل کیا جائے یا مرجائے اور یہ مدح خاص اہل زمانہ نبی کو نہین ہو اور

تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ راہ خدا مین جہاد عام ہو ہر زمانہ مین جبکہ امام افسر مجاہدین موجود ہو

اور عقل اور شرع دونو نہی تجویز کرتے ہین کہ جہاد کا حکم دینے والا ایسا افسر ہو جو حکم جدال اور

قتال دینے مین خطا نکرے اور جسکے حکم سے کوئی مومن شہید ہوجائے اوسکی شہادت سچ مچ راہ خدا مین

ہو اور کسی حرام کا شہادت اوسکے شہید ہونے مین پیدا نہو اب یہ بات بجز حکم معصوم کے اور کسی غیر معصوم

کے حکم مین نہین ہوسکتی اسلئے کہ غیر معصوم بیجا خونریزی کرانیسے محفوظ نہین ہو بنظر اپنی خطا کاری کے

لھذا جہاد کرنے مین وجود امام معصوم کا ضرور ہوا۔ اب اگر کوئی یہ شبہہ کرے کہ زمانہ غیبت امام مین یا

جب امام کو حکومت نہو یعنی رعایا مطیع امام کی نہو کیونکر ایسا جہاد ہوسکتا ہو گویا جہاد کا حکم دینا

خدا کا محض لغو ہوگیا۔ اسکا جواب یہ ہو کہ امام کا غائب ہونا یا اونکا تسلط رعایا پر نہونا یہ قصور علیا

کا ہے خدا نے تو امام مقرر کردیا جیسا کہ درکار تھا اب رعایا کی نافرمانی اوس لطف خدا کو دور کئے ہوئے ہے

جو امام کے ظہور اور تسلط سے ہوتا۔ **مین کہتا ہون** بڑا بھاری شبہہ عوام امت کو

اسی غیبت امام سے پڑرہا ہے اور بعض سخت زبان دشمن خدا و رسول کیسے کیسے کلمات ناسزا امام زمان

کی شان مین کہہ رہے ہین حضرت نوح کا قصہ تو قرآن مین موجود ہے فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ

عاما کہ نو سو پچاس برس حضرت اپنی امت مین رہے اور ہدایت کرتے رہے مگر ایسی شقاوت امت کی تھی کہ جب کشتی بنانے لگے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ سَخِرُوا مِنْهُ جو گذرتا قہقہہ زنی کرتا تھا اور تمسخر سے پیش آتا تھا اور ہمارے مخالفین کا حال یکسان ہے - یہ مقام زیادہ تفصیل کا نہین ہے فقط ایک ہی نظیر حضرت نوح علیہ السلام کی جو قرآن مین درج ہے کافی ہے -

اٹھارہوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۸ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا خدا نے اولٹا کر دیا اونکو بسبب اونکی بداعمالی کے یا اینکہ وہ کافر ہو گئے بعد اسلام کے جو غیر معصوم ہے اوسپر شبہہ ارتداد ہمیشہ قائم ہے جبتک کہ ایمان دنیا سے اوٹھ جائے اور کفر باطنی یعنی نفاق اسکا تو اشتباہ کبھی زائل ہو نہین سکتا اور امام پر کبھی ایسا شبہہ نہین ہو سکتا لهذا امام وہی ہے جو معصوم ہو -

اونیسوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۱۰ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ہان البتہ جو شخص محض رضا خدا کی غرض سے مسلمان ہوا اور نیکوکار بھی رہا اوسکے لئے اجر اور ثواب خدا کی درگاہ مین ہے اور ایسے لوگونپر نہ کچھ خوف ہے اور نہ اونکو حزن و ملال ہوگا - کوئی غیر معصوم ایسا نہو گا کہ کسی وقت اپنی زمانہ حیات مین کسی گناہ کے سرزد ہونیسے خوف زدہ نہوا ہو اور کوئی معصوم ایسا نہین جسکو اپنی بدکاری کا خوف یا حزن اور ملال ہوتا ہو لهذا امام وہی ہے جو معصوم ہو - غیر معصوم کا خائف اور محزون ہونا یہ تو بدیہی امر ہے اور اس آیت سے یہ پیدا ہے کہ کسیوقت اوسکو خوف اور حزن نہو اور یہی مراد معصوم سے ہے - خوف نکرہ سیاق نفی مین

عام وارد ہی۔ یہ بھی محو کہدینا ضرور ہے کہ انبیا اور ائمہ ع کو جو خوف الٰہی ہوتا تھا یا دعامین یا نمازمین گریہ وزاری فرماتے تھے یہ خوف اور رنج پناہ بخدا کسی معصیت کرنیسے نہ تہا یعنی وہ معصیت اور گناہ جسکو شریعت ظاہری گناہ تجویز کرتی ہے بلکہ اونکا خوف اور اونکا ابتہال اور ڈرنا خدا سے اور رونا اوسکی اسباب جداگانہ ہین سے جنکے رتبہ مین سوا اونکو سوا مشکل ہے۔ اونکی نسبت ایسا خیال کرنا کہ وہ کسی ایسے گناہ سے توبہ کرتے تھے جنکو شریعت ظاہری گناہ تجویز کر چکی ہے اسکے یہ معنی نہین ہین کہ معاذ اللہ وہ بھی فاسق تھے عادل بھی تھے۔ لھذا کبھی اسکا خیال ہی اونکی نسبت نکرنا چاہیئے معصوم اور گناہگار۔

ستر ہوین دلیل وہ سے سیکڑیکی ۲/۱ اذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا لیہ جسوقت بیزاری کی تابعین نے اون لوگون سے جنکی پیروی کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ بیزاری اپنے مقتدا سے بدون کسی شبہہ معصیت کے نہین ہو سکتی اور جو پیشوا امام غیر معصوم ہے اوسپر احتمال اسکی خلاف ورزی کا ہر دم لگا ہوا ہے اور کوئی امام جسکی پیروی خدا نے واجب کی ہے ایسا ہو نہین سکتا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر معصوم امام نہوگا

اکہتر وین دلیل وہ سے سیکڑیکی ۲/۱ گمراہ کی پیروی فعل ضلالت مین ہے جب حصول عذاب اخروی ہے پیروی کرنیوالیکے واسطے اگرچہ پیروی کرنیوالا جاہل کیون نہو (جاہل مسئلہ یا جاہل قانون معذور نہین ہے) اس آیت سے یہ حکم پیدا ہوا اور جس شخص کی پیروی کرنیسے عذاب اور عقاب اخروی کا اندیشہ ہو اوسکی پیروی سے ہر ایک مرد نہی مین امید نجات اخروی نہین ہو سکتی اسلئے کہ اوسکا ہر ایک حکم

بوجہ معصوم ہونیکے یقینی حکم خدا نہین ہی اور امام جسکی اطاعت خدا نے امر اور نہی مین مثل اطاعت رسول کے واجب کی ہی اوسکے ہر حکم کی پیروی مین نجات کی امید یقینی ہے ورنہ اوسکی پیروی مین وثوق جاتا رہے لھذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

تیرہوین دلیل دوسری سطر کی ۱۴۰ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کیون پہر جاتے ہو خدا کی راہ سے۔ اس آیت مین خوف دلایا گیا ہی اور مذمت وارد ہی ہر ایک شخص کی جو راہ خدا سے پہر جائے اور حذر کرنیکا حکم ہی ایسے شخص کی پیروی سے اور جو غیر معصوم ہی ممکن ہے کہ اوسکی پیروی مین بھی خوف ضرر ہو اور اوسکی پیروی سے ضرر اور اضرار کا دغدغہ ہر وقت رہتا ہے لھذا اوسکی پیروی واجب نہی اب اوسکا امام مقرر کرنا بیفائدہ ہوا۔

تیرہوین دلیل دوسری سطر کی ۱۵۰ تَبْغُونَهَا عِوَجًا راہ کجروی کو اختیار کرتے ہو ہر ایک غیر معصوم پر ایسی کجروی کا اشتباہ ہوسکتا ہی اور امام معصوم پر کبھی اسکا اشتباہ نہین ہی ورنہ اوسکا مقرر کرنا موجب مفسدہ ہوتا لھذا غیر معصوم امام نہوگا۔

چودہوین دلیل دوسری سطر کی ۱۶۰ غیر معصوم سے ممکن ہی اپنے پیرو کو بھی ایسی راہ پر چلائے جو خدا کی راہ نہین ہے اور کبھی ضرر اوسکے پیرو کو پہنچے جو خود کو پہنچتا ہی اور امام سے ممکن نہین کہ اپنے پیرو کو ایسے ضرر کے پاس جانے دے لھذا امام وہی ہی جو معصوم ہو۔

پندرہوین دلیل دوسری سطر کی ۲۰۰ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ تمہارے

پاس خدا کیطرف سے نور اور کتاب واضح کرنیوالی تمام احکام کی آئی ہے۔ ایسی کتاب ہی ہو جسکے ذریعہ سے علم یقینی جمیع احکام کا حاصل ہو اور جو امام محکوم اس کتاب کی پیروی کرنیکا ہے ضرور سب احکام پہلے یقینا جانتا اور غیر معصوم بالاجماع سب احکام کو نہیں جانتا ہے لہذا واجب ہو کہ امام معصوم ہو۔

چہترویں دلیل دوسرے سیکڑے کی

۲۳ | يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ اوسی کتاب سے خدا ہدایت کرتا ہے اوس شخص کی جو پیروی کرے خوشنودی خدا کی۔ جب خدا نے فرمایا کہ خلائق کی طرف نور اور کتاب مبین آچکی ہے اب اونکے آنیکے اغراض اور فوائد کو اس آیت میں بیان فرماتا ہے اور وہ (۴) ہیں (۱) پہلی بیان فرمایا کہ خوشنودی خدا کی کن امور میں ہو اور وہ طاعات کی بجا آوری احکام الٰہی کی پیروی کرنیسے (۲) جو شخص خدا کی خوشنودی کا پیرو ہو اوسکو خدا سلامتی کی راہیں کھلا دیتا ہے یا اون راہوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اور چونکہ لفظ سبل کی جمع اور مضاف ہو لہذا مفید عموم کی ہو اور یہ عموم جب ہی پورا ہوگا کہ آدمی جملہ احکام عقلیہ اور شرعیہ اور علوم تصوریہ اور تصدیقیہ میں پیرو خوشنودی خدا کا ہو اور ہر امر میں صواب کا پابند ہو کر خطا نکرے (۳) ایسے لوگوں کو خدا تاریکیوں سے نکالکر نور کی طرف لاتا ہے۔ اور ظلمات بہی جمع اور معرف باللام ہو یہ بہی عموم پر دلالت کرتی ہے جس سے لازم آتا ہے کہ ہر قسم کی ظلمت اور تاریکی سے یعنی ہر ایک جہل سے اور ہر فعل قبیح کے کرنیسے خدا اونکو بچاتا ہے اور چونکہ ترک واجب بہی ظلمت ہے لہذا اوس سے کوئی واجب ترک نہیں ہوتا ہے (۴) اونکو صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے جمیع امور میں اسلئے کہ یہ فقرہ بطور تاکید کے ہے جملہ امور گذشتہ مذکورہ میں لہذا اسکو بھی عام ہونا

ضرور ہو اب یہ سمجھو کہ یہ سب باتین سوا معصوم کے اور کسی مین نہین ہو سکتی ہین او ر نبی او ر امام سب کو انہین امور کی ہدایت کرتے ہین لہذا اون دونون کی عصمت تو ضرور ہونی چاہئے پس امام معصوم ہے۔

ستتروین دلیل دوسرے سیکڑے کی ٢٤/١٠ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُولُنَا الآیۃ اے اہل کتاب تمہارے

پاس آیا ہے رسول ہمارا۔ رسول کے آنیکی جو وجہ ہے وہی امام کے تقرر کی وجہ ہے او ر حاجت بھی واحد ہے اسلئے کہ خلائق جسقدر محتاج اسکی ہے کہ خدا کے احکام کوئی امت کو پہنچائے اسیطرح امت کو حاجت ہے کہ اوس شریعت کا کوئی حافظ بھی ہو او ر معانی و مقاصد احکام کی توضیح کرے مراد شریعت کو اوسی حکم سے سمجھاوے اور خود اسکا پابند ہو کر اور و نکو پابند کر دے اب لازم ہے کہ نبی او ر امام دونو معصوم ہون تب بجا آوری ان امور کی ہوگی۔

اٹھتروین دلیل دوسرے سیکڑے کی ٤٠/١ وَلَا تَشْتَرُوا بِآیَاتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ

ہماری آیات (احکام) کو تہوڑی قیمت پر نہ بیچو (یا نہ خرید کرو) جو شخص نص قرآن مجید کے خلاف کوئی عمل کریگا وہی اس آیت کا مصداق ہے یعنی تہوڑی قیمت پر حکم خدا فروخت کر دیا یہ فعل بھی خوف کرنیکا ہے اور اسلئے کرنیوالے کی پیروی سے بچنا بھی ضرور لازم ہے۔ اور جو غیر معصوم ہے اوس پر ہر وقت ہوا شبہہ ہے لہذا اوسکے قول پر نہ اوسکی حکم پر نہ اوسکے فعل پر اطمینان ہو سکتا ہے اور جب اطمینان نہین ہے تو اوسکے امام ہونیسے جو غرض ہے وہ فوت ہوگی اور امام کی تقرر سے ہمیشہ غرض پوری ہوتی ہے لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

اونیسویں دلیل دوسرے سپارہ کی ۲۶/۱۰ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حق کو پیرایہ باطل مین کر کے نہ چھپاؤ یا مراد یہ ہے کہ حق کو پوشیدہ کر کے باطل کا اظہار نکرو اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تمکو معلوم ہے کہ امر حق ہے۔ ضرور ہے کہ امام مین یہ بری بات نہو اور غیر معصوم مین اوسکا نہونا ضروری نہین ہے و لھذا غیر معصوم امام نہوگا۔ ایضا امام تو ایسی اتونکی مٹانی کو مقرر ہوتا ہے پھر ممکن نہین ہے کہ اوسمین یہ خرابی ہو۔

اسی دلیل دوسرے سپارہ کی ۲۷/۱۰ اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ اور وں کو تو نیکو کاری کا حکم دیتے ہو اور آپ عمل نیک کرنا بھول جاتے ہو اور کتاب خدا کو پڑہتے ہو پھر کیون نہین عقل سے کام لیتے ہو جو کچھہ اس آیت مین بیان ہے وہی اغراض مین امام کو مقرر کرنیکے اسلئے کہ نبی اور وصی نبی کو مقرر کرنیسے غرض بھی یہی ہے کہ امت کو تمام افعال قبیحہ اور محرمات سے پاک کردینا اور منجملہ اون افعال کی یہہ بھی بری بات ہے اب اگر امام معصوم نہوگا اپنے تزکیہ نفس مین دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہوگا اور چونکہ وہ دوسرا بھی غیر معصوم ہے اگر اوس سے بھی برآمد کار نہوگا اب دوسرا اور تیسرا اور چلا تسلسل محال۔ ایضا جو دوسرا آدمی غیر معصوم اپنے تزکیہ کی غرض سے مقرر کیا ہے وہ اور ہم دونون برابر ہوئے پھر ایک کو ہادی بنانا ترجیح بلا مرجح ہے۔

اکاسیوین دلیل دوسرے سپارہ کی ۲۸/۱۰ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ سے قولہ عَمَّا تَعْمَلُونَ جب ہمنے لیا تمسے عہد و پیمان کو آخر آیت تک۔ امام کا تقرر اسواسطے ہے کہ امت کو عہد میثاق پر

قائم رکھنے کی ہدایت کرے اور لوگوں کو اسکے خلاف کرنیسے روکے اور منع کرے اور غیر معصوم ہی ممکن ہے کہ خود

بھی خلاف میثاق کرے اور لوگوں کو بھی عمداً خواہ سہواً یا بسبب جہالت کے اس عہد شکنی پر آمادہ کرے پس ہرگز

اطمینان اوسکیطرف سے نہو گا کہ سبب زیادہ کرنے عذاب اخروی کا نہو اور اسیوجہ سے اوسکا پیرو انجام کار مین

گرفتار شدید عذاب کا ہو جائے ہان جس امام کی عصمت معلوم ہے اوسکی نسبت ہرگز ایسا گمان نہین ہو سکتا

لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہے اوسکی پیروی سے کبھی کوئی شخص خلاف میثاق نہین کر سکتا کہ مستحق عذاب اخروی کا ہو جاوے

بیاسیوین دلیل دوسرے سیکڑے کی $\frac{19}{10}$ غیر معصوم ممکن ہے کہ دوزخی ہو جائے اور امام معصوم ہرگز

دوزخی نہین ہو سکتا لھذا چونکہ جسکے دوزخی ہونیکا شبہہ ہے وہ امام نہین ہو سکتا پس امام وہی ہے

جسکے بہشتی ہونیکا یقین ہو

تراسیوین دلیل دوسرے سیکڑے کی $\frac{20}{10}$ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ اپنے ہاتھون

آپکو ہلاکت مین نہ ڈالو تہلکہ کی دو قسمین ہین تہلکہ دنیا اور تہلکہ آخرت اور دونوسے خدا نے خوف

دلایا ہے اور منع کیا ہے دوسری قسم تہلکہ کی وہ زیادہ شدید ہے اور اوس سے بچنے کا زیادہ حکم ہے منا

عقل اور شرع دونو کا ہے اسلئے کہ دنیوی ہلاکت چند روزہ ہے اور اخروی ہلاکت دوامی ہے پھر جب

امام غیر معصوم ہے اوسکی پیروی سے جہاد کرنا اور اجراے حدود اور قصاص وغیرہ ہرگز قابل اطمینان نہوگا

لھذا مجاہد اپنے نفس کو دو طرح سے ہلاکت مین ڈالنے کا محتمل ہے خود مارا گیا تو اوسکا نفس ہلاکت مین

پڑا اور دوسرے کو لوٹا مارا یہ تو اور بھی برا ہوا کہ حق الناس کا ذمہ دار ہو لھذا جہاد کرنا بدون حکم امام معصوم

تہلکہ سے بچنے کا کبھی ذریعہ نہیں ہو سکتا ....

چوالیسوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۱/۳۵ فِی قُلُوبِہِم مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُم عَذَابٌ اَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكذِبُونَ اونکے دلوں مین مرض ہے خدا اونکے مرض کو زیادہ کر دیگا اور اونکے واسطے عذاب دردناک ہے بسبب اسکے کہ وہ کاذب ہین۔ جو غیر معصوم ہے وہ اس آیت کا مصداق ہو سکتا ہے اور معصوم کبھی ایسا نہین ہو سکتا ہے لہذا امام کا معصوم ہونا ضرور ہے تاکہ ہم سچون کے ساتھ رہین۔

پچاسیوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۱/۳۶ وَاِذَا قِيلَ لَهُم لَا تُفسِدُوا فِي الاَرضِ قَالُوا اِنَّمَا نَحنُ مُصلِحُونَ اَلَا اِنَّهُم هُمُ المُفسِدُونَ وَلٰكِن لَا يَعلَمُونَ جب اونسے کہا گیا کہ زمین پر فساد برپا نکرو تو کہتے ہین کہ ہم تو اصلاح کے درپے ہین آگاہ رہو کہ یہ لوگ ضرور مفسد ہین مگر خود اپنے مفسد ہونیکو نہین جانتے۔ ہمکو اسکے پوری شناخت غیر معصوم کے مفسد ہونیکی کبھی ہو نہین سکتی اسلئے اسکی اصلاح معاش اور معاد واتی کی اوس سے امید یقینی نہین ہو سکتی ہے (آج کل کے مصلح اور ریفارمر پوری نظیر ہمارے دعوی کی موجود ہین) لهذا ہادی اور مصلح سچ مچ وہی ہے جو معصوم ہو اور اوسکی پیروی مین ہمکو اصلاح کا یقین ہو۔

چھیاسیوین دلیل دوسرے سیکڑے کی ۱/۳۷ وَاتَّقُوا يَومًا لَا تَجزِي نَفسٌ عَن نَفسٍ شَيئًا وَلَا يُقبَلُ مِنهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤخَذُ مِنهَا عَدلٌ وَلَا هُم يُنصَرُونَ اوس روز سے ڈرو (قیامت) جسدن کوئی نفس کسی دوسرے کو کوئی چیز جزا مین نہ دیگا اور نہ کسیکی شفاعت دوسرے کی نسبت قبول کیجائیگی اور نہ فدا (فدیہ) لیا جائیگا اور نہ اونکی کوئی نصرت کریگا۔ اوس روز سے ڈرنیکو لازم ہے ایسے اعمال خیر کرنا جنسے

خدا راضی ہو اور ہماری بازپرس مین وہی اعمال ہمارے شفاعت کرین - یہ ڈرنا ہول قیامت مخصوص کسی زمانہ کو خلائق سے نہین ہے اور بجا آوری افعال خیر کی بدون ہدایت معصوم کے نہین ہو سکتی جسکو قول پر وثوق اور علم یقینی ہو اور یہی امر موجب عصمت امام ہے جسکی پیروی کا ہمکو خدا نے حکم دیا ہے - اسکی دلیل یہ ہے کہ یا تو کوئی زمانہ ایسا ہے جسمین امام نہو کہ جسکے قول و فعل پر ہمکو پورا اطمینان ہو یا ایسا کوئی زمانہ نہین ہے بلکہ ہر زمانہ مین ایک امام موجود ہے - پہلی صورت یعنی کوئی زمانہ وجود معصوم سے خالی ہونے ہے وہ تو محال ہے اسلئے کہ ہم اس آیت کے مطابق عمل خیر کی بجا آوری اور معاصی کا ترک کسکی پیروی سے نکرین - رہی دوسری صورت کہ ہر زمانہ مین امام موجود ہے اب وہ امام یا تو معصوم ہے یا معصوم نہین ہے معصوم نہونا امام کا یہ حکمت الٰہی کے منافی ہے جیسا کہ برابر ہم ثابت کر رہے ہین اور منافی حکمت کا ہونا محال ہے - اور اگر وہ امام ہر زمانہ کا معصوم ہے یہی ہمارا مطلوب ہے کہ زمانہ وجود امام معصوم سے خالی نہین ہو سکتا - اب رہا یہ کہ اگر امام موجود ہو اور مخفی ہے (غایب ہو) تو اوسکے ہونیسے کیا فائدہ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا کا کام تقرر امام کا ہے اور اطاعت اوسکی امت کا کام ہے خدا مجبور کسیکو اطاعت پر نہین کرتا ہے اب سبب غیبت کا ہماری بد اعمالی اور یہ بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے ہمکو تو امام کا معصوم ہونا اس کتاب مین ثابت کرنا درکار ہے اوسکا حاضر اور غائب ہونا یہ دوسرا مسلہ ہے -

ستائیسوین دلیل دوسرے سیپارہ کی ۳۰ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۲۰ آیات الٰہی سے تمسخر نکرو -
بسو غیر معصوم ہے ممکن ہے کہ یہ فعل اوس سے صادر ہو اور کوئی امام معصوم ہرگز ایسا نہین کر سکتا لہذا امام وہی ہے جو معصوم ہو

اٹھائیسویں دلیل دوسرے سطر کی یہ ہے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو شخص خدا پر اور قیامت کے آنے پر ایمان لایا یعنی مبدا اور معاد کا قائل ہوا اور نبی و امام اسکی تعلیم و ہدایت کیواسطے مقرر ہوتے ہیں اور آخر آیت کا یہ ہے وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی خدا پر اور قیامت آنے پر ایمان لاکر عمل نیک بھی کیا ایسے لوگونکو واسطے اجر خدا کی درگاہ میں ہے اور کچھ خوف دیکھونہوگا اور نہ کچھ رنج اونکو ہوگا۔ پھر ایسا طریقہ نبی و امام کی ہدایت ہے اوسیوقت ہمکو مل سکتا ہے اور یہ جبھی ہمکو اوسیوقت ہوسکتی ہے کہ نبی و امام کی عطا ہوئی پر امور ہدایت میں ہمکو یقین ہو اور دعوت یعنی بلانا نبی و امام کا اوسی راہ یقینی کیطرف ہو جس راہ پر خدا ہمکو بلاتا ہے لہذا دونو کا معصوم ہونا واجب ہے ورنہ وثوق و اعتماد نہوگا۔

نوائیسویں دلیل دوسرے سطر کی یہ ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ یعنی اسلام میں زبردستی اور مجبور کرنا کسیکا نہیں ہے (یکڑ یکڑ کے مار مار کر مسلمان کرتے پھرو) ہدایت گمراہی سے جدا کردی گئی اب یا تو مراد یہ ہے کہ جملہ امور ہدایت امور ضلالت سے جدا کردیے گئے یا کچھ کیے گئے اور کچھ نہیں دوسری بات تو محال ہے دو وجہ کہ اول تو یہ کہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اسلئے کہ بعض امور ضلالت کا بیان کرنا اور بعض کا نکرنا آخر اسکی وجہ کیا گمراہی تو ہر قسم کی بری ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر بعض امور ضلالت کا بیان خدا نے نہیں کیا ہے اور ہماری عقل ناقص پر اونکی شناخت کو چھوڑا ہے یہ تکلیف بالا یطاق ہے ہم کب ایسے ہیں کہ اپنی عقل ناقص سے اون امور کی شناخت کرلیں تو اکراہ فی الدین ثابت ہوگا اور آیت اسکی نفی کرتی ہے اب ظاہر ہوگیا کہ خدا نے راہ صواب کو جمیع احکام میں

بیان فرمادیا ہے اب بیان فرمانا خدا کا قرآن مجید مین اگر مراد ہے تو اوسمین محکمات اور متشابہات اور تاویلات اور مجملات اور اسیطرح احادیث بھی مشتمل ہین یا نوکی ہین کہ بیان احکام جزئیہ و تصدیق مین کافی نہین لہذا ضرورت قرآن ناطق (امام) کی ہے جو ان سبکی پوری تفسیر اور توضیح کرتا ہے۔ اب اگر وہ امام معصوم ہو اوسکا قول بیان نہین ہوسکتا اسلئے کہ اشتباہ غلط فہمی اور غلط بیانی کا اوسپر قائم ہے۔

نوین دلیل دوسرے طریقہ کی ۔ خداتعالی حکیم ہے اور حکمت اوسکی پوری ہے اور عالم جمیع معلومات کا ہے اور غنی مطلق ہے کسیطرح کی حاجت اوسکو نہین ہے اوسکی اقوال اور افعال مین کوئی ایسی چیز نہین ممکن ہے کہ اوسکی حکمت کے منافی ہو پس ایسا حکیم دانا سے غیر معصوم کی اطاعت کرنیکا حکم جمیع افعال واجبہ و محرمہ مین اپنے بندونکو ہوسکتا ہے حالانکہ خدا کو معلوم ہے کہ یہ غیر معصوم قدم قدم پر خطا کار ہو اور اکثر احکام سے جاہل ہے اور خواہشہائے نفسانی مین گرفتار ہے پس محال ہے کہ خدا ایسی کی اطاعت کا حکم اپنے بندونکو دے لہذا امام معصوم ہے

اکانوین دلیل دوسرے طریقہ کی ۔ یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا خدا جسکو چاہتا ہے حکمت اور دانائی عطا کرتا ہے اور جسکو حکمت دیجائے خیر کثیر اوسکو دیگئی ہے حکمت سے مراد یہ ہے کہ سب چیزونکا علم واقعی حکیم کو ہو یعنی ہر چیز کی اصلیت و ماہیت اوسکو معلوم ہو تصورا اور تصدیقا اور واقع کرنا افعال کا بطور مناسب بلکہ بطریق واجب اور ترک کرنا نامناسب امور کا اور کسی تصور و تصدیق مین خطا نکرنا جمیع احکام الٰہی کا علم صحیح اوسکو ہونا کبھی کسی امر مین عمدا اور سہوا اور جہالۃ خطا نکرنے یہی شان حکیم کی ہے۔ اب امام تو حکیم ہے اور خدا اوسکو حکمت اور خیر کثیر دیتا ہے یا نہین ندینا تو محال ہے اور دیا ہے تو ضرور معصوم ہے اسلئے کہ معصوم سے مراد یہی اجتماع اوصاف مذکورہ بالا ہے۔

بانویں دلیل دوسری سطر کی ۴۲ اَلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ جو لوگ
اونمین سے ظالم ہین اونسے نڈرو بلکہ مجھسے ڈرو۔ اس آیت مین حکم ہے کہ ظالمونسے نڈرو اور خدا سے ڈرو اور خدا سے ڈرنا یہی ہے کہ
اوسکی اطاعت کرو۔ اب مین کہتا ہون کہ غیر معصوم ظالم ہے تو اوسکی اطاعت حرام ہے اور امام معصوم ظالم نہین ہے اور
اوسکی اطاعت واجب ہے کیونکہ خدا کا خوف ہے لہذا امام معصوم کی اطاعت کا حکم بھی اسی آیت سے پیدا ہوا اور غیر معصوم
کی اطاعت کی حرمت بھی ثابت ہوگئی پس امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

ترانویں دلیل دوسری سطر کی ۴۶ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا جسطرح سے ہمنے تم مین اپنا رسول
بھیجا ہے۔ نہایت درجہ کی غرض رسول کے بھیجنے کی یہی ہے کہ امت کو گناہونسے پاک کرے اور سچے احکام شریعت
کی اونکو تعلیم کرے اور کل گناہوں سے پاک ہوجانا اوسیوقت ہوگا جب امت رسول کی اطاعت پوری طور سے
کرے۔ پھر چونکہ امام نائب رسول ہے اگر اونمین ایسی ہدایت کی لیاقت نہوگی اور اوسکو ہادی امت بنانا بھی اچھا
نہوگا اسلیئے کہ اوسکے غیر معصوم ہونیسے بعض احکام کی جہالت کا شبہہ امت کو ہوگا اور خطا کاریکا اشتباہ
سے اوسکی عظمت قلوب مین نہوگی لہذا اوسکا امام بنانا فعل عبث ہے۔

چورانویں دلیل دوسری سطر کی ۴۷ اِنَّ الَّذِیْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ الخ اُولٰٓئِكَ
يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ جو لوگ ہماری بینات اور احکام کو چھپاتے ہین اونکو خدا اور خدا کے
بندے لعنت کرتے ہین۔ اور یہ کام اخفاے آیات بینات کا غیر معصوم سے ممکن ہے لہذا اوسپر لعنت کرنیکا جواز بھی
ہوسکتا ہے اور امام معصوم پر کبھی لعنت (دوری رحمت خدا سی) کا گمان بھی نہین ہوسکتا لہذا اونکو امام

پچانوین دلیل دوسری سطر کی ۱/۴۸ غیر معصوم سے ممکن ہے کہ جس غرض سے وہ مقرر ہوا ہے اوسکا خلاف ظاہر ہو یعنی اظہار احکام الٰہی منزل من اللہ کے خلاف احکام ظاہر کرے اور ممکن ہے کہ جو علم خدا نے نازل کیا ہے اوسکو چھپا ڈالے اور دوسرا فعل کا کر بیٹھے اسکو انشاء دانتہ بدکرداری ہے البتہ خود اوسکو براہ جہالت یا بنظر خطا اجتہادی یقین ہے اوسکی پیرو اور مقلدین کو اب معلوم نہو گا کہ یہ امام ہے امام ہونیکا یقین تو معصوم ہونے سے ہوتا ہے

چھیانوین دلیل دوسری سطر کی ۱/۴۹ سلیس تقریر منطق سے ہم دلیل سابق کو یون لکھتے ہین غیر معصوم کو اظہار احکام الٰہی کرنا ممکن ہے اور نکرنا بھی ممکن ہے اور امام معصوم کو اظہار کرنا احکام الٰہی کا واجب ہے اور نکرنا محال (حرام) ہے اب کھلا ہوا نتیجہ یہی ہے کہ غیر معصوم قطعاً غیر امام ہے یعنی امام نہین ہے۔

ستانوین دلیل دوسری سطر کی ۱/۵۰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ جن لوگوں کے دلونمین انحراف حق سے ہے وہ قرآن کے متشابہات کی خواہش بغرض فتنہ انگیزی اور بغرض ہیرپھیر اور پلٹ دینے مراد خدا کے کرتے ہین اور متشابہ کی تاویل کو خدا جانتا ہے یا وہ لوگ جانتے ہین جو علم احکام الٰہی مین راسخ ہین یہ آیت تو صاف صاف کہہ رہی ہے کہ قرآن کا سمجھنا خاص کام اونہین لوگونکا ہے جو کہ راسخین فی العلم ہین یعنی جنکو علم قرآن یقینی طور پر ہوتا ہے تعلیم الٰہی سے نہ کہ اجتہاد ظنی سے۔ اب معلوم ہوا کہ غلط تاویل کرنی قرآن کی گمراہی اور ضلالت ہے جس سے خدا پورا خوف دلاتا ہے اور ہر ایک غیر معصوم سے غلطی تاویل قرآن مین ممکن ہے اور امام معصوم سے کبھی تاویل مین غلطی ہو نہین سکتی لھذا وہی امام برحق ہے۔

اٹھانویں دلیل دوسرے سیکڑے کی ۵۱/۱۰ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اونکو فریب دیا ہی امور دین میں وہی افترا نے جسکے وہ کار بند ہورہے تھے غیر معصوم ہی افترا کو فریب میں پڑ سکتا ہے اور امام معصوم کبھی فریب خوردہ ہو نہیں سکتا اسلیے کہ افترا سے بری ہے لهذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

ننانویں دلیل دوسرے سیکڑے کی ۵۲/۱۰ نبی کی پیروی کرنی واجب ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي کہدو اے محمد صلعم اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو میری پیروی کرو جب خدا کی محبت کا اقرار ہم سبکو ہے یعنی ہم سب اسکے مدعی ہیں کہ خدا کو دوست رکھتے ہیں لهذا نبی کی پیروی بھی واجب ہوئی اسی پر اجماع کل امت کا ہے اور نص قرآن سے بھی ثابت ہے اور امام کا تقرر اسی غرض سے ہے کہ نبی کی پیروی کی امت کو یقینی ہدایت کرے جسکی پیروی سے محبت خدا کے حصول کا بھی پورا یقین ہو اور غیر معصوم سے ممکن ہے کہ ایسی ہدایت نکرے جو یقینا پیروی رسول کے حصول کا سبب ہو اور جس سے محبت خدا کو درجہ یقین ثابت ہو لهذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

سوویں دلیل دوسرے سیکڑے کی ۵۵/۱۰ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ خدا مفسدوں کو خوب جانتا ہے خوب جاننے سے یہ مطلب ہے کہ جو لوگ بظاہر مدعی اصلاح بین الناس ہیں اور انکو باطنی اغراض جو عوام پر مخفی ہیں انکو بھی خدا جانتا ہے یا بہ غلط کاری وہ لوگ مدعی اصلاح ہیں اور در اصل انکی اصلاح کا انجام مفسدہ ہے اوسے بھی خدا خوب جانتا ہے اب معلوم ہوا کہ اس آیت سے مراد وہی غیر معصوم جسکا فساد کرنا ایسا ہو اور امام معصوم کو بھی خدا خوب جانتا ہے کہ وہ کسیطرح مفسد نہیں ہوتے لهذا امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

یہانتک ہماری ترجمہ کردہ دوسو دلائل پورے ہو چکے اب تیسرا سیکڑا شروع ہوتا ہے خدا انجام کردے

تیسرا سیکڑا

پہلی دلیل تیسری سیکڑے کی $\frac{56}{9}$ فنجعل لعنة الله علی الکاذبین جھوٹوں پر ہم سب ملکر لعنت کرین غیر معصوم ممکن ہے کہ جھوٹ بولکر ملعون ہو جائے اور امام معصوم کا جھوٹ بولنا ممکن نہین ہے پس وہ ملعون نہین ہو سکتا لھذا غیر معصوم امام نہین ہو سکتا۔

دوسری دلیل تیسری سیکڑے کی $\frac{58}{10}$ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم ہر جو شخص تمسے ای محمد صلعم حجت کرے یعنی بحث مباحثہ کرے بعد اسکے کہ تمکو علم یقینی ہو چکا ہے اس آیت کر ظاہر ہوا کہ حجت کرنا اور بحث مباحثہ اوسی چیز پر کرنا چاہئیے جسکی نسبت علم الیقینی ہو اور غیر معصوم کا قول اور فعل موجب علم قطعی نہین ہوتا ہے لھذا اوسکے قول اور فعل سے استدلال اور احتجاج نہین ہو سکتا یعنی اوسکا قول اور فعل حجت نہین ہے اور امام معصوم کا قول بھی حجت ہے اور فعل بھی لھذا واجب ہے کہ معصوم ہو

مین کہتا ہون آیت کا تو مطلب یہ ہے کہ جسکو علم کسی چیز کا ہو اوس سے دوسرا شخص مقابل جسکو علم نہین ہے اگر مباحثہ کرے تو یہ حسب منشاء علم اوس سے مباہلہ طلب کیگا جیسا کہ نصارا نجران سے جناب سول نے کیا اور جناب علامہ نے اس آیت کو عصمت امام کی دلیل ٹھرائی اسکی وجہ یہ ہے کہ جب اقوال معصوم کسی حکم کی دلیل ہوجائے اور دوسرے غیر معصوم کا قول یا فعل اوسی حکم پر ملا ہوا ہو اب اگر وہ ہمارا مقابل ہم سے اسی حکم مین مباحثہ کریگا اوسکی وہی مثال ہے جو نصارائے نجران کے مناظرہ کی جناب رسول سے تھی اور خلاصہ یہ ہے کہ غیر معصوم کا مقلد اوسکے پاس حجت نہین ہے

اسلئے کہ اوسکا پیشوا امام غیر معصوم خود حجت نہیں ہے پھر وہ قابل پیروی کیسے ہوا قابل پیروی وہی امام معصوم
ہے جسکا قول اور فعل حجت ہو۔

تیسری دلیل تیسرے سیکڑہ کی ۶۰/۱ ویقولون ہو من عند اللہ وما ہو من عند اللہ اور کہتے ہیں کہ
کہ یہ بات خدا کیطرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کیطرف سے نہیں ہے۔ یہ دروغ بھی غیر معصوم ہی سے ہو سکتا ہے اور امام معصوم
کبھی ایسا دروغ صادر نہو گا لہذا غیر معصوم امام نہو گا یعنی امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

چوتھی دلیل تیسری سیکڑہ کی ۶۲/۱ ہر ایک معصوم کی پیروی بالضرور ہدایت ہے اور کسی غیر معصوم کی
پیروی ضرور نہیں کہ ہدایت ہی ہو بلکہ ممکن ہے کہ اوسکی پیروی سے گمراہی پیدا ہو لہذا غیر معصوم امام
نہیں ہو سکتا پس امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

پانچوین دلیل تیسرے سیکڑہ کی ۶۵/۱ وما جعلہ اللہ الا بشری لکم ولتطمئن قلوبکم یہ تمہارے
واسطے محض بشارت ہے اور تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطمینان قلب
بھی مطلوب ہے خصوصا احکام شرعیہ میں اور جن احکام کی بنا محض سماعت پر ہے یا کہ وہ امور جنکی بجا آوری
یا ترک کرنیکی ہماری عقل ہمکو حکم دیتی ہے اور یہ اطمینان قلب بدون معصوم کے ہو نہیں سکتا اور اگر امام معصوم نہو
تو غرض نصب امام سے ہے یعنی اطمینان قلب وہ فوت ہو جائیگی اور اوسکی نقیض پیدا ہو اور یہ محال ہے۔

چھٹی دلیل تیسرے سیکڑہ کی ۶۷/۱ والذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم وقاتلوا وقتلوا لاکفرن
جن لوگوں نے ہجرت کی اپنے گھر چھوڑے اور اپنے گھروں سے نکالدئے گئے اور لڑے کفار سے کہ اونکو قتل کیا یا خود مارے گئے

ان سب کا ہونسی غرض وہی ہے جبکہ راہ خدا مین صدہا آدمی اوٹہائی اور یقین اسکا ہو کہ ہان یہ جہاد رضاے
الٰہی مین ہوا ہے اب اوسوقت اسکا بہی یقین ہوگا کہ غرض الٰہی پوری ہوئی اور جو وعدہ فرمایا ہے اونکے گناہ
یہ جہاد کفارہ ہوکر بہشت مین داخل ہونگی امید یقینی ہوگی اور جو جو وعدہ خدا نے آیت مین کئے ہین وہ سب پورے
ہونگے اب جسوقت امام دعوت جہاد کرے تو انہین امور کا یقین ہونا درکار ہے اور یقین اس امر کا کہ دعوت جہاد محض رضاے
الٰہی کی غرض سے ہے نہ کوئی طمع نفسانی اور نہ کسی اور غرض فاسد کی راہ سے۔ یاد کرو تاریخی واقعات جہادہاے
اسلامیہ کے زمانہ خلفا مین اور پڑہو کتب اہلسنت کو) اوسیوقت ہوگا کہ امام معصوم ہو ورنہ ضرور شبہہ پیدا
ہوگا اور اطمینان قلب نہ ہوگا اور مطلوب یہی دونو امر ہین کہ دعوت امام کی محض لوجہ اللہ ہو اور ہمکو اطمینان قلب
بہی ہوجائے ورنہ جہاد سلطنت ہوگا اور ملک گیری مطلوب ہوگی اور بہانہ یہ کہ اسلام کا جہنڈا گڑ گیا جیسے تیمور
لنگ اور سپہ سالار محمود غزنوی اور عالمگیر وغیرہ کی جہادات ۔

ساتوین دلیل مسٹر سیکر کی ۸۲/۱۰ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ فَاحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ جب تم کوئی حکم کرو عدل
بطور فیصلہ) آدمیونکی درمیانی جہگڑونمین تو عدل اور انصاف سے حکم دو۔ غیر معصوم پر ضرور شبہہ خلاف
حکم دینے کا ہے اور امام معصوم کبہی خلاف عدل حکم نہین دیتا ہے لہذا حاکم اور امام وہی ہے جو معصوم ہو۔

آٹہوین دلیل مسٹر سیکر کی ۸۸/۱۰ اِنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الآیۃ یہ ہماری سیدہی راہ ہے
اسکی پیروی کرو۔ دیکہو خدا نے طریقہ صواب اور نجات کا جملہ احکام شرعیہ اور عقلیہ مین وہی ایک سیدہی راہ پر چلنے کا دیا ہے
اور فرما دیا ہے کہ اختلاف تجویزات مین ضلال اور گمراہی صراط مستقیم سے ہے اور اس اختلاف سے منع فرمایا ہے اسلئے کہ

یہ فرمانا خدا کا کہ ہمکو راہ خدا سے یہ اختلاف جدا کر دیگا خوف دلاتا ہے کہ سوای طریق مستقیم کی اور کسی راہ کی

پیروی نکرو۔ اب راہ راست پر چلنا اسکا یقین یا تو نبی کی ہدایت سے ہے اور بعد نبی کی امام معصوم کی

ہدایت سے ہوگا لھذا امام کا معصوم ہونا واجب ہوا۔

یہانتک دسوان سکیڑا کتاب الفین کا تمام ہوا۔ اب گیارہوین سکیڑیکے دلائل شروع کرتا ہون

نوین دلیل میسر سیکڑیکی ۲/۱۱ فالذین اٰمنوا وعزروہ ونصروہ جو لوگ ایمان لائے

اور محمد رسول اللہ صلعم کی عزت کی اور انکی نصرت اور امداد (آخر آیہ تک) امام کا تقرر اسلیے ہوتا ہے کہ رسول

کی پیروی پر اولاد انکی ساتھ جو نور نازل کیا گیا ہے اوسکی پیروی پر امت کی دعوت کرے۔

لھذا نبی ہین اور امام معصوم کے تقرر مین اختلاف نہوگا اور غیر معصوم سے اس امر کی صحت کا یقین نہین اور نہ

اسکے حصول کا یقین ہے اب وسکا امام مقرر کرنا بیفائدہ ہوگا لھذا عصمت امام کی واجب ہے تا کہ نبی کی

پیروی پوری ہو **مین کھتا ہون** دیکھو نبی تو کھہ رہے ہین کہ قرآن اور اہلبیت کی پیروی کرو اور غیر معصوم

کھہ رہے ہین حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے قرآن کی پیروی کافی ہے اب نبی کی پیروی اور اونکے اعزاز

کی کب امید ایسے کھنے والون سے ہو سکتی ہے۔

دسوین دلیل میسر سیکڑیکی ۵/۱۱ قل انما اتبع ما یوحی الی الآیۃ کھدو اے محمد کہ مین پیروی

اوسی حکم کی کرتا ہون جسکی بابت مجھے وحی ہوتی ہے۔ یہ کھلانا خدا کا نبی سے اسواسطے تھا کہ امت پر نبی کا فرمانا

عین فرمانا خدا کا ثابت ہو اور یہ فرق نکرین کہ جو کچھہ نبی ارشاد کرتے ہین اور قرآن مین نہین ہے وہ حکم خدا

نہین ہو بلکہ جو کچھ آپ کہتے ہین وحی الٰہی ہو اور آپکی فرمایشین بصیرت کے امور مین و رہدایت و رحمت خدا اور اسات ہے

کا یقین اوسکو ہوگا جو حضور کو معصوم جانے اور اسکا معتقد ہو کہ اسکی خلاف کبھی نہ کرینگے اور جسکو آپکی عصمت کا عقیدہ

نہین ہو وہ تو ہر طرح کا شبہہ آپکی قول و فعل پر کر سکتا ہی پہر امام کا بہی یہی حال ہے۔

گیارہوین دلیل تیسرے سیکڑے کی ۱۱/۱۶ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ و رسولہ ولا

تولوا عنہ و انتم تسمعون ایگروہ مومنین خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور حکم رسول سے روگردانی

نکرو حالانکہ تم اوس حکم کو سن رہی ہو۔ اس آیت مین حکم خدا اور رسول کو سنکر نہ ماننے کو حرام فرمایا۔ اب

دیکھو کہ حکم خدا اور رسول کا واجب الاتباع وہی ہے جسکے سننے سے یقین اسکا ہو کہ یہ حکم خدا ہی اور یہ یقین اوسیوقت

ہوگا کہ سنانیوالا معصوم ہو ورنہ فاسق کی خبر دہی کی پیروی کو خدا نے منع فرمایا ہے اور اوسکی تحقیق کا حکم دیا ہے

اذا جاءکم فاسق بنباء فتبینوا اور ہمنی دلیل ۱/۹۷ مین لکھدیا ہے کہ فاسق سے مراد غیر معصوم ہے اسلئے

کہ جو غیر معصوم ہے اوسکی خبر دہی پر یقین نہین ہو سکتا ہی اگرچہ عادل اور ثقہ بہی ہو لھذا یہ آیت غیر معصوم

کی خبر دہی روگردانی کو منع نکریگی۔ پہر چونکہ نبی کی خبر دہی کی متابعت واجب ہے اور یقین اوسکی سچ

ہونیپر ہو اور امام قائم مقام نبی کے ہے لھذا امام کی خبر دہی بہی ایسی ہی ہونی ضرور ہو۔ اب عصمت امام کی

مثل عصمت نبی کے واجب ہوئی تاکہ اوسکی خبر دہی سے بہی علم حاصل ہو اور اوس سے روگردانی حرام

ہو جس طرح نبی کے قول سے حرام ہے۔

بارہوین دلیل تیسرے سیکڑے کی ۱۱/۱۷ یا ایھا الذین آمنوا لا تخونوا اللّٰہ و رسولہ و

وَتَخُونُوا اَمَانَاتِکُم وَاَنتُم تَعلَمُونَ خدا اور رسول کی خیانت نکرو اور اپنی آپس کی امانت مین
جان بوجھکر بہی خیانت نکرو خیانت کو حرام فرمایا ہے بعد علم کے اور علم سے مراد یہ ہے کہ اوسکا امانت ہونا اور اوس
امانت کی خیانت کا حرام ہونا یقینی ہو لہذا واجب ہے کہ خدا کوئی ذریعہ بہی ایسا پیدا کرے جس سے ہمکو
علم امانت اور اوسمین حرمت خیانت کا ہوجائے اور یہ طریق وہ فقط یہ ہی ہے جسکے قول پر یقین اوسکی معصوم
ہونیسے ہوتا ہے اور امام اوسکا جانشین ہے لہذا اوسکا بہی معصوم ہونا واجب ہے تاکہ اوسکا قول بہی مفید علم و یقین کا ہو

تیرہوین دلیل تیسیر سیکڑی کی ۱۶/۱۱ جو غیر معصوم ہے اوسکا منافق ہونا ممکن ہے اور کسی امام
کا منافق ہونا ممکن نہین ہے لہذا غیر معصوم امام نہین ہوسکتا۔ غیر معصوم کا منافق ہونا اسلئے ممکن ہے
کہ زبانسے اقرار شہادتین کا ہرگز کافی ثبوت ایمان قلبی کا نہین ہے اسلئے کہ دل کا حال سوا خدا کے کون جانتا ہے
دیکھو قرآن کو وَمِمَّن حَولَکُم مِّنَ الاَعرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِن اَهلِ المَدِینَةِ مَرَدُوا عَلَی النِّفَاقِ
اعراب مین بھی منافق تھے اور بعض اہل مدینہ یعنی بستیون کے رہنے والے پکے سرے کے منافق تھے جنکو ہمارے
نبی بھی نہ جانتے تھے اور اللہ اونکو جانتا تہا۔ اور جب خدا نے نبی کو اونکی شناخت کرائی تب حضور نے
اونکے نام حذیفہ کو بتلائے۔ چونکہ اس کتاب مین مطاعن صحابہ اور خلفائے غیر معصوم کا لکھنا مجھے منظور نہین ہے
لہذا مین حوالہ دیتا ہون اون کتب کا جو نفاق کے بیان مین علماء شیعہ لکھ چکے۔
خلاصہ یہ ہے کہ جب نبی کو منافقین کا علم نہ تہا تو ہم تم کس شمار مین ہین بس اسقدر ہمکو اس رسالہ مین لکھنا کافی ہے

چودہوین دلیل تیسیر سیکڑی کی ۱۷/۱۱ قُل مَا یَکُونُ لِی اَن اُبَدِّلَهُ مِن تِلقَاءِ نَفسِی اِن اَتَّبِعُ اِلَّا

يُوحىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ کہدو ای محمد صلعم مجہو نہین جائز ہی کہ اپنی
طرف سے حکم خدا کو بدل دون مین تو پیروی اوسیکی کرتا ہون جسکی وحی مجہپر نازل ہوتی ہی مین ڈرتا ہون
اگر نافرمانی اپنے رب کی کرون بروز قیامت عذاب مین گرفتار ہون - اس آیت سے بخوبی ظاہر ہو گیا
کہ حضور کا قول اور فعل اور ترک فرمانا کسی چیز کا اور تقریر (یہ ایک اصطلاح اہل حدیث کی ہی یعنی جو کام
حضرت کو کرتے ہوئے دیکہین اوسکی روایت کرنی بہی جائز ہے اور بمنزلہ قول رسول کے ہے چنانچہ فرمایا صَلُّوا
كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي نماز پڑہو جسطرح مجہے نماز پڑہتا ہوا دیکہو شاید یہان لفظ تقریر سے یہی مراد جناب علامہ رح
کی ہو یا کہ تغیر حکم الہی کی جو بذریعہ وحی آپکو پہنچا ہو) حضرت کی اوس بارہ مین جو وحی الہی سے متعلق ہو
اور یہ پابندی اتباع وحی کی احکام شرعیہ مین قطعا واجب ہے اور امام قائم مقام رسول کی ہی اوسکو
بہی ایسا ہی ہونا ضرور ہی پس عصمت خطا سے رسول اور امام دونو کی واجب ہوئی اور یہی مطلوب ہے
پندرہوین دلیل تیسری شکل کی ۱۹/۱۱ قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ
کہدو ای محمد صلعم کہ عمل کرو (اچہا یا برا) قریب ہی کہ خدا تمہارے اعمال کو دیکہیگا اور رسول اور مومنین
بہی دیکہینگے - مومنین سے مراد کل مومنین نہین ہو سکتی اسلئے کہ دیکہنے سے مطلب نگرانی اعمال خیر و شر کی
ہی اور نگرانی کام حاکم کا ہے لہذا بعض مومنین مراد ہین وہی مومنین جنکی نگرانی مساوی نگرانی رسول
کی ہو لہذا وہی بعض مومنین مراد ہین جو معصوم ہون اور خطا نگرانی مین نکرین - اب یہ بعض یا تو امام ہے
یا غیر امام - غیر امام تو ہو نہین سکتا اسلئے کہ اوسکو حکومت اور نگرانی کا حق نہین ہے لہذا وہی امام مراد ہی -

مین کہتا ہون اسی آیت سے تصدیق ان احادیث کی ہوتی ہے جو آئمہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اعمال مومنین فرشتے عرض کرتے ہین اور کتب اہلسنت سے بعض روایات صادقہ بھی ہمکو ملے ہین کہ جن سے ائمہ علیہم السلام پر عرض اعمال کا ثبوت ہوتا ہے پڑہو ہماری کتاب مائتین کو۔

سولھوین دلیل تیرہ کے ربکی ۱۹/۱۱ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا الآیۃ دوسرے لوگ ہین جو اپنے گناہونکا اقرار کرتے ہین جنھون نے عمل نیک اور بد کو باہم ملا دیا ہے۔ کبھی عمل نیک اور کبھی عمل بد کرتے ہین یہی لوگ غیر معصوم ہین جنکو امام اچھی اور بری باتونکی تعلیم کرتا ہے اور اسکی تعلیم کی صحیح ہونیکا یقین اسیوقت ہوگا کہ وہ خود نیک و بد مین خلط نکرے لہذا وہی معصوم ہے

سترہوین دلیل تیرہ کے ربکی ۱۰۶/۱۱ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ کچھ لوگ امیدوار حکم خدا کے (بروز حشر) ہونگے یا تو اونکو خدا عذاب مین گرفتار کرے یا اونکو اپنی رحمت سے بخشدے۔ اور یہ وہی غیر معصوم فرقہ ہے جسکی ہدایت کیواسطے امام مقرر ہوا ہے تاکہ اونکو ایسے امور کی شناخت کرادے جو موجب عذاب الہی ہین کہ اونسے بچین اور اگر کر چکے ہین طریقہ توبہ کی تعلیم کردے اور راہ نجات کو تبلادے پس امام اس گروہ مین نہین ہو سکتا جو غیر معصوم ہے۔

حصۂ دوم ختم ہوا

شکر خدا کہانتک مجھہ سے ممکن ہو آسان دلائل کو (۱۰۳۵) دلیلونسے منتخب کرکے (۲۱۷) ہو لائل الحمد

اب تیسرا حصہ اور چوتھا حصہ شروع کرونگا اور ہمین بھی اسکا التزام ہے کہ جو دلایل مرکب یا قضایاے بسیطہ مین اور نقیض اور عکس مستوی اور عکس نقیض اور نتیجہ کے اختلاف کا جھگڑا منطقیین کا اونمین نہین ہے اونکو تیسرے حصے مین اور جھگڑے کے دلائل کو چوتھے حصہ مین درج کرونگا تاکہ طلبہ علوم کو تعلیم علم برہان کی ہوجائے اور شفا اور شرح مطالع کی حاجت نہ ہے۔

خاتمہ

یہ بھی مجھو منظور ہے کہ جس امام کی عصمت کا اثبات ان دلائل سے کیا گیا ہے بذریعہ آیات قرآنیہ و دلائل عقلیہ کا اوس امام کی چند صفات بھی لکھدون تاکہ دونو فریق اونکو مطالعہ کرین۔

معصوم ہونا کوئی چھوٹی بات نہین ہے بلکہ اوسکی لوازم اور اسباب پر نظر کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ معصوم خدا تو نہین ہے مگر جسقدر کام خدا کی خدائی ثابت کرنیکے ہین سب اوسکی ذات سے خدا نے متعلق کردیے ہین

چنانچہ شافعی نے لکھدیا ہے کفی فی فضل مولانا علی ، وقوع الشک فیہ انہ اللہ

یہی بات فضیلت علی مین کافی ہے کہ آپکے خدا ہونے مین لوگونکو شک ہو رہا ہے۔ غالی اور صوفی اور نصیری کے اقوال سے تو مین توبہ کرتا ہون۔ ہان اپنے امام برحق علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے جو شان امام اور امامت کی بیان فرمائی ہے اوسکو اس رسالہ کے خاتمہ مین لکھدینا موجب خاتمہ بالخیر ہو اپنے رسالہ کا خیال کرتا ہون اور مومنین کی جلاے قلوب اور تنویر بصیرت کا ذریعہ سمجھتا ہون۔

عبدالعزیز بن مسلم کہتے ہین کہ ہم چند لوگ بمقام مرو ہمراہ اپنے سردار اور امام کے تھے ابتداے ورود

مرو مین بروز جمعہ مسجد جامع مین ہمارا جلسہ ہوا اور اوسمین ہمارے چند مخالفین بھی شریک تھے اور مسئلہ امامت کا ذکر چھڑا اور کثرت اختلاف جو امت میں دربارہ امامت ہو وہ بیان ہوا اوس جلسہ کے بعد مین خدمت امام مین حاضر ہوا اور اون تجویزونکو اور باہمی تکرار کو حضور امام عرض کر دیا امام علیہ السلام نے تبسم ہو کر فرمایا کہ ای عبد العزیز یہ لوگ جاہل ہین اور اپنی تجویزونسے فریب خوردہ مین یا لوگونکو فریب دیتے ہین - خدا نے اپنے نبی کی قبض روح کرنیسے پہلے اوسکے دین کو کامل کر دیا کہ نبی پر قرآن بھیجا اور بتایا کہ جسمین واضح بیان ہر چیز کا ہے حرام اور حلال اور حدود اور احکام اور کل امور جنکی آدمیونکو حاجت ہے چنانچہ فرمایا خدا کہ ہمنے قرآن مین بیان کرنیمین کسی چیز کی کمی نہین کی اور حجۃ الوداع جو آخر عمرہ رسول تہا اوسمین یہ آیت نازل کی آجکے روز تمہارے دین کو ہمنے کامل کیا اور اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور اسلام کو دین ٹھہرانے پر تمسے ہم راضی ہوئے یہی امر امامت ہی جس سے کہ دین پورا ہوا نبی صلعم نے بھی اپنے مرنیسے پہلے امت کی جملہ معالم دین کو بیان فرما دیا اور اونپر راہ حق واضح فرما دیا اور میانہ یعنی بیچ کی راہ سچی پر چلنیکو امت کی ہدایت فرمادی کہ علی علیہ السلام کو نشان راہ حق اور امام مقرر کر دیا اور جملہ امور محتاج الیہ امت کے بیان مین کچھ کمی نہین فرمائی - جسکا یہ گمان ہے یا یہ قول ہو کہ خدا نے اپنے دین کو کامل نہین کیا وہ کتاب خدا کو رد کرتا ہے اور جو قرآن کو رد کرتا ہے وہ کافر ہے (مومن نہین ہے) کیا یہ لوگ امامت کی قدر کو اور اوسکا بلند مقام عقول امت سے پہچانتے ہین کہ اونکو اختیار امام بنانیکا اجماع اور مشورہ ہی ہو سکتا ہے - **امامت** کی قدر بڑی ہے اور شان اوسکی عظیم ہے اور مکان اوسکا برتر اور

اوس تک پہنچنے کو منع کرنیوالی ہے اور تھا اوسکی ملنی بہت دور ہے کہ آدمی اپنی ناقص عقول سے یا اپنی
تجویز و نسے وہاں تک پہنچیں اور کسیکو اپنے اختیار سے امام بنالیں **امامت** وہ درجہ ہے جس سے خدا نے
پہلے حضرت ابراہیم خلیل کو بعد اونکے نبی ہونے اور خلیل ہونیکے امامت سے مخصوص فرمایا لہذا امامت
درجہ سیوم اور فضیلت آخری ہے جس سے اونکو مشرف فرمایا اور کہدیا کہ مین تمکو اے ابراہیم امام بنانا چاہتا ہون
خلیل ع نے فرط سرور سے اس رتبہ کے ملنے سے عرض کی اور میری ذریت مین سے بھی کسیکو یہ رتبہ ملیگا خدا نے
فرمایا کہ ظالمین کو میرا عہد امامت نہین ملیگا اس آیت نے ظالم کی امامت کو تا قیامت باطل کردیا اور
برگزیدگان الٰہی کا یہ عہدہ ہوگیا پھر حضرت ابراہیم ع کو خدا نے یہ بزرگی دی کہ اونکی ذریت مین سے ارباب صفوۃ اور طہارت
کو پیدا کیا چنانچہ فرمایا وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ دیا ہمنے
ابراہیم کو فرزند مسمی باسحاق اور یعقوب عطیہ بلا وجوب استحقاق اور سبکو ہمنے نیکوکار بنا دیا وَجَعَلْنَاهُمْ
اَئِمَّةً يَهْدُونَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوا
لَنَا عَابِدِينَ ان سبکو ہمنے امام ہادی اپنے امر کا بنایا اور اعمال نیک کرنیکی اونپر وحی کی اور نماز برپا کرنی
اور زکوٰۃ دینے کا اونکو پابند کردیا اور یہ سب لوگ خاص ہماری عبادت کرتے تھے۔ یہ امامت ہمیشہ ذریت
ابراہیم مین چلتی رہی بعض اولاد کو بعض سے ایک قرن گذر کر دوسرے قرن مین پہنچتی تھی تا اینکہ اسکا وارث
خدا نے ہمارے نبی کو فرمایا چنانچہ کہتا ہے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ قریب تر اس منصب مین ابراہیم کے وہ لوگ ہین جو اونکے تابع ہے

(اعقاب میں) اور یہ نبی (محمد صلعم) ہی اوسیطرح قریب ترہیں اور وہ لوگ جو پورے مومن ہوئے ہو اور خدا ولی اونہیں مومنین کا ہی۔ اب یہ عہدہ خاص ہمارے نبی کا ہو گیا۔ پھر آنحضرت بحکم خدا امامت کو علی علیہ السلام کو عطا کیا اوسی طریقہ سے جو خدا نے رسم جاری کی تھی چنانچہ فرمایا ہو۔ اب ہو گی امامت ذریت علی میں اون لوگونکا عہدہ جو برگزیدہ خدا ہیں ایسے برگزیدہ جنکو خدا نے علم اور ایمان دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ اور کہا اون لوگون نے جنکو علم اور ایمان دیا گیا ہے اب تم ٹھہر گئے کتاب خدا (قرآن) کی ہمراہی میں قیامت تک اب یہ امامت اولاد علی میں قیامت تک ہے اسلئے کہ اب کوئی نبی بعد محمد صلعم کے نہوگا جسکی ذریت میں امامت قائم ہو) پھر کہاں سے اختیار امام بنانیکا ان جہال کو (خلاف قرآن) حاصل ہوا۔

امامت مرتبہ انبیا کا اور ارث اوصیا انبیاء کا ہے **امامت** خلافت خدا اور خلافت رسول اور مقام امیر المومنین اور میراث حسنؑ اور حسینؑ کی ہے (نہ بطریق میراث دنیوی)۔

امامت سے دین استوار ہوتا ہے اور مسلمین کا نظام درست ہوتا ہے اور دنیاوی امور کی اصلاح اور مومنین کی عزت ہوتی ہے **امامت** اسلام کی ایسی جڑ ہے جو بالیدگی پار ہی ہے اور شاخ ایسی ہے جو بلند ہو رہی ہے امام ہی کے ذریعہ سے نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد اور حج قائم رہتا ہے اور فئے (یعنی پس انداز جو ہو) اور اسکی زیادتی اور صدقات کی افزونی حدود اور احکام کا جاری کرنا جو رکھا گیا ان حدون سے مخالفین کا حملہ اسلام پر ہو اونکو روکنا محافظ مقرر کر کے (آدمی ہون یا دلائل ورابین)

امام حلال خدا کو صحیح طور پر حلال اور حرام خدا کو حرام بتلاتا ہے اور حدود خدا کو قائم کرتا ہی دین خدا پر جو حملہ ہو اوس سے دفع کرتا ہے اور راہ خدا کیطرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے دعوت کرتا ہے اور حجت بالغہ (پوری دلیل) سے اوسکی دعوت ہوتی ہی جسکو کوئی رد نہین کر سکتا۔

امام وہ آفتاب عالمتاب ہی جو اپنے نور سے عالم کو جلا اور روشنی دیتا ہے اور یہ آفتاب ایسے افق (جای طلوع) پر ہے جہانتک دست درازی کسیکی نہین چل سکتی اور نہ آنکھین اوس نور کو پورا پورا دیکھہ سکتی ہین یا مراد یہ ہی کہ کسیکی حکومت یا نظر بد اوسکو پہونچ نہین سکتی ہی۔

امام چاند ہی روشنی کرنیوالا اور چراغ ہی جسکی لو شگفتہ ہو اور نور ہی جو پھیلا ہو اور ستارہ ہے جو تاریکی مین رہنما ہو اور شہر و نکی میانہ راہ اور ویران جنگلون اور دریاؤنکی لہرو نمین ہدایت کرتا ہے۔

امام وہ آب شیرین ہی جو عین تشنگی مین پیاسے کو ملے اور دلالت کرنیوالا ہدایت کا اور ہلاکت سے بچانیوالا

امام گویا گرم آگ ہی گرم مقامات پر اوسکیواسطے جو سردی سے کانپتا ہوا آتا ہی نکے درپی ہو اور مہالک مین ایسی دلیل ہی جو اوس سے جدا ہو ہلاکت مین پڑیگا۔

امام وہ ٹکڑا ہے بادل کا جو برسنیوالا ہو اور وہ بدلی ہی جو بڑی بڑی بوندو نسے برسے اور بدلی کی ہی جو خوب صاف ہوتی ہی اور چھت سایہ دار اور وہ زمین ہی جو ہموار یا وسیع ہو اور وہ چشمہ ہی لبریز اور چشمہ پر آب باغ سر سبز۔

امام انیس رفیق یعنی ہمنشین نرمی سی صحبت کرنیوالا ہی اور بمنزلہ پدر مہربان اور برادر حقیقی کے

اور وہ مادر ہے جو کہ چھوٹے بچونپر دل دادہ ہو (مراد یہ ہے کہ امام کو رعایا سے ایسی محبت ہوتی ہے جیسی ماں کو چھوٹے بچونسے) - بندونکی جائے پناہ مصائب

امام امین خدا ہے خلق مین اور حجت خدا ہے اوسکے بندونپر اور خلیفہ خدا ہے بلاد الٰہی مین خدا کیطرف سے بلاتا ہے خدا کی عظمت حرم محترم پر جو حملہ کرے اوسے دفع کرتا ہے -

امام گناہونسے پاک اور عیوب سے بری علم الٰہی سے مخصوص حلم (عقل) سے نامزد دین کا منتظم باعث عزت مسلمین غیظ مین ڈالنے والا منافقین کا باعث ہلاکت کفار -

امام یگانہ اپنے زمانہ کا نہ کوئی اوسکا مقابل ہو سکتا ہے اور نہ کوئی عالم اوسکے علم سے برابری کرسکتا ہے نہ اوسکا کوئی برابری کرنیوالا نہ اوسکا کوئی مثل نہ کوئی نظیر ہو سکتا ہے - ہر ایک فضل اور بزرگی سے مخصوص ہے بدون اسکے کہ اوس بزرگی کو کسی سے طلب کیا ہو یا کسب اور اکتساب سے اوسکو حاصل کیا ہو (بلکہ محض خداداد اور وہبی طور سے) جو خاص طریقہ خدائے بخشندہ کا ہے -

مین کہتا ہون یہ گیارہ فقرات بعد گیارہ امام کے ارشاد ہوئے جو حالت ظہور ائمہ سے تعلق رکھتے ہین اور بارھوین امام منتظر کے خاص اوصاف ہین کہ جداگانہ ہین اونکا ذکر اس حدیث مین نہین فرمایا جب امام ایسے کمالات سے متصف ہے پھر کون شخص ایسا ہے کہ جو ان صفات کو پہچانکر اوسکو اپنا امام بنائے اور اپنا امام اوسکو اختیار کرے - افسوس صد افسوس عقلین آدمیونکی گمراہی مین پڑین اور سرگردانی مین دانش کو ہوئی اور حیران ہین عقل سنجیدہ آگئی عقل اور حلم اور لب یہ تین درجہ جدا جدا ادراک کے ہین

جنکی تفصیل طولانی ہی چشمہای بینا تہک کر رہگئی ہین کہ سچے امام اور جہوٹے مین فرق نہین کرتی ہین
بڑی بڑی نامی لوگ اس مقام پر چہوٹے ہوگئے او حکماء نامی کو تحیر ہوگیا اور بڑے بڑے دانشمندون کی
ہمت عاجز ہوگئی اور بڑے بڑے خطیب واعظ کی زبان کند ہوگئی بڑے بڑے صاحبان عقل جاہل
ہوگئے بڑے بڑے شاعرونکی زبان کند ہوگئی بڑے بڑے ادیب خوش بیان عاجز اور بڑے بڑے
بلیغ فصیح تہک گئے کہ چہوٹی سے چہوٹی شان امام کی بیان کرسکین یا کوئی ادنی سی فضیلت امام کی
ظاہر کرین اور سبہون نے عجز اور تقصیر کا اقرار کردیا۔ اور کیونکر پوری صفت امام کی کوئی کرسکے
اور کیونکر اوسکی کنہ حقیقت کو کوئی دریافت کرسکے یا کوئی امر امام کے امور مین سے سمجہہ سکے یا کوئی اور
غیر امام اوسکی قائم مقامی کرسکے اور جو کام امام کرسکتا ہے وہ غیر امام اوسکی کرے یعنی خلائق کو امام سے
بی پرواہ کردے ہرگز نہین اور کیونکر ہوسکے اور کہان ایسا ہوسکتا ہے حالانکہ امام اوس مقام پر ہی جیسے
نجم یعنی ستارہ ہے (شاید مراد اوس نجم سے زحل ہے جو خاص امیر المؤمنین اور دیگر اوصیا انبیا علیہم السلام کا ہے
جیساکہ احتجاج طبرسی مین سعد منجم کی حدیث مین وارد ہے) جو کسیکی ہاتہہ مین نہین آسکتا ہے یعنی کسیکا
دسترس امامت تک نہین ہوسکتا اور نہ کسیکی صفت کرنیسے اوسکی پوری صفت ہوسکتی ہے۔
پہر کہان امت کا اختیار رہا امام کو مقرر کرنیمین اور کہان ہین وہ عقول جو اپنی تجویز سے ایسے امام کو
بنائین اور کہان ایسا امام پایا جاتا ہے یہان لوگونکو گمان ہے کہ سوای آل محمد صلعم کی اور کوئی امام ہوسکتا ہے
(مراد یہ ہے کہ جب امام کا ہمیشہ نسل انبیا سے ہونا اور اوسکا تقرر منجانب اللہ ہونا نقل اور عقل دونوسے ثابت

ہے پہر امت کو اختیار امام بنانیمین کیونکر ہو سکتا ہی (ترجمہ حدیث بقدر ضرورت یہانتک ہو چکا)

(۴۶ عقائد)

اب میرا ارادہ ہی کہ مختصر خواص اور محامد اوصاف ائمہ علیہم السلام کو بھی لکھدون کہ ہمارے گروہ
حق پژوہ کو امام کی نسبت کیسا عقیدہ کرنا واجب ہی اور وہ بزرگوار کیسے تہی۔......

(۱) پہلا عقیدہ یہی ہی کہ حجت خدا خلق پر بدون امام کے قائم نہین ہوتی۔
(۲) زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین رہتی (۳) اگر زمین پر فقط دو ہی آدمی باقی ہون
ایک ونمین سے امام ضرور ہوگا (۴) خلق خدا پر گواہی دینے والے بروز قیامت ائمہ علیہم السلام ہونگے
(۵) ہادیان برحق یہی گروہ ائمہ کا ہے (۶) والیان امر خدا اور خزینہ علم الٰہی ائمہ ع
علیہم السلام ہین (۷) خلیفہ خدا زمین پر اور وہ دروازے جدہر سے آنیکا حکم خدا نے دیا ہی حضرات
ائمہ علیہم السلام ہین (۸) ائمہ نور الٰہی ہین (۹) ائمہ ع ارکان زمین کی ہین
(۱۰) بندگان محسود جنکا ذکر قرآن مین ہی یہی برگزیدہ خدا ہین پڑہو آم یحسدون الناس
(۱۱) علامات جنکو قرآن مین خدا نے ذکر کیا ہی یہی ائمہ علیہم السلام ہین (۱۲) آیات الٰہی جو
قرآن مین مذکور ہی انہین ائمہ علیہم السلام سے مراد ہی (۱۳) خدا اور رسول نے انکے ساتہہ رہنے کو فرض کیا ہی اور
یہی ائمہ ع ہین (۱۴) اہل ذکر جنسے خدا نے سوال کرنیکا حکم دیا ہے یہی حضرات ہین (۱۵) جس گروہ کو خدا نے
علم سے موصوف کیا ہی اونسے مراد یہی گروہ ہی (۱۶) راسخین فی العلم سے مراد یہی لوگ ہین (۱۷) جنکو خدا نے

علم دیا اور اونکے دلونمین علم راسخ ہو گیا ہے یہی گروہ مراد ہو (۱۸) جنکو خدانے برگزیدہ مصطفین الاخیار
ارشاد کیا ہی اور اپنی کتاب کا اونکو وارث کر دیا ہی یہی آئمہ علیہم السلام ہین (۱۹) قرآنمجید مین دو
امام کا ذکر ہی ایک امام جو خدا کیطرف بلاتا ہی دوسرا امام جو دوزخ کیطرف دعوت کرتا ہی۔
خدا کیطرف بلانیوالی یہی آئمہ معصومین ہین (۲۰) متوسمین (خیال کرنیوالی یا فراست سے امور کو
دریافت کرنیوالی) جنکو خدانے قرآن مین ذکر کیا ہی یہی ائمہ ہین اور حدیث اِتَّقُوا مِن فِرَاسَةِ
المُؤمِنِ کا مصداق سب سے پہلے امام ہے (۲۱) اعمال خلائق روزانہ نبی اور ائمہ پر عرض کیے
جاتے ہین (۲۲) ائمہ معدن علم اور شجرہ نبوت ہین (۲۳) ایک امام دوسرے امام سے علم کو
بوراثت پاتا ہی (۲۴) ہمارے نبی کا علم اور جمیع انبیا اور اوصیاے انبیاے گذشتہ کا علم سب آئمہ کو ہے
(۲۵) جتنی کتابین خدانے اوتارین سب ائمہ کے پاس ہین اور باوجود اختلاف زبان کے سبکو ائمہ
جانتے ہین (۲۶) اسم اعظم کا علم خدانے اونکو دیا ہی (۲۷) آیات انبیا سب انکے پاس ہین۔
(۲۸) صلاح رسول اللہ صلعم ائمہ کے پاس ہے جسکی مثال تابوت بنی اسرائیل کی ہی (۲۹)
صحیفہ اور جفر جامع اور مصحف فاطمہ سب انکے پاس ہے۔ (۳۰) سورہ قدر (انا انزلناہ) مین
جو نزول ملائکہ کی خبر خدا دیتا ہی انہین ائمہ پر اونکا نزول مراد ہی جو ہر شب قدر کو ہوتا ہے
(۳۱) ہر شب جمعہ کو ائمہ کا علم بڑہتا ہے (۳۲) اگر انکا علم زیادہ نہو اکرتا جو کچھ
علم اونکو تہا وہ کم ہو جاتا یا جاتا رہتا شاید مراد یہ ہی کہ تجدد واقعات کیوجہ سے تعلیم جدید اونکو ہوتی

تو ہلا امام میں نقص عاید ہوتا اور اسیوجہ سے قرآن اور حدیث تنہا ہدایت میں کافی نہیں ہوئیں بدون امام کے چنانچہ اوپر کے دلائل میں گذر چکا (۳۳) جتنے علوم کہ ملائکہ کو خدا نے تعلیم کئے ہیں وہ انبیا اور رسولونکو وہ سب ائمہ ع کے پاس ہیں (۳۴) علم غیب جو ائمہ کو ہے وہ علم اون امور کا ہے جسمیں مشیت الہی جاری ہو چکی اور غیب مخصوص بخدا وہ اور ہے۔ حدیث حمران میں اسکی تفسیر یون وارد ہے کہ علم غیب مخصوص بخدا وہی ہے جسکی نسبت ابہی قضا و قدر جاری نہیں ہوئی ہے اور ابہی اوس شی کو خدا نے پیدا نہیں کیا اور نہ ملائکہ ع کو اوسے بتلایا ہے اسکو سوائے خدا کے کوئی فرشتہ یا نبی نہیں جانتا ہے اور بعد امضاء مشیت کے اوسیکا علم انبیا اور ملائکہ کو ہوتا ہے۔

(۳۵) ائمہ ع جسوقت کسی چیز کا جاننا چاہتے تہے اوسکا علم اونکو ہو جاتا تہا (۳۶) ائمہ کو اپنے مرنیکا علم تہا اور یہ بہی جانتے تہے کہ اپنے اختیار سے وہ مرینگے مراد یہ ہے کہ جب انجام جملہ امور مفوضہ امامت کا وہ کر لیتے تہے تب خدا سے اپنے مرنیکی طلبگاری کرتے تہے اور اپنی خواہش سے مرتے ہے (۳۷) جو کچھ دنیا میں ہو چکا اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے سبکا علم امام کو ہوتا ہے اور کوئی شے اونسے مخفی نہیں رہتی (جو متعلق بانجام دہی عہدہ امامت کے ہے) (۳۸) جو کچھ خدا نے ہمارے نبی کو سکہلایا وہ سب ہمارے نبی نے بحکم خدا اپنے وصی امیر المومنین ع کو سکہلا دیا (۳۹) اگر امام کے کوئی شخص کسی چیز کے چہپانیکا قصد کرے تو امام اوسکو ہر ایک اوسکی نافع اور مضر چیز کی خبر دیدیا کرتا ہے (۴۰) امر دین کو خدا نے رسول اور ائمہ کیطرف رجوع کر کے اونکو سپرد کیا ہے

(۴۱) امام سابق کے جمیع علوم کو امام لاحق آخر دقیقۂ حیات امام سابق مین جان جاتا ہے۔ (۴۲) ہر ایک امام علم اور شجاعت اور طاقت مین برابر ہے (۴۳) ہر ایک امام اپنے بعد جو امام ہوگا اوسے جانتا ہے اور امانات کو ادا کریگا جو حکم خدا نے قرآن مین دیا ہے مراد اوس سے یہی ہے کہ ایک امام دوسرے امام کو امانت سپرد کردے (۴۴) امامت عہد الٰہی ہے جسکا خدا نے لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ مین ذکر فرمایا ہے (۴۵) ائمہ کوئی کام نہین کرتے اور نہ کیا ہے مگر جسکا عہد خدا سے ہوا ہے (۴۶) ہر ایک امام کو نام بنام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے ظاہر کر دیا ہے۔

آخری دعا

خداوندا ہمارے جملہ برادران ایمانی کو انہین عقائد پر اوس وقت تک قائم رکھ جب تیرا سامنا انکو ہوگا۔ اور تمام اپنی خلائق کو توفیق دے کہ انہین عقائد پر استواری کیساتھ قائم ہوجائین۔ بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ المعصومین و سلم تسلیما کثیرا


امید ناظرین سے

یہ ہے کہ اس رسالہ کو غور سے پڑھین اور اگر کسی جگہہ کچھہ اشتباہ ہو اوسکو مجھسے خواہ کسی اور اپنے عالم سے پوچھہ لین۔ اور حصہ سیوم اور چہارم جسکی ضخامت پانسو صفحہ سے کم نہو گی اوسکی مدد پر لوگو کو آمادہ کرین

(راقم غلام حسنین)

الحمد للہ کہ اقل الطلاب محمد تقی عرف فرزند علی
عافاہ اللہ [illegible]

[illegible] علامہ لکھنوی کی کتابت سے تاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ فارغ ہوکر چہار [illegible]


maablib.org